انّ الدّین عند اللہ الاسلام

روداد عمل

جمعیت دعوت تبلیغ اسلام پونا

حصّہ سوم متعلق بہ

ملیبار ریلیف ورک

محررہ

محی الدین احمد بی۔اے۔ قصوری۔ ناظم جمعیّت

مطبوعہ مطبع ہندوستانی لاہور باہتمام سردار چتر سنگھ صاحب مینجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مالابار کے حوادث کی ابتدا بیس اگست ۲۱ء کو ہوئی۔ مظلومیت کی تمام تاریخ ایسا خونیں
صفحہ پیش کرنے سے قطعاً قاصر ہے جس میں کئی حقیقی بلیک ہول چھپے ہوئے اور کئی کربلاء
نمایاں ہوں۔ یہ رنگین صفحہ جس کا ہر ہر حرف انسانی خون سے لکھا ہوا ہے۔ بیس اگست ۲۱ء
کو شروع ہوا اور ۲۶ راگست ۲۲ء پر جا کر ختم ہوا۔ واقعات و حوادث کو جن جن ترکیبوں سے
چھپایا گیا اور "نقض امن و صلح" "بغاوت و فساد عام" "غیر مسلم کے قتل عام" اور ان کی جا
ن و آبرو کا عام اعدام۔ وغیرہ کو مختلف رنگین پردوں میں جس ہنرمندی کے ساتھ دکھلایا
گیا ہے۔ ان کی تحقیق و تنقید۔ اور کشف و اظہار اس وقت ہمارا مقصد نہیں ہے یہ کام زیادہ
تفتیش و تجسس کا طالب اور زیادہ فرصت و مہلت کا محتاج ہے۔ اسوقت ہمارا منشاء یہ ہے
کہ صرف اس کام کی ایک مختصر سی روداد اپنے بھائیوں کی خدمت میں پیش کر دیں۔ جو جمعیت
دعوت اور تبلیغ اسلام یو ملتم ۲۵ فروری ۲۲ء سے لے کر آج تک مالابار کی مظلوم بستی میں
کیا ہے۔ اور کرنے کا ارادہ ہے۔

حالات صحیحہ کا اسرار و اخفاء اور سراسر غلط و مخترعہ واقعات کا اظہار و اعلان۔ ہندو صحافت کی
چیخ و پکار۔ "گورنمنٹ کے اعلانات" "ملک کی عام حالت" "سیاسی مطالع کی گہرائی" "ہندو مسلم اتحاد
اور اسکی ضرورت" "یوسف کا زائد از ضرورت حزم و احتیاط" اور بعض برادران یوسف کا "
زبردست مارنے اور رونے نہ دینے" کے اصول پر عمل۔ یہ سب ایسی چیزیں تھیں جنہوں نے ہیروں

اور جہاں ایک گھر کا عالم نظر آتا۔ اور اگر گھر موجود ہو تو گھر میں اثاث البیت کا دکھائی دینا ناممکن ہے۔ اجڑی ہوئی بستیوں۔ جلے ہوئے گھروں۔ برباد شدہ مسجدوں خراب حال عورتوں ویران شدہ کنبوں۔ تباہ حال بچوں۔ کا اگر کوئی نظارہ منظور ہو تو مشتے نمونہ از خروارے ترور آرکاڑی۔ چرو پہ۔ وایا کاڈ۔ چاتا مانگم۔ چریا واڈی۔ اریکاڈ۔ نیلیمبور۔ کالی کاٹ۔ پرنتل مینان۔ ملیاکرشی۔ لیلاتور۔ اگاڈی پرم وغیرہ دیہات کو ایک نظر جاکر دیکھ لو۔ یا ہمارے ان مضامین پر ایک نظر ڈال لو۔ جو ہم نے وقتاً فوقتاً ہندوستان کے بعض مشہور اخبارات مثلاً زمیندار (لاہور) وکیل (امرتسر) ہمدم (لکھنؤ) خلافت (بمبئی) مدینہ (بجنور) آزاد ہند (مدراس) عصر جدید (کلکتہ) وغیرہم میں چھپوائے ہیں۔ فمن شاء فلینظر۔

ہنگامہ زیر بحث اور علاقہ متاثرہ

لیکن قبل اس کے کہ جمعیت کا کام کرنے کا کوئی تفصیلی تذکرہ کریں یہ مناسب بلکہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے ناظرین کو اس علاقہ سے روشناس کرا دیں جو باصطلاح سرکاری فساد و بغاوت کا اور ہمارے نکتۂ نظر سے مصیبت و پامالی کا مرکز بنا رہا۔ علاقہ ملابار در اصل ایک ضلع ہے۔ جو بوجہ اپنی خصوصیات ارضی اور زبان وغیرہ کے دس تحصیلوں پر مشتمل ہے جس میں ارناڈ و آلواناڈ و بعض حصص کالی کٹ اور بعض حصص پونانی میں فساد ہوا۔ انہیں سے ارناڈ اور ولوناڈ ملابار کے خطرناک ترین حصص یقین کئے جاتے ہیں۔ یہ فساد ترور انگاڈی میں ۲۰ اگست ۱۹۲۱ء کو شروع ہوا جو ریلوے سٹیشن سے ۵ میل کے فاصلہ پر ارناڈ تعلقہ میں ایک گاؤں ہے اور پھر آہستہ آہستہ تمام ارناڈ۔ تمام ولوناڈ اور کالی کٹ اور پونانی کے بعض بعض حصوں میں پھیل گیا۔

ہماری مشکلات

جب ہم کالی کٹ میں پہنچے۔ تو ہم کو کام کی مشکلات کا ایک سرسری اندازہ ہوا۔ یہاں پہنچنے کیساتھ ہی ہم کو اس امر کا احساس ہوا کہ کام ہمارے اندازہ اور تخیل سے کہیں زیادہ مشکل ہے۔ فوج کا قاہرانہ تسلط "پولیس کا جابرانہ عمل" ملابار کے چپہ چپہ پر نمایاں تھا۔ کوئی اجنبی شخص چاہے وہ کیسا ہی امن پسند شہری کیوں نہ ہو۔ ان کی تکلیف دہ تعاقب۔ انکے متجسسانہ طرز عمل۔ اور ان کے مفتشانہ سوالات سے بچ نہ سکتا تھا۔ لوگوں پر ان کی سخت ہیبت طاری تھی۔ اور اس ہیبت کا صحیح اندازہ بھی اسوقت ہوا

مالا بار کے مسلمانوں کو عام طور پر اور ہماری سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو خاص طور پر صرف اصلی واقعات ہی سے جھنجھوڑ دیا۔ بلکہ موخر الذکر جماعتوں کو اس امر پر مجبور بھی کر دیا کہ وہ موپلہ قوم کے ایسے افعال شنیعہ اور کمال سینہ سے کامل بیزاری اور نفرت کا اظہار کر کے ان کو ان کے مشانیو الوں کے کامل رحم پر چھوڑ دیں۔

گو واقعات کو کامل طور پر غلط مشتہر کرنے اور مصائب کو اصلاً چھپانے کی بہتیری کوششیں ہوئیں۔ تاہم جلدی ہی یہ بات خود بخود ظاہر ہونے لگی۔ کہ جنوبی ملے بار کی وہ بدنصیب مسلم آبادی جو موپلہ کے تاریخی نام سے پکاری جاتی ہے۔ بدترین بربریت اور درندگی کا تختہ مشق بن رہی ہے اور اس وحشت و خونخواری میں سوائے اس قوم کو کامل طور پر فنا کر دینے کے بعد کوئی جذبہ نظر نہیں آتا۔ پس چونکہ ہندوستان کی بڑی بڑی اسلامی جماعتوں میں سے کوئی بھی اپنی اپنی پیش نظر مصلحتوں کی بنا پر اس اہم و اعظم کام کی طرف توجہ نہیں کرتی تھی کہ ایک مرتی ہوئی مسلم قوم کو جا کر بچائے۔ حالانکہ یہ ان کا ایک مذہبی وظیفہ تھا۔ جس کی ادائگی خود اقامت صلوۃ اور ایتاء زکوۃ سے کچھ کم نہ تھی۔ اسواسطے جمعیت ہذا نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہ موپلہ تبلیغ کام کو اپنے ہاتھ میں لے۔ چنانچہ فروری گذشتہ کی ۲۲ تاریخ کو سکرٹری جمعیت معہ اپنے دو رفقائے عمل کے (قاضی عبد الواحد اور ماسٹر عبد المجید) پونا سے روانہ ہو کر ۲۵ فروری کی دوپہر کو کالی کٹ میں پہنچگیا۔ جو ضلع ملے بار کی مرکزی تحصیل (تعلقہ) ہے۔ اور افسر ضلع (کلکٹر) کا صدر مقام بھی ہے اسوقت ارناڈ ولوناڈ اور بعض حصص پونانی (یہ تینوں تعلقے ہیں) اور کالی کٹ کے بعض حصص کالی کٹ میں مارشل لا نافذ تھا۔ جسکی جگہ بعد میں آرڈیننس نے لی۔ آرڈیننس بھی دراصل جو تبدیل شکل مارشل لا کی ایک قسم ہے۔ اس میں پولیس کو پورے اختیارات حاصل ہوتے اور تمام مقدمات کو بادنے سماعت اور بہ اقل قلیل شہادت فیصلہ کرنے کے لئے سپیشل ٹریبونل (خاص عدالتیں) متعین ہوتی ہیں۔ ۶ ماہ کی اس بیہوش بادمت میں جو جو کپکپا دینے والی کاروائیاں بعض افسران پولیس نے کیں اور جس جس عجیب طرز پر گرفتاریاں شہادتوں کی فراہمی۔ گھروں کا لوٹنا۔ رشوت ستانی۔ ملزمین کی سزا یابیاں عمل میں آئیں۔ ان کا اظہار ہمارے پیش نظر کام کی حد سے باہر ہے۔ اسقدر کہا جا سکتا ہے کہ اکثر مقامات ایسے ہیں۔ جہاں ایک بالغ مرد مسلمان کا ملنا

کی طالب کہ کام کرنیوالا ہر گھر کے دروازہ پر خود پہنچے - اور وہاں کے بیکسوں کی حالت بچشم خود دیکھے
اور خود ان کی زبانوں سے سنے اور بعض دیگر لوگوں سے اس کی تصدیق بھی کرے ترجمان جو ملتے تھے
اولاً تو ان کو کام کے ساتھ وہ دلچسپی نہ ہوتی تھی اور نہ ان کو بوجہ جہل و بیخبری مصیبت زدہ لوگوں
حالات کے ساتھ اسقدر ہمدردی جو ایک باخبر مسلمان کو ہونی چاہیئے ثانیاً وہ ترجمان حیدرآبادی ہیں دکنی
کہلاتے ہیں - اور بوجہ سالہا سال اور پشتہا پشت سے یہیں بس جانے کے اردو زبان سے بہت
کچھ کھو چکے ہیں - اور اظہار خیالات پر ایسی قدرت نہیں رکھتے تھے - جیسی کے ایک ترجمان کے بیان کو
درکار ہوتی ہے - اسلئے بعض اوقات وہ مصیبت زدہ کی کہانی سنانے سے قاصر رہتے تھے -

(۳) اسکے سوا ایک اور مشکل یہاں کی آب و ہوا اور یہاں کی اغذیہ وغیرہ کا ہمارے صوبہ کی آب و ہوا اور
اغذیہ وغیرہ سے بالکل مختلف ہونے کے باعث ہمارے کارکنوں کی صحت وغیرہ کا ابتداءً میں سخت خراب ہو
جانا تھا - اور آج آٹھ ماہ کے گذرنے کے بعد بھی ہم اس مشکل کو پوری طرح پر سر نہیں کرسکے تاہم متوکلاً
علی اللہ کام شروع کردیا گیا - مصیبت کے حالات سے جتنی زیادہ آگاہی ہوتی گئی اسی قدر اپنی حالت اور
تکلیف کا احساس کم ہوتا گیا - وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ - پھر یہاں کے لوگوں کے آداب اور عادات
و اطوار کا ہمارے ہاں کے آداب و اخلاق سے نمایاں طور پر متفاوت ہونا خود ایک مشکل تھی اور زبان
جو واحد ذریعہ اس کے سر کرنے کا ہوسکتی تھی - وہ پہلے ہی بالکل مختلف تھی - اسلئے یہ دقت بھی ایک
مستقل طور پر قائم رہی - اور جزواً آج تک بھی قائم ہے -

(۴) ملابار کا علاقہ ایک پہاڑی علاقہ ہے - آبادی بہت ہی منتشر ہے لیکن اوقات ایک ہی دیشم
(گاؤں) جسکی آبادی سو دو سو گھروں سے متجاوز نہیں ہوتی کئی کئی میل تک پھیلا ہوا ہوتا ہے - اور
اس ایک گاؤں کی تحقیق اور دریافت حالات کے لئے کئی کئی دن لگجاتے تھے - بایں ہمہ خدا کے فضل سے
کام جس مستعدی سے ہوا ہے اسکا اندازہ کچھ دیکھنے والوں ہی کو ہوسکتا ہے

لیکن ان سب سے زیادہ پر خطر مانع مقامی حکام کی بدظنی اور ان کی مشتعل شدہ طبائع تھیں - چنانچہ پرچہ
نویسوں اور رپورٹروں نے حکام کو ہمارے خلاف بدظن کرنے میں پوری طرح کامیاب ہوگئے - جس کا نتیجہ
ہوا - کہ کالی کٹ پہنچنے کے پندرہویں روز یعنی ۱۰ مارچ کو جمعہ کے دن دن کے ۹ بجے ہم کو
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کالیکٹ کا یہ حکم ملا - کہ ہم تینوں کالی کٹ میونسپل حدود سے ہرگز باہر نہیں

جب اندرون علاقہ میں جاکر لوگوں کو بچشم خود دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس چیز کا کچھ اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ کہ جب ہم کو اندرون علاقہ میں جاکر آزادی کیساتھ کام کرنے کی اجازت ملی تو لوگ ہمارے پاس آتے ہوئے ہم سے ملنے ہم کو حالات بتلانے ہم سے اپنی ضروریات و حاجات کے متعلق سوال کرنے۔ ہم کو کرایہ پر مکان دینے میں سخت خائف اور سخت درجہ مرعوب تھے بلکہ ایسا بھی ہوا ہے کہ بعض حالتوں میں ہم سے ریلیف لینے میں بھی لوگوں کو پولیس کی مداخلت و دار و گیر مانع رہی ہے۔

کالی کٹ کے سٹیشن پر اترتے ہی پولیس نے ہمارے نام و پتے نوٹ کر لئے اور ہم سیدھے کانگرس کے دفتر میں پہنچے کیونکہ اس شہر میں جہاں ہماری زبان بھی سمجھنے والا کوئی نہ تھا اور کوئی جگہ سمجھ میں نہ آسکی جہاں ہم جا سکتے وہاں سے ہم خلافت آفس میں چلے آئے اور ہم نے عارضی طور پر اپنا قیام یہیں رکھ لیا۔ یہاں پر تحصیل کی خلافت کمیٹی کے سکرٹری مسٹر محی الدین کویا تھے۔ جو قوم کے موپلہ ہیں اور مہمان نوازی اور خوش اخلاقی میں ایک قدیم مسلمان عرب کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ اصل امر یہ ہے کہ اگر مسٹر محی الدین کویا یہاں پر نہ ہوتے۔ تو جس خوبی اور جس کامیابی کیساتھ ریلیف کا کام ہوا ہے کبھی نہ ہوتا۔ ایک خاموش با شریف سنجیدہ۔ فہیم۔ صابر۔ حوصلہ مند اور سادہ مزاج کارکن انسان جو نمود و نمائش کی خواہش سے قطعاً پاک ہو۔ تمام تحریک میں جمعیت کی خوش نصیبی اور کامیابی کا اصلی زینہ ہے۔

(۲) یہ مشکل گو ہماری توقعات اور پنجاب کے مارشل لا کے تجربات سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھی۔ تاہم ہمارے لئے بالکل غیر متوقع یا کوئی نئی چیز نہ تھی۔ قصور کے واقعات میری آنکھوں نے دیکھے تھے اور مارشل لا کی صعوبتیں جو خود مجھ پر گزر چکی ہیں۔ قصور میں موجود تھیں۔ اسلئے اس ضمن میں ہم کو صرف یہی معلوم ہوا کہ پنجاب کا مارشل لا اضعافاً مضاعفہ ہو کر یہاں آگیا ہے۔ لیکن جس مشکل نے ہم کو بالکل حیران کر دیا۔ وہ زبان کی اجنبیت تھی۔ یہاں پہنچکر ہم کو معلوم ہوا کہ جس قوم کی اعانت و امداد کیلئے ہم نے اڑھائی ہزار میل کے سفر کی مشقت اٹھائی ہے۔ وہ ہم سے اور ہم ان سے کسی صورت میں بھی بدون ایک تکلیف دہ ناقص ترجمان کے ہمکلام نہیں ہو سکتے ـ ع زبان یار من ترکی و من ترکی نمیدانم۔ موپلہ قوم کے کسی ایسے فرد کا پتہ لگانا جو اردو کا کوئی حرف جانتا ہو۔ عملی محالات میں سے ہے۔ اگر نہی وہاں موپلہ کا ملنا اس سے بھی زیادہ ناممکن ہے۔ اس مشکل کا اندازہ کچھ وہی شخص کر سکتا ہے جس کو ایسی سرزمین میں کبھی جانے کا اتفاق ہوا ہو۔ جہاں نہ اوسکی بات کسی کی سمجھ میں آسکتی ہو۔ اور نہ وہ کسی کی بات سمجھ سکتا ہو پھر کام کی نوعیت اسبات

کرے شہر میں ایک جماعت ترتیب دی گئی۔ جس کا کام موپلہ قوم کو ریلیف دیتا تھا۔ اس جماعت کے حسن نیت میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن انکا طریق کار اور کام کی افتاد ایسی واقع ہوئی۔ جو پوری طرح خاطر خواہ نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ مختلف دیہات میں جاتے اور عموماً وہاں پر وہیں کے چند آدمیوں کی ایک کمیٹی مرتب کر دینے کے بعد ان کے سپرد ایک رقم کر دیتے۔ اس رقم کو مرتب شدہ دیہاتی کمیٹی بعض لوگوں میں تقسیم کر دیتی اور اس طرح کام آسان تو ہو جاتا۔ مگر تسلی بخش نہیں ہوتا تھا۔ ایک اور بات جو قابلِ اعتراض معلوم ہوتی ہے وہ یہ تھی کہ چونکہ پہلے سے اس کمیٹی میں تمام دورہ لگانیوالے کمیٹیوں کے مرتب کرنے اور دریافت حال کرنیوالے لوگ عیسائی تھے۔ جو یہاں کی مشنری جماعتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ اسلئے جب مسلمانوں میں ریلیف کا کام شروع ہوا تو انہیں مسیحی نوجوانوں کی خدمات اسطرف منتقل کر دی گئیں۔ تاہم اس امر کا اعتراف میرا اخلاقی فرض ہے۔ کہ جس محنت و جانفشانی سے ان عیسائی مشنریوں نے یہ خدمات انجام دیں۔ وہ مسلمانوں کے لئے باعث صد ہزار عبرت و موعظت ہیں۔

ان دو کمیٹیوں کے علاوہ آریہ سماج پنجاب بھی ریلیف کا کام ایک عرصے سے کر رہی تھی لیکن وہ خالص ھندوؤں تک محدود تھا۔ اور شمالی ملے بار میں ایک ہندو فیاض نے خالص اپنے خرچ پر ریلیف کا کام ہندوؤں کے لئے جاری کر رکھا تھا۔

یہ حالات تھے جنمیں ہم نے ملے بار کی سرزمین پر قدم رکھا۔ پہلے دو تین دن تو کانگرس کمیٹی کے ریلیف ورکروں سے گفتگو وغیرہ ہوتی رہی آئندہ طرزِ عمل پر بھی بحث ہوئی لیکن کوئی مفید نتیجہ نہ نکلا۔ اختلاط یعنی مل کر کام کرنے کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر مسٹر محی الدین کو یا سکرٹری خلافت کے مشورہ سے یہ بات طے پائی کہ ترور پر پہلا مرکز (کیمپ) کھولدیا جائے تیسری کی صبح کو جمعہ کے روز قاضی عبدالواحد اور ماسٹر عبدالمجید صاحبان اپنے ہر دو مقصد کو دریافت حالات کے لئے ترور بھیجے جو وہاں سے ۸ تاریخ کو واپس آ گئے۔ حالات نہایت سنگین تھے اور پولیس کا دباؤ ہولناک صورت لئے ہوئے۔ وہاں جس مکان کا بندوبست بطور کیمپ کیا گیا تھا اسکے مالک کو پولیس نے سخت ترین دھمکیاں دے کر اس امر پر مجبور کر دیا کہ وہ ہم کو مکان دینے سے انکار کر دے۔ اس واقعہ کی اطلاع ہم کو پانچ تاریخ ہی کو مل گئی۔ اسلئے اسی تاریخ کو چند بوریاں چاولوں کی اور چند

جا سکتے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے جلدی ہی ان کا یہ شبہ رفع ہو گیا۔ اور انہوں نے ہم کو اندرون ملک میں جانے اور موپلہ مظلومین کی اعانت کرنے کی پوری اجازت دیدی ۔

آغاز کار

۲۴ فروری ۱۹۲۲ء کو مارشل لا اپنی طبعی زندگی (چھ ماہ) کے بعد ختم ہو گیا لیکن یہ بتبدیل الفاظ و بادنے تغیر شکل و ہیئت اس کو آرڈیننس کے نام سے دوبارہ جاری کر دیا گیا اسوقت مالا بار میں دو جماعتیں کام کر رہی تھیں ۔ (۱) پراونشل کانگرس کمیٹی ۔ (۲) سنٹرل ریلیف کمیٹی

ریلیف کے کام میں پراونشل کانگرس کمیٹی کے ساتھ بہ حیثیت اراکین کانگرس کمیٹی و نیز مندوبین خلافت دو مسلمان بھی شامل تھے ۔ دس ہزار کی ایک قسط سنٹرل خلافت کمیٹی بمبئی سے بھی ان لوگوں کو بمد اعانت مظلومین وصول ہو چکی تھی ۔ اسوقت جب میں پہنچا ہوں ڈیڑھ لاکھ سے زائد رقم کانگرس کمیٹی ریلیف ورک پر خرچ کر چکی تھی لیکن مسلمانوں کو اس سے کہاں تک فائدہ پہنچا وہ فقط اس ایک بات سے ظاہر ہے کہ اسوقت تک پانچہزار سے زائد رقم ان پر خرچ نہیں ہوئی تھی ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اندرون علاقہ میں مسلمانوں کی نقل و حرکت پر چونکہ سخت پابندیاں عائد تھیں اسلئے مسلمان ریلیف لینے کے لئے کانگرس کا ملک نہیں آ سکے عذر بظاہر معقول تھا ۔ بشرطیکہ بعد انقضائے مارشل لا کانگرس ورکرز فراخ دلی سے کام لیتے لیکن ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ بعد میں انہوں نے یہ کہنا شروع کیا ۔ کہ ان کے پاس روپیہ نہیں ہے ۔ اور جو مزید لاکھ روپیہ کی رقم کانگرس نے منظور کی ہے ۔ اور جسمیں سے سو ہزار (بقول انکے) وصول بھی ہو چکا تھا ۔ وہ بغیر مزدوری اور کسی خاص قسم کا کام کئے کسی کو مل نہیں سکتی تھی ۔ (اگرچہ ہمارے پاس نظیر و شواہد اس امر کے موجود ہیں ۔ کہ ہندو ریلیف بعد بھی عملاً جاری رہا ہے اور ایسے لوگوں پر تقسیم ہوتا رہا ۔ جو کچھ مزدوری نہ کرتے تھے) خیر اس امر کے کوئی شکایت نہیں ۔ جو قوم خود اپنے لئے کچھ نہ کر سکتی ہو ۔ وہ پاسئے مردئے ہمسایہ کی بنا پر بہشت کی آرزو کیوں کرے ۔

سنٹرل ریلیف کمیٹی دراصل خدام الہند سوسائٹی پونا (سرونٹس آف انڈیا) کی جاری کردہ ایک جماعت تھی ۔ [illegible] ہی کی زیر ادارت کام ہوتا تھا ۔ یہ جماعت پہلے پہل خالص ہندوؤں کے لئے کام کرتی تھی لیکن [illegible] نیک طبائع نے بوقت انقضائے مارشل لا جلد یہ فیصلہ کر لیا کہ اب موپلوں کی اعانت [illegible] ہے ۔ چنانچہ [illegible] کے معزز موپلہ [illegible] و حکومت کے بعض ذمہ دار افسروں وغیرہ [illegible]

تے ہیں۔ جتنے کام کرنیوالے خود اندرون علاقہ میں جاکر حالات کی چھان بین کرتے اور ٹکٹ جاری کرتے تھے۔ تو ہم نہ بطور فخر بلکہ بربنائے اظہار واقعات یہ کرسکتے ہیں کہ ہمارا کام اس سمت میں بھی ان سے بہیں زیادہ قابل اطمینان تہا۔ ولِلّٰہ الحمد کہ ۲۰ مارچ تک کام کی یہی صورت رہی یعنی کالی کٹ میں محدود رہا۔ آخر متذکرۃ الصدر تاریخ کو منگل کے روز صاحب کلکٹر کی طرف سے یہ حکم موصول ہوا کہ وہ اپنا پہلا حکم منسوخ کرتے ہیں اور ہم کو کلی اجازت ہے کہ ہم اندروں علاقہ میں جاکر ریلیف کا کام کریں مسٹر ایلیس جہانتک ہم نے دیکھا ہے ایک معقول انگریز ہیں اور اگر ان کو کوئی بات بطرز معقول سمجھائی جائے تو وہ سننے سمجھنے کی پوری کوشش کرتے ہیں چنانچہ میں نے ان کو ملکر یہ سمجھانے کی کوشش کی۔ کہ میرا کام موجودہ مشہور سیاسی پراپیگنڈا نہیں ہے بلکہ میں ایک ایسی جماعت کا سکرٹری ہوں۔ جو خالص اشاعت اسلام کا کام کرتی ہے اور یہاں ہم صرف النسان دوستی اور اعانت مستحقین کی غرض سے آئے ہیں اور بس چنانچہ انہوں نے اس امر کو تسلیم کرلیا اور ہم کو اندروں ملک میں جانے کی اجازت دی۔

اس اجازت کے ملجانے پر ہم نے یہی مناسب سمجھا کہ ہم ایک چکر علاقہ مظلومہ کا لگا کر بچشم خود حالات دیکھ لیں تاکہ امدادی مراکز کے افتتاح میں کسی صحیح فیصلہ پر پہنچ سکیں۔ اور نیز اندرون ملک کے مقامی حکام پولیس وغیرہ سے ملکر ان کو اپنی پوزیشن سمجھادیں تاکہ ہمارے کارکنوں کی راہ میں غیرضروری مشکلات حائل نہ ہوں۔ چنانچہ اسی تاریخ کو جمعہ کے روز میں معہ اپنے رفیق کار قاضی عبدالواحد کے دورہ پر نکلا۔ مسٹر محمد عثمان بی اے (علیگ) ایل ایل بی وکیل کالی کٹ اور مسٹر ظہور اللہ سوداگر چوب نے بھی میرے ساتھ جانے کی زحمت گوارا کی۔ یہ چکر قریباً ۔ ۔ میل کا تھا۔ "یاس وحسرت" "درد وغم" "مصیبت وبے بسی" "مظلومیت وبیکسی" "یتیمی ولا وارثی" کے جو جگرسوز نظارے آنکھوں نے دیکھے اور "آہ وزاری" "نالہ وفریاد" "فغان وشیون" کی جو سینہ شگاف صدائیں کانوں نے سنیں وہ نہ لکھنے والے کا قلم لکھنے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ سننے والے کی سماعت اسکی متحمل ہوسکتی ہے فقط ایک نہایت ہی نامکمل سی حالت اور تعداد ان دہات اور مکانوں کی ہم نے اخبارات میں شائع کردی تھی۔ جن پر سے ہمارا گذر ہوا۔ اور یہ ان میں سے چند دہات اور مکانات کا نقشہ تہا جو لب سڑک واقع تھے اور ہم نے انکے متعلق دریافت کرالیا متفرق کھنڈر دور راکھ کے تودے جو راہ میں پڑے وہ ہمارے شمار میں داخل نہ تھے۔ اور نہ اندرون علاقہ کا پرآشوب منظر اسوقت ہمارے پیش نظر۔

تھان کپڑے کے منگوا کر ان عورتوں میں تقسیم کئے گئے جو کانگرس آفس سے واپس آئی تھیں۔ یہ عورتیں قریب قریب بیس اور بعض صورتوں میں تیس میل کا سفر کر کے کالی کٹ پہنچی تھیں۔ تمام دن کی جوتیاں چٹخارنے کے بعد شام کے قریب ان کو دو دو سیر چاول دئے گئے تھے۔ چونکہ ایسے واقعات روزانہ ہماری سماعت میں آتے رہتے تھے اسلئے مغرب کے قریب یہ تھوڑا سا سامان منگوا کر فی الفور ریلیف شروع کر دیا گیا۔ اور یہ گویا ہمارے تقسیم ریلیف کا پہلا دن تھا۔ سات تاریخ کو کالی کٹ سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں سنرآوالور دیکھنے کو گیا۔ یہاں کی حالت عجیب تھی۔ یہاں ۳۰ (تیس) خاندان ایسے موجود تھے جو سخت فاقہ کشی کر رہے تھے۔ ان گھروں میں ایک بھی بالغ مرد باقی نہ رہا تھا۔ اسلئے وہاں کی عورتوں کو ریلیف لینے کیلئے کہا اور تقسیم ریلیف کا کام روزانہ شروع ہو گیا ہر عورت کو اقلاً ۷ دن کا ریلیف دیدیا جاتا تھا۔ بالغ کو نصف سیر یومیہ کے حساب ... اور بچہ کو ایک پاؤ یومیہ کے حساب سے چاول دئے جاتے۔ نادار و ننگی عورتوں کو کرتوں کا کپڑا و تہبند اور اوڑھنی بھی دئے جاتے۔ ۱۰ تاریخ (مارچ) کو جمعہ کے دن صبح کے ساڑھے دس بجے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کالی کٹ کی جانب سے حکم موصول ہوا کہ ہم تینوں آدمی کالی کٹ میونسپل حدود سے باہر جانیکے مجاز نہیں ہونگے۔ یہ حکم گو میرے اور میرے رفقاء کار کیلئے ایک سخت مایوس کن منظر تھا۔ مگر تاہم تائید ایزدی سے خوصلہ پست نہوا۔ اندرون علاقہ میں جاکر کام کرنے کی چونکہ امید بالکل منقطع ہو گئی تھی کالی کٹ کی تقسیم کو بہت زیادہ وسیع کر دیا گیا۔ بیس تیس میل بلکہ (...) سے بھی زائد فاصلہ سے عورتیں آئی تھیں۔ اور ان کو چاول وغیرہ دئے جاتے تھے۔ مسٹر محی الدین کو یا سکرٹری خلافت جن کی احسانمندی کا یہ کام اور اس کی تمام کامیابی پوری زیر بار ہے تحقیق و تفتیش حالات اور اجرائے ٹکٹ وغیرہ کا کام کرتے تھے۔ اگرچہ اسقدر فاصلہ پر بیٹھ کر کسی عورت کے متعلق یہ فیصلہ کر لینا کہ وہ فی الواقعہ اعانت کی مستحق ہے ایک نہایت ہی مشکل کام تھا تاہم مسٹر کو یا کی قوم شناسی حالات دانی اور معاملہ فہمی نے اس مشکل کو ایک بڑی حد تک سر کر لیا پھر یہ کوشش بھی کیگئی کہ عورتیں اپنے علاقہ کے کسی معروف آدمی کا رقعہ بھی لایا کریں۔ جس سے غلط و غیر مستحق تقسیم کا شبہ اور بھی کم ہو گیا تاہم اس امر کا اعتراف کرنے میں ذرا بھی باک نہیں کہ بعض ایسی عورتوں کو چاول ضرور ملتے رہے جو اس کا استحقاق بر بنائے حالات نہ رکھتی تھیں مگر لیکن جب ہم اپنے کام کا مقابلہ ان کمیٹیوں سے

بھول بھی جائیں۔ تو علاقہ میں تعصب اور اسلام دشمنی کی یہ حالت کہ باوجود کہ نیلمبور کے فسٹ راجہ نے ہمارے کہنے پر اس امر کو گوارا کر لیا کہ وہ اس کام میں کچھ ہماری مدد کرے یعنی کم از کم ان لوگوں کی جن کی ناداری اور افلاس کی ہم تصدیق کریں۔ وہ اپنے جنگلوں میں بانس مفت کاٹ لینے دے لیکن اسکے کارکنوں اور کارپردازوں کی یہ حالت کہ باوجودیکہ ان کو خود راجہ نے بلوا کر ہمارے سامنے حکم دیا اور تحریری احکام جاری کئے اور ہمکو پروانے دئے لیکن ایک بانس بھی نہیں مل سکا ایسے علاقہ میں کام کرنا ظاہر ہے کسقدر کٹھن منزل کو عبور کرنا تہا۔ علاوہ ازیں علاقہ کی وسعت کی یہ حالت کہ کوئی ایک مرکز اسکو سنبھالنے کے قطعًا ناقابل تہا۔ پھر جس تن دہی جس جانفشانی سے میرے رفقائے کار نے اس کام کو انجام دیا اوسکا اعتراف نہ کرنا انکے ساتہ ناانصافی ہے جب کہ مقامی حکام اور عیسائی آبادی اور تمام دیکہنے والے اسکے معترف ہوں۔ خود مسٹر لیبٹر کا جو اس علاقہ میں چائے اور کافی کے کھیتوں کا بہت بڑا مالک اور بہت بڑا صاحب ثروت آدمی ہے۔ بیان ہے۔ کہ جس کام کو چوہدری نور حسین (یہ ہماری جمعیت کے رکن ہیں جو اسی علاقہ میں کام کرتے تھے) نے تنہا پورا کر دکہایا ہے۔ اسکو دوسرے دس آدمی بھی شاید نہ کر سکتے۔ بسا اوقات اس جواں مرد نے اس پہاڑی علاقہ میں ایک ایک دن میں پچاس پچاس میل کا سفر سائیکل پر اپنے پیچھے ترجمان کو بٹھا کر کیا ہے۔ کام کرنیوالوں کے جذبات کی یہ حالت کہ گھر کو دیکھ رہے ہیں ایک طرف اس گھر کی تباہ حال مظلوم بوڑہی کئی کئی معصوم ولاوارث بچوں اور بہوؤں کو آغوش میں لئے بیٹھی رو رہی ہے۔ تو دوسری طرف ہمارا مبلغ اس پر درد نقشہ کو دیکہکر آٹھ آٹھ آنسو رو رہا ہے۔

خود میری یہ حالت بارہا ہوئی کہ جب رات کے اندہیروں میں بستر پہ پڑے پڑے اس داستان غم پر غور کیا ہے۔ تو درد وغم نے آنسوؤں کر سرہانے کو تر کر دیا ہے۔ آہ! مظلوم موپلا تیری داستان اپنی مظلومیت میں بالکل نرالی۔ اور تیرے صبر و تحمل کا پیمانہ عام سطح انسانی سے بالکل بلند ہے۔ پھر آفرین صد ہزار آفرین تیری ہمت پر کہ تیری آن بان اور شان میں پرکاہ کے برابر بھی کمی نہیں آئی تیری پرغرور گردن کفر و شرک کے مقابلہ میں اسی طرح بلند اور تیرا بیخوف دل اندیشہ خوف و ہراس سے اسی طرح ناآشنا ہے۔

ہمارے دورہ کا نتیجہ یہ تہا کہ اندرون علاقہ میں کئی ایک مراکز کھول دیئے جائیں لیکن اسوقت ہمارے پاس صرف دس ہزار روپیہ موجود تہا۔ جو آل انڈیا سنٹرل خلافت کمیٹی نے حالات کی نزاکت۔ موقع کی اہمیت اور بعض زبردست کارکنوں کی پرزور تحریک سے متاثر ہو کر بطور قسط اول ہم کو بھیجا تہا۔ جمعیت نے یہ کام محض متوکلاً علی اللہ اٹھا لیا تہا۔ اسوقت تک اپنی کسی خاص ضرورت کیلئے نہ صرف اسنے کبھی پبلک کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا تہا۔ بلکہ اپنے خاص کام کے متعلق کبھی اردو یا انگریزی مطبع میں ایک حرف بھی نہیں لکھا تہا اس کا اپنا خرچ ۴ ہزار روپیہ ماہوار تک آچکا تہا۔ جو صرف دو ایک خدا کے مخلص بندے ادا کر رہے تھے۔ اسواسطے اسکا موپلا ریلیف پر کوئی بڑی رقم خرچ کرنا ناممکن تہا۔ ملابار کی حالت لاکھوں روپیہ کی محتاج تھی۔ تاہم خالص خدائے قدوس و مخلوق نواز کی نوازش اور اعانت فرمائی پر بھروسہ کرکے یہ کام شروع کر دیا تہا۔ اور دو مزید مراکز نیلمبور اور پیرنتل منان میں جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ دو مقامات دو مصیبت زدہ تعلقوں کے ایسے علاقوں کے مرکز تھے جہاں تشدد و جبر کی آتشباری اسوقت پورے زور پر تھی۔ اور فاقہ و گرسنگی نے معصوم بچوں اور مظلوم عورتوں کو درختوں کے پتے اور پھلوں کی گٹھلیاں تک کھانے پر مجبور کر رکھا تہا۔ بھوک اور ناداری کی شدت اس امر سے ملاحظہ ہو سکتی ہے کہ جو چاول[1] بانس کے درختوں پر کبھی کبھی اس علاقہ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور صرف بندروں کا کھاج ہوتا ہے اسوقت ایک روپیہ کے آٹھ اور دس سیر تک بک رہے تھے کہ آدم کے فرزند ان کو لیکر کھائیں لیکن بھوکوں کی جیب میں دام نہ تھے کہ ادا کر سکیں اور بیچنے والوں کے پاس اتنی وسعت نہ تھی کہ مفت دے سکیں۔

نیلمبور کا کمپ

نیلمبور (تعلقہ ارناڈ) ارناڈ کا مشہور مقام ہے اور ایسی بستیوں کا مرکز ہے جنمیں اگر دس دس میل تک آپ چلے جائیے۔ تو آپ کو ایک مرد بھی نظر نہ آتا۔ ایک ایک چھوٹے گاؤں میں سو سو گھر تک جلے ہوئے پڑے تھے۔ عورتیں اور بچے کٹھل وغیرہ درختوں کے سایہ میں بیٹھ کر اپنی بدنصیب زندگی کے باقیماندہ دن کاٹ رہے تھے۔ خوف و تشدد کی بناء پر کھل کر رو بھی نہ سکتے تھے۔ اور جو کوئی غمگسار جا کر حال پوچھے۔ تو کہتے ہوئے جھجکتے اور ایک ایک لفظ پر بھوک اور پیاس کے باعث سوسو بل پڑتے اور خوف کے باعث بدن پر رعشہ پڑ پڑ جاتا۔ پولیس اور فوج کے تشدد کو

[1] بانس کے درختوں پر بعض اوقات قحط وغیرہ کے دنوں میں ایک قسم کا چاول (پیدا ہوجاتے ہیں) ... اکثر ... لوگ اسکو کھاتے ہیں۔

عورتوں کے محافظ ان مظلوم اور ستم رسیدہ ماؤں کے علاوہ اور مسلمان بھی ہیں جن کو جیل خانہ کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں مدت کے لئے قید کر دیا ہے۔ اور وہ اپنی ان حرکات شنیعہ سے باز آئے علاقہ کالی کٹ میں دورہ وغیرہ کا جسقدر کام ہوا وہ سب ماسٹر عبد المجید نے کیا ہے اور فی الحقیقت اس محنت اس ہمدردی اور اس سرگرمی سے یہ کام سرانجام پایا ہے کہ تمام علاقہ میں کوئی گاؤں نہیں جہاں وہ نہ گئے ہوں اور کسی گاؤں میں کوئی آدمی ایسا نہیں جس سے ماسٹر صاحب موصوف نہ ملے ہوں اور تحقیقات حال نہ کی ہو۔ فی الحقیقت تحقیقات واقعات کا کام جو علاقہ کالی کٹ میں سب سے زیادہ ہوا ہے تو اس کا تمام کریڈٹ ماسٹر صاحب موصوف ہی کو پہنچتا ہے۔

کام کی عام صورت اور طریق کار

اس وقت ہمارے پونا سکول کے تبلیغی جماعت کے طلباء بھی کالی کٹ میں آ چکے تھے۔ مدعا ان کو بلانے سے یہ تھا۔ کہ ایک تو ہم جس قدر اور جس طریق پر چاہینگے۔ پورے اعتماد اور بھروسہ کے ساتھ انسے کام لینگے۔ دوسرے یہ کہ ان کو کام کرنے کا طریق معلوم ہوگا۔ کل کو بھی لوگ مختلف حصص بلاد ملک میں پھیل کر کام کریں گے۔ اسلئے عملی تربیت کے موقعہ سے فایدہ اوٹھانا ضروری سمجھا گیا۔ پھر یہ بات بھی پیش نظر تھی۔ کہ یہ طلباء ہم کو بالکل مفت پڑینگے۔

عام طریق کار یہ تہا کہ ہر ایک کمپ میں (کالی کٹ۔ نیلمبور۔ پرنتھل مناں) مبلغ کے ساتھ دو لڑکے بہ طور ہیلپر مقرر کر دئے جاتے تھے۔ اور ایک ترجمان ملازم رکھ دیا جاتا تہا۔ یہ مبلغ صاحب ہر دو طلبہ اور ترجمان کو لے کر ایک امشم کا دورہ شروع کرتے۔ ہر ہر گھر پر پہنچتے۔ وہاں کی رہنے والی عورتوں کی کیفیت اور ان کی حالت اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔ اور خود ان کی زبانوں سے سنتے۔ امشم کے کسی معتبر آدمی سے بغیال مزید تحقیق تصدیق بھی کرتے۔ اور پھر اس عورت کے بچوں وغیرہ کی تعداد کے مطابق ان کو ایک پرچی دے دیتے۔ جس پر اوسکے بچوں کی تعداد (چھوٹے اور جوان) لکھ دیتے۔ یہ عورت آئندہ ہفتہ کے روز کمپ مقررہ میں پہنچتی۔ اور ایک پکا ٹکٹ حاصل کر لیتی۔ ٹکٹ کا نمونہ یہ تہا۔

پرتھل بیّنان کا کیمپ

پرتھل بیّنان دلوانا ڈ تحصیل کا گویا صدر مقام ہے۔ اور یہ علاقہ منتقمانہ دارو گیر کا بھی صدر مقام رہا ہے۔ مقام کی اہمیت تو اس ایک امر سے ظاہر ہے۔ کہ آموصاحب اے ایس پی یہاں خاص طور پر متعین ہیں۔ اسوقت ایک اسسٹنٹ کلکٹر یہاں خاص لگا ہوا تھا منصف وغیرہ کی عدالت بھی موجود تھی۔ ایک اسپیشل مجسٹریٹ مقدمات فسادات کی سرسری سماعت اور تصفیہ کے لئے متعین تھا۔ حالات کی تنگی کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ گرفتاریوں کی گرم بازاری تھی بعض دنوں میں ایک ایک اشخص میں سو سوا سو تک گرفتاریاں ہوئیں ہیں۔ خانہ ویرانی کا یہ سماں کہ آپ اس قصبہ سے باہر نکل جائیں تو راکھ کے ڈھیروں کے تودوں کے سوا اور کوئی چیز نظر نہ پڑے۔ یہاں ڈاکٹر عبدالرحمٰن عامد شفیع کام کرتے تھے۔ ان کے کام کے متعلق غیر جانبدار آدمیوں کی جو رائے ہے۔ اسکو دیکھ لینا یا سن لینا کافی ہے۔ بنگلور ریلیف کمیٹی کے نمائندے چند حضرات اس کام کو دیکھ چکے اور اپنی رائے اخبارات میں ظاہر کر چکے ہیں جس سے ان کی حسن کارکردگی کا پورا اندازہ ہوتا ہے

کالی کٹ کا کام

کالی کٹ کیمپ میں ارنا ڈ۔ کالی کٹ اور پونانی تالوک کے وہ اشخص شامل تھے۔ جو کالی کٹ سے پانچ سے لیکر ۹ میل تک واقع ہیں اور جن میں فساد کے تازہ شعلوں نے بابلا گھروں کے جلانے مساجد کو ناپاک کرنے۔ قرآن کو نذر آتش کرنے۔ گھروں کو لوٹنے۔ اور بیکس بابلا عورتوں پر انواع واقسام کے ظلم ڈھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور ان تمام انسداد فسادات کی حرکات میں پولیس اور فوج کے ساتھ ہندو برابر کے شریک رہے ہیں۔ یہ علاقہ پندرہ اشخص پر مشتمل تھا۔ اور اس کے انچارج ماسٹر عبدالمجید ہیں۔ جمعیت نے اس علاقہ کی بابلا عورتوں کو ہندوؤں کے ظلم سے جو بالکل ان کے رحم پر چھوڑی گئیں تھیں رہائی دلانے کے لئے جہانتک ان سے ہوسکتا تھا کوشش کی اور ایک حد تک انہیں اس کام میں کامیابی بھی ہوئی۔ راتوں کو جب کہ تمام خلق خدا دن بھر کی محنت و مشقت کی تکان اوتارنے کو اپنے اپنے بستروں پر آرام سے سوتی ہے۔ ہندو بابلا عورتوں کے دروازوں پر دستک دیتے اور کہتے کہ اب ہم تمہارے خاوند ہیں۔ دروازہ کھولو۔ لیکن جب یہ اطلاعیں جمعیت کے اراکین تک پہنچیں۔ اور انہوں نے اپنی پوری توجہ اس طرف منعطف کی تو ہندوؤں کو ثابت ہوگیا۔ کہ ان بابلا

اس کا اگلا نمبر بھی جمعہ ہی کے روز آئے گا۔ لیکن روزانہ چاول تقسیم کرنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ ٹکٹوں کا نمبر اسقدر زیادہ تہا۔ کہ اسکا دو دن یا تین دن میں ختم کرنا ناممکن ہوتا تہا۔ ٹکٹ پر جو لفظ ہفتہ وار کے نیچے روزانہ مطبوع ہے۔ تو اوس کی غرض بالکل جداگانہ تھی۔ یہ ٹکٹ روزانہ ان عورتوں کو دئے جاتے تھے۔ جو مکان کی بربادی اور ہندو ہمسایوں کی ناقابل برداشت تکالیف کی وجہ سے گھر کو چھوڑ کر کالی کٹ میں پناہ گزین ہوگئی تھیں۔

ہاں تو ہم کہ رہے تھے۔ کہ تقسیم کے دو دنوں کے علاوہ ہفتہ کے جو چار دن (جمعہ کو چھوڑ کر) ہوتے تھے۔ انہیں یہ مبلغ دورہ کرتے۔ ہر ہفتہ نئے اشخاص دیکھے جاتے اور وہاں کی قابل اعانت عورتوں کو اپنے حلقہ ریلیف میں شامل کر لیتے۔ پہلے وہ ایک دفعہ کے بعد جب مبلغ کلاس کے لڑکے علیحدہ تفتیش حالات کرتے۔ اور کچھ ٹکٹ جاری کرنے کے کام کو سمجھ گئے۔ تو ان کو جداگانہ تفتیش کے کام پر لگا دیا گیا۔ اور انکے لئے ایک مستقل ترجمان رکھ لیا گیا۔ اسطرح ہر آئندہ ہفتہ پہلے سابق ہفتوں سے جاری شدہ ٹکٹوں کی تعداد میں بڑھا ہوا ہوتا تھا۔ تقسیم کے ایام میں بھی یتیم بچے اپنے ہاتھوں سے چاول ماپ کر دیتے۔ ان کے کام کی مشکل کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ان دو دنوں میں (ہفتہ اور اتوار) یہ بچے صبح کے آٹھ بجے سے چاول تقسیم کرنے کے کام پر بیٹھتے اور ایک بجے کہانا کہانے اور نماز وغیرہ کی ادائیگی کیلئے اٹھتے۔ اکثر اوقات ایک گھنٹہ اور بعض دو گھنٹہ کے بعد پھر اپنے کام پر ڈٹ جاتے۔ سورج کے غروب کے ساتھ ان کا کام بھی ختم ہوتا۔

اسکے ساتھ ساتھ ہر آنیوالے ہفتہ میں ہفتہ ماضیہ کی بہ نسبت مبلغ کا کام بھی ہمیشہ بڑھتا رہتا۔ ان دو دنوں میں تو ٹکٹوں کی تعداد میں اسقدر اضافہ ہوتا۔ کہ کچھ کہنا نہیں پھر پرانے ٹکٹوں کی دیکھ بھال۔ انکا نیا اندراج بعض کی ترمیم و تنسیخ بربنائے حالات تازہ وغیرہ بیسیوں کام ہوتے۔ بقیہ چار دنوں میں بہنے نئے اشخاص کا دورہ مبلغ بچوں کے جاری کردہ ٹکٹوں کی پڑتال۔ اپنے پرانے ٹکٹوں میں سے ایک معینہ تعداد کی مزید تحقیق کہ حالات ہر دم بدلتے رہتے تھے۔ ایک ہی گہر میں دو بہائی رہتے ہیں ایک گرفتار ہو گیا ہے۔ دوسرا سخت غریب ہے بہ مشکل اپنی گذران کرتا ہے اسکے خاندان کو ریلیف دیا جاتا۔ دوسرے ہفتہ وہاں جانے پر معلوم ہوتا کہ دوسرا بہائی بھی قید خانہ میں جا چکا۔ اسکے بچے بھی بھوکے مر رہے ہیں۔ یا بعض اوقات (والنادر کالمعدوم) کوئی خوش نصیب سرسری تحقیقات

No — Jamaat Dawat-o-Tabligh Islam

Weekly / Daily Relief Ticket

Camp (نام مرکز) ——————

Adults (جوان) ——————

Children (بچہ) ——————

Signature ——————

Quantity of Rice (مقدار چاول) ——————

Date ——————

ہر وہ بچہ جسکی عمر بارہ یا بارہ سال سے متجاوز ہوتی۔ چاول لینے کے لحاظ سے جوان شمار کیا جاتا اور اسکی مقدار چاول یومیہ آدھ سیر تھی۔ بچہ سے مراد وہ معصوم ہے۔ جو دو سال سے زائد اور بارہ سال سے کمتر عمر کا ہوتا۔ اسکے لئے مقدار چاول یومیہ ایک پاؤ ہوتی۔

پہلے تقسیم روزانہ ہوتی تھی۔ اور یہ ممکن بھی تھا۔ کیونکہ کام کالی کٹ میں محدود تھا۔ تحقیق کے وسائل مسدود تھے۔ علاقہ کی وسعت اسقدر کہ ختم کرنا مشکل ہوتا تھا۔ صبح کے ۸½ بجے سے شروع کرکے دن کے ایک بجے تک کام ہوتا تھا۔ اور پھر دو بجے یا بعض اوقات ۲½ بجے بعد نماز ظہر سے لے کر مغرب تک برابر کام جاری رہتا تھا۔ لیکن اب چونکہ بجائے ایک مرکز کے ۳ مراکز کر دئے گئے تھے اور اسلئے کالی کٹ میں کام ایک ثلث سے کم رہگیا تھا۔ نیز براہ راست تفتیش کی راہوں کے وا ہوجانیسے یہ فرض بھی کارکنوں پر عائد ہوگیا تھا۔ اسلئے یہ ضروری تھا۔ کہ تقسیم کو ہفتہ کے دو دنوں پر محدود کر دیا جائے اور باقی کے پانچ دن تفتیش حالات اور دورہ وغیرہ پر صرف ہوں۔

یہاں یہ امر بھی صاف کر دینے کی ضرورت ہے۔ کہ چاول پہلے بھی جب ریلیف ورک کالی کٹ شہر کی چاردیواری کے اندر محدود تھا۔ اتفاقاً ایک ہفتہ ہی کے لئے دئے جاتے تھے۔ یعنی جو عورت اس جمعرات کو چاول لے گئی ہے۔ اوسکی باری چاول لینے کی اب اگلی جمعرات ہی کو آئے گی۔ اور جو نمبر جمعہ کے دن پڑا ہے

کے بعد چھوڑ دیا جاتا۔ تو دوسرے خاندان کا ٹکٹ کاٹنا پڑتا۔ یہ اور اسی قسم کے بیسیوں دوسرے حالات تھے۔ جن کی بنا پر ہر کیمپ میں انچارج کا کام ہر روز بڑھتا رہتا۔

اسکے ساتھ ہی جون میں ملے بار ساحل کی طرف موسمی ہواؤں کا رخ شروع ہوا تو شکستہ اور سوختہ مکانوں کی مرمت کا خیال بیش از بیش شروع ہوا۔ چنانچہ باوجود سرمایہ کی سخت قلت کے بعض مکانوں کی مرمت کا کام بھی متوکلاً علے اللہ شروع کر دیا گیا۔ یہ کام بظاہر جسقدر سہل معلوم ہوتا ہے۔ فی الحقیقت اسیقدر زیادہ مشکل تھا۔ ایک مکان سوختہ عورت کے حالات دریافت کئے جاتے جب یہ اطمینان ہو جاتا۔ کہ اسکے وسائل بالکل ناپید ہیں۔ اسکے پاس اور کوئی جگہ سر چھپانیکی نہیں ہے۔ تو اسے دو چار روپے دے دئے جاتے۔ کہ وہ گھاس پھوس اکٹھا کرے بانس وغیرہ لائے۔ یہ سب کام بھی اس مظلومہ کو بوجہ مردوں کے نہ ہونے کے خود ہی کرنے پڑتے۔ پھر اس کو کہا جاتا۔ کہ وہ خود ہی اس کی چھت درست کرے۔ بعض اوقات وہ خود کام کرنے سے عاری ہوتی تو دوسروں کو اسکے مکان کی مرمت کے کام پر لگا یا جاتا۔ اور بعض اوقات ایسا ہوتا کہ مبلغ انچارج یا یتیم مبلغ کو سارا سارا دن ایک گاؤں میں مکانوں کی مرمت کی نگرانی کے لئے کھڑا رہنا پڑتا۔ اس جانکاہ مصیبت کے بعد نیلمبور مرکز میں دو سو مکان بن کر تیار ہو گئے اوسط خرچہ فی مکان دس اور بارہ روپیہ کے درمیان ہے۔ اگر مالی حالت اجازت دیتی تو اس سے بہت زیادہ مکان درست کرانے کی خواہش تھی۔ پھر بھی مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ کا اصول نہیں چھوڑا گیا۔

پیر منتقل بینان کیمپ میں مرمت شدہ مکانوں کی تعداد بہت کم رہی ہے۔ جس کی ایک وجہ تو وہی روپیہ کی قلت ہے دوسرے کام صرف نیلمبور علاقہ میں شروع کیا گیا تھا۔ کہ جیب اور ہمت دونو کا امتحان ہو جائیگا۔ الحمد للہ کہ ہمت نے تو ہمیشہ ہَلْ مِنْ مَزِیْد ہی کا نعرہ لگایا لیکن جیب کی نامساعدت کے باعث ہمت کا دامن نتائج کے پھولوں سے کبھی نہیں بھرا۔

کپڑے کی تقسیم کا اصول۔ یہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ کپڑے کی تقسیم صرف جماعت ہذا کی طرف سے ہوئی ہے۔ سنٹرل ریلیف کمیٹی نے یہ کام کبھی نہیں کیا۔ اور نہ اب مدراس کمیٹی اس کو لے رہی ہے۔ کارکنان جمعیت نے سینکڑوں ایسی عورتوں کو دیکھا۔ جو ان کے سامنے آتی تھیں۔ تو ننگی

تک کل رقم جو جمعیت ہذا کو براہ راست ملک کی طرف سے اس کام کے لئے لیطور چندہ موصول ہوئی ہے۔ اس کی مجموعی مقدار پانچ ہزار ایک سو چوالیس روپیہ گیارہ آنہ ایک پائی ہے۔ دفتر خلافت سے اسوقت تک کل رقم جو باقساط موصول ہوئی ہے وہ بہ ترتیب تاریخ و ماہ حسب ذیل ہے۔

			روپیہ	آنہ	پائی	
(۱)	بائیس فروری ۱۹۲۲ء	دس ہزار	۱۰۰۰۰	۔	۰	۲صفر
(۲)	۱۰ اپریل ،،	پندرہ ہزار	۱۵۰۰۰	۔	۰	۳صفر
(۳)	۱۶ جون ،،	پانچ ہزار	۵۰۰۰	۔	۰	۳صفر
(۴)	۱۵ جولائی ،،	پانچ ہزار	۵۰۰۰	۔	۰	۳صفر
(۵)	۲۷ ،، ،،	ایک ہزار	۱۰۰۰	۔	۰	۳صفر
(۶)	۲ ستمبر ،،	*	۶۰۰۰	۔	۰	
	میزان		۴۲۰۰۰	۔	۰	

*یہ رقم بذریعہ تار بمبئی سے ۲ ستمبر کو بھیجی گئی اور ہم کو اسی تاریخ کو اطلاع بھی مل گئی۔ لیکن ۱۲ تاریخ کو کیش ہو سکی یہ چھ ہزار روپیہ کی آخری قسط اسوقت موصول ہوئی۔ جبکہ جمعیت ہذا کام کو بند کر چکی تھی۔ ۲ ہزار روپیہ کا قرضہ سر پر موجود تھا۔ بقیہ رقم سے ۹ ستمبر کے ہفتہ واتوار کی تقسیم کا بندوبست کیا گیا اور یہ سب کچھ کر کے جمعیت ہذا کے خزانہ میں اس کام کے لئے چند سو سے زائد رقم موجود نہ تھی۔ اوائل اگست میں بھی ایسی ہی صورت پیش آئی۔ کہ روپیہ بالکل ختم ہو چکا تھا میں اپنی ہمشیرہ مرحومہ کی تیمارداری میں مصروف تھا۔ تیمارتی ہا روپیہ کی جو حالت گذشتہ دو سال سے ہو رہی ہے۔ وہ معلوم خاص و عام ہے جمعیت کا اپنا ماہانہ خرچ چار اور پانچ ہزار روپیہ کے درمیان ہے۔ اس کا پورا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی عنایت فرمائی کا ایک محیرانہ و معجزانہ منظر ہے اسلئے ناچار یہی فیصلہ کرنا پڑا۔ کہ ریلیف کا کام بند کر دیا جائے۔

یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ

اس مالک الملک کی نیرنگ نوازی تھی۔ کہ ادھر میرا خط دفتر میں اس امر کا پہنچا۔ کہ ریلیف کا کام فی الفور بند کر دیا جائے۔ اور ادھر وہ اپنے چند بندوں کو خود میرے دروازہ

چوتھے کیمپ کا افتتاح

ہم اس سے قبل کہہ چکے ہیں۔ کہ نیلمبور کا علاقہ بہت وسیع تھا۔ اس کی مصائب بھی لاتعداد
تھیں۔ اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ ہم کو آگے چل کر ابتدائے ماہ جولائی میں
نیلمبور کیمپ کو دو حصوں میں تقسیم کر دینا پڑا۔ غرض اس کی محض یہ تھی۔ بہنوں کی سہولت کا خیال
تھا۔ چونکہ ان کو بہت دور دور سے چل کر آنا پڑتا تھا اسلئے خاصکر ان کی تکلیف آمد و رفت
سے متاثر ہو کر چوہدری نور حسین صاحب نے صدر دفتر کالی کٹ میں اس امر کے متعلق تجویز بھیجی
کہ نیلمبور کیمپ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور انہوں نے یہ بھی تجویز کیا۔ کہ وہ اکیلے
دونوں کیمپوں کو چلا سکینگے۔ چنانچہ ان کے مشورہ کے مطابق ایک چوتھا کیمپ ونڈور میں
۴ جولائی کو کھولدیا گیا۔ یہ مقام نیلمبور سے تقریباً دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور
تعلقہ نیلمبور کے شدید ترین مصائب و آلام کا نشانہ رہا ہے۔ اسکے گرد و نواح کی حالت
بھی بالکل ہی دگرگوں ہے۔ اس کو دیکھ کر انسان کے ہاتھ سے صبر و سکون کا دامن قطعاً
چھوٹ جاتا ہے۔ پس چوہدری صاحب نے ٹکٹ لینے والیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔
نیلمبور سے دس دس میل فاصلہ تک کے دیہات نیلمبور سے چاول لیتے اور ونڈور کے
قریب کے دیہات ونڈور جاتے۔ اسطرح ٹکٹوں کی تعداد میں بھی کافی اضافہ کرنا پڑا۔
اور کام کی مقدار بھی المضاعف ہو گئی۔ چوہدری صاحب ہفتہ کے دو روز ونڈور میں تقسیم ریلیف کرتے
اور باقی دنوں نیلمبور چلے جاتے۔ اور وہاں کے ٹکٹ گھروں کو جا بھگتاتے۔

مداخل و مخارج اور ملک کی عدم توجہی اور اسکے اسباب

یہاں اس بات کا دوسرے تفصیل کے مختصر ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ملک نے
جس بے اعتنائی کے ساتھ جمعیت ہذا کے اس کام کو دیکھا ہے وہ نہ صرف حوصلہ شکن ہی رہے
بلکہ کام کرنیوالوں کے نتیجہ میں آفریں بھی۔ اور فی الحقیقت اگر جمعیت ہذا کا یہ پہلے کا طرز
عمل نہ ہوتا۔ کہ اپنے کام کے لیئے ملک کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ تو یقیناً اس کے کارکن
بھی دل ہار دیتے۔ ملک کے التفات و اعتناء کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اسوقت

عنایت کئے۔
بنگلور کے بعد مدراس کا رخ کیا۔ اہل مدراس کے ہاں کچھ رقومات موعودہ ایسی ضرور ہیں جو ابھی تک وصول نہیں ہوئیں۔ لیکن وصول ہو جانے کی توقع ہے۔ پس انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایک وفد اہل مدراس کے معززین کا مالابار کے حالات اور وہاں کی کمیٹیوں کے کاموں کا بچشم خود معائنہ کرے اور پھر اس رقم کو صرف کرنے کے طریق کے متعلق کوئی معین فیصلہ کرے۔ مگر ابھی تک وہ وفد موقع پر نہیں پہنچ سکا۔
پس مندرجہ بالا اعداد و شمار کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کل رقم جمعیت ریلیف کو تمام مختلف ذرائع سے موصول ہوئی بہ تفصیل حسب ذیل ہے۔

سنٹرل خلافت کی طرف سے	۴۲۰۰۰ بیالیس ہزار ۔۔۔ ۰ ۔۔۔ ۰
اہل بنگلور " "	۱۰۰۰۰ دس ہزار ۔۔۔ ۰ ۔۔۔ ۰
" " " "	۵۲۵ بصورت کھدر ۔۔۔ ۰ ۔۔۔ ۰
پنجاب خلافت کی طرف سے بمد چندہ	۲۶۷۸ ۔۔۔ ۹ ۔۔۔ ۶
دفتر ہذا میں براہ راست بذریعہ مختلف عطایا	۴۴۱۵ ۔۔۔ ۱۱ ۔۔۔ ۱
متفرق	۵۰ ۔۔۔ ۷ ۔۔۔ ۶

اس رقم کی بے حیثیتی از خود روشن ہے۔ تحریر پراگندہ زعنوان گلہ دارد لیکن آخر اس کے اسباب کیا ہیں۔
سب سے بڑا سبب تو خود اپنی کاہلی یا اپنا سوال کرنے سے گریز اور سکوت و قناعت اور اعتماد علی اللہ کا شیوہ ہے جس پر آج تک یہ جمعیت کاربند رہی۔ سنٹرل خلافت کمیٹی کی خواہش بھی یہی تھی۔ کہ ہم اپنی اختیار کردہ روش پر قائم رہیں۔ طلب و سوال کا مسئلہ وہ خود حل کرینگے۔
یہی وجہ ہے کہ ملک کی وہ جماعتیں جو ہمارے کام کے جاری ہو جانے کے کئی ماہ بعد اس میدان میں آئیں۔ اور انہوں نے بلا کام کو جاری کئے ہوئے محض آلام و مصائب ملے بار کا ذکر کر کے (اور وہ ذکر بھی واقعات سے خالی تھا۔ صرف دردناک الفاظ کا اعادہ و تکرار تھا) دست

کی طرف لا رہا تھا کہ وہ میرے اس کام کو بند نہ ہونے دیں یعنی خط کے دفتر میں موصول ہونے کے دن بنگلور ریلیف کمیٹی کا وفد کالی کٹ پہنچ گیا۔ اس نے تمام کمیٹیوں کے کام کو بغور دیکھا۔ حسابات وغیرہ کی پڑتال کی۔ رجسٹرات وغیرہ ملاحظہ کئے کیمپوں میں جا کر عملی کام کا معائنہ کیا۔ ان کو جمعیت ہذا کا کام بفضل ایزدی سب سے زیادہ مفید و اطمینان بخش نظر آیا۔ اور انہوں نے وہیں ۰۰۰ ۷ روپیہ کی پہلی قسط ہمارے دفتر کو دیدی اور کام کو جاری رکھنے کی تاکید کی۔ چنانچہ کام بدستور جاری رہا اسکے بعد اگست کی ۸ تاریخ کو ان کی طرف سے ۳ ہزار کی دوسری قسط بھی موصول ہوئی۔ سچ بات تو یہ ہے کہ وسط اگست سے لیکر وسط ستمبر تک کا کام محض بنگلوری بھائیوں کی عطا کردہ رقم ہی پر جاری رہا۔ ورنہ کام مدت سے ختم ہو چکا ہوتا

[illegible] کو پنجاب خلافت کی طرف سے دو ہزار چھ سو اٹھتر روپیہ ۹ آنہ ۹ پائی [illegible] کے نام موصول ہوا یہ رقم بھی پچھلے قرضے بیباق کرنے میں صرف ہوئی اور [illegible] اگست میں چونکہ بنگلور والے بھائیوں کی مرسلہ رقم بھی بالکل ختم ہو رہی تھی۔ اور ان کی طرف سے بھی کوئی مزید امید نہیں [illegible] مناسب ہی سمجھا گیا۔ کہ ایک ڈیپوٹیشن حضرات بنگلور و [illegible] کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں کام کی اہمیت بتلائے اور اس طرح کام کے جاری رکھنے کا خیال ان میں پیدا کرے۔ چنانچہ ایک وفد جس میں راقم سطور ہذا مسٹر ظہور اللہ صاحب تاجر چوب اور قاضی عبد الواحد صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ریلیف کالی کٹ و اسسٹنٹ سکرٹری جمعیت دعوت و تبلیغ اسلام [illegible] شامل تھے ۱۰ اگست کو مالابار سے روانہ ہو کر ۱۲ کو بنگلور پہنچا حسب قرارداد تیسری تاریخ کو مسٹر محی الدین کویا سکرٹری پروونشل خلافت کمیٹی مالابار اور مسٹر گوپال مینن سکرٹری کانگرس کمیٹی شہر کالی کٹ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے۔

قیام بنگلور کے ایام میں میسور جانیکا بھی اتفاق ہوا جہاں حضرت امیر جماعت علی شاہ صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ ان سے نیاز حاصل ہوا۔ انہوں نے یکصد روپیہ کا عطیہ اپنی جیب خاص سے مرحمت فرمایا۔ اور ۳۲۵ انہی کی تحریک سے وہاں کے دو چار اصحاب نے

ہندوستان کے گلشن آبادی کا تلخ ترین پھل ہے۔

بجا ہے اس کو جو بیدا وگر کہیں انگریز ؎ حریف کو ستم آرا اگر کہیں انگریز

لیکن افسوس تو یہ ہے کہ بعض ہندو جماعتوں نے محض قومی پاسداری کے کورانہ جذبہ سے متاثر ہو کر اور ایمان و صداقت کو بالکل من ورائے ظہور پھینک کر واقعات کو ایسی رنگ آمیزی اور غلط طریق پر پیش کیا۔ کہ مسلمان ہندو مسلم اتحاد کے آبگینہ کو صدمہ پہنچنے کے پر فریب خیال سے ڈر کر موپلہ قوم سے قطعاً بیزار ہو گئے ؎ سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ۔

اس خیال کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ملک کا وہ حصہ اسلامی جو پولٹکس میں بہت زیادہ منہمک اور سیاسیات میں پورا فنا ہوا ہوا تھا۔ جذبہ قومی کی بناء پر موپلہ قوم کی اعانت سے الگ ہو گیا۔ ع

اِنَّ هٰذَا مِنْ اَعَاجِيبِ الزَّمَنِ۔ پھر آج بدقسمتی سے ملک کے اکثر حصہ میں یہ خیال بھی پیدا ہوا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کہ موپلہ مصیبت کے ایام گذر چکے ہیں۔ اور اب امن و امان کا دور دورہ ہے۔ لوگ اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ فاقہ مستی جاتی رہی۔ ایک خاص وقت تک کسی نہ کسی طرح اس قوم میں ریلیف ہی تقسیم ہو گیا اب مزید رقم جمع کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ یہ خیال دو حال سے خالی نہیں ہو سکتا۔ یا تو واقعات و حالات سے بیخبری کا نتیجہ ہے۔ یا وہ حیلہ ہے منجملہ ان شیطانی حیلوں کے جو ایک حیلہ پرور انسان کسی کار خیر میں شامل ہونے سے بچاؤ کی غرض سے ہمیشہ تراش لیتا ہے۔

جمعیت کا کام اور اسکے چند خصوصیات امتیازی

یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام اسلامی ہندوستان میں جمعیت دعوت و تبلیغ اسلام پونا وہ پہلی جماعت ہے جسنے موپلہ مصیبت کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ فی الحقیقت اس نے واقعات و سوانح کی سنگینی سے متاثر ہو کر اسوقت اس کام کو شروع کیا۔ جب کہ ہندوستان کی بڑی بڑی جماعتوں میں سے بعض تو مست خواب گراں تھیں۔ بعض کام کی مشکلات کے باعث خاموش بیٹھی واقعات و حوادث کا تماشا دیکھ رہی تھیں۔ اور بعض دوسری حالات سے متاثر تھیں۔ پھر بعض پر فریب مصالح کی بناء پر بہرہ لب تھیں لیکن جمعیت ہذا نے اس کام کو شروع

سوال دراز کیا۔ وہ تو ہزاروں روپے جمع کرسکیں۔ لیکن جمعیت کو عام چندہ میں کل چار پانچ ہزار روپیہ وصول ہوا پس معلوم ہوا کہ سوال نہ کرنا ایک جرم تھا۔ کہ یہ مسلمانوں کی ایک پسند خاطر عادت کے خلاف تھا۔

ایک دوسرا بڑا سبب مسلمانوں کی اسماء پرستی ہے۔ یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوچکی ہے۔ کہ مسلمانوں سے روپیہ نکالنے کے لئے اونچا نام ہونا چاہئے۔ بلکہ کام کی ضرورت نہیں۔

تیسرا اور بہت اہم سبب اس امر کا یہ بھی ہے۔ کہ موپلوں کے لئے جس جماعت نے فراہمی زر کا کام اپنے ذمہ لیا تھا۔ (سنٹرل خلافت کمیٹی) اسکے ارکان تمامتر انگورہ فنڈ کی جمع و تکمیل میں پہلے سے مصروف تھے۔ اس میں تو کچھ شبہ نہیں۔ کہ انگورہ فنڈ کی فراہمی ایسے مسلمانوں کے لئے جو حفظ وبقائے اسلام میں کوئی عملی اقدام نہ کرسکتے ہوں۔ سب سے بڑا اور سب سے زیادہ ضروری وظیفہ تھا۔ اور اسکی تکمیل میں انہوں نے جو کچھ بھی کیا۔ وہ درست تھا لیکن اسمیں بھی کوئی کلام نہیں کہ حادثہ مالابار کی اہمیت کو سمجھنے میں یہ ہندوستان کی سب سے بڑی سیاسی جماعت بھی اسی غلطی میں مبتلا ہوئی۔ جس میں ہندوستان کے عامۃ الناس مسلمان اور اصل امر تو یہ ہے۔ کہ اسنے واقعات کی اضافی حیثیت ہی کو نہیں سمجھا۔ باہر کا ہیجان کتنا ہی وقیع واہم کیوں نہ ہو۔ اسکی تیمارداری میں انسان گھر کے اہل مرگ مریض کو موت کے حوالہ نہیں کرسکتا۔ سر میں زخم ہو۔ تو اسکا علاج بلاشبہ ضروری ہے لیکن اس کا یہ مطلب کہاں ہے۔ کہ آپ کٹے ہوئے ہاتھ کو نہ باندھیں۔ ترک کیوں پامال ہو رہے ہیں۔ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ۔ صرف اسلئے کہ کلمۃ اللہ کی واحد محافظ جماعت دنیا میں وہی باقی رہ گئی ہے۔ غور کرو تو موپلوں کا جرم بھی سوائے اسکے کیا ہے۔ کہ وہ راسخ الاعتقاد اور پکے مسلمان ہیں۔ خدا کی عزت اسکے رسول کی حرمت کو پامال ہوتا دیکھ نہیں سکتے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایک کو بچانے کے لئے تو ہندوستان کے مسلمان بالکل بے خود ہوجائیں۔ اور دوسرے کی موت انکے دلوں میں ہمدردی کی کوئی لہر اور ان کے سینوں میں بیقراری کی کوئی تڑپ پیدا نہ کرے۔

ایک خاص ذمہ داری اس تغافل کی مسلمانوں کی بےخبری وسادگی اور برادران ملک کی ایک حصہ کی ہوشیاری اور عیاری پر بھی ہے۔ گورنمنٹ کا تو ذکر ہی کیا۔ کہ اسکے نزدیک موپلہ قوم

آرام کا نشانہ بنے رہے ہیں۔
عمل کی توسیع کے متعلق یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ کالی کٹ کمپ پندرہ اشتم کو چاول دیتا رہا ہے۔
ایک اشتم میں بعض اوقات چار پانچ پانچ دیشم تک بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان میں سے مشہور اشتم
یہ ہیں۔ کالی کٹ۔ شروا نور۔ چالیم۔ چیلمرا۔ اندیور کنون۔ چرو پہ۔ چرگا وو۔ ماوور
چولور۔ الوا نور۔ کرلمرا کا ڈ۔ کیرہ ہر یمبا۔ کڑ با نور۔ چروا لور۔ تر ور۔ چیکوڈ وغیرہ ناموں
کے اوپر جو ہند سے دیئے گئے ہیں۔ وہ ان میلوں کی تخمینی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں جسقدر فاصلہ
پر کر یہ مختلف اشتم خاص کالی کٹ سے واقع ہیں۔ انیں کیرہ ہر مبا کڑ با نور کرمرا کا ڈ۔
ماوور وغیرہ ایسے مقامات ہیں جہاں سے چاول لینے والیاں کشتی پر بیٹھ کر آتی تھیں۔ کہ
سوائے کشتی میں بیٹھ کر آنے کے کالی کٹ پہنچنے کی کوئی دوسری صورت ہی نہ تھی۔ باقی قریباً
تمام مقامات سے عورتیں پیدل ہی آیا جایا کرتی تھیں۔ بعض معذور کچھ حصہ سفر کا بذریعہ ریل
بھی طے کر لیتی تھیں۔ مسٹر محی الدین کو یا چونکہ کالی کٹ کی میونسپل حدود سے باہر نہیں جا سکتے
تھے۔ اس لئے اس وسیع علاقہ کا تمام سفر اور دورہ تنہا ماسٹر عبدالمجید صاحب نے کیا۔
لیکن علاقہ نیلمبور کی وسعت اس سے کہیں زیادہ تھی۔ اس کی وسعت اشتم کی تعداد کے مدنظر
سے نہیں۔ بلکہ ایک ایک اشتم کے بہت سے علاقہ میں پھیلاؤ کے لحاظ سے ہے۔ اس میں
کل گیارہ اشتم شامل تھے۔ نیلمبور۔ امرمبلم۔ کالی کاو۔ وتے پور۔ پورور۔ ونڈور۔ جنگوڑ۔
وانی امبلم۔ پنا پل۔ ایڈر ونا۔ ممیاڈ۔ اسکی وسعت کی وجہ سے اس کمپ کو آگے چلکر دو حصوں میں
تقسیم کر دینا پڑا۔ نہ کام کی تخفیف کے خیال سے بلکہ خاصتاً چاول لینے والیوں کی سہولت کے
خیال سے۔ کیونکہ ایک ہی عملہ کا ایک دن نیلمبور میں چاول تقسیم کرنا اور دوسری صبح قریب الطلوع
ونڈور میں ۸ یا ۱۰ میل کے فاصلہ پر پہنچکر کام شروع کرنا کام کرنیوالوں کی محنت کو کسی طرح بھی گھٹا
نہیں سکتا تھا۔ بلکہ کہنا چاہیئے۔ کہ یہ محنت المضاعف ہو گئی۔
پیر نتھل مینات۔ کیمپ مندرجہ ذیل دس اشتم پر مشتمل تھا۔
پیر نتھل مینان۔ انگاڑی پرم۔ پاواکرہ۔ مکاریا وارم۔ ویگلور۔ تلباکرشی۔ بلم پور۔ کڑ کڑ اکنن۔
چرکا پرم۔ کڑ نگا پرم۔

کو کے سب کو اپنی اپنی غلطیوں سے آگاہ اور کام کرنے کی ضرورت اور اہمیت سے روشناس کر دیا
ایک بہت بڑی خصوصیت اس کام کی یہ رہی ہے۔ کہ جمعیت کے آدمیوں میں سے کہ یہ کا کارکن کوئی
نہ تہا۔ اسی لئے بحمد اللہ یہ کام پوری جانفشانی۔ ہمدردی۔ محنت و محبت اور خلوص و صداقت
کے ساتھ ہوا ہے۔ ہر ایک کیمپ کے ساتھ اسقدر وسیع حلقہ عمل تہا۔ کہ جس کا تصور بھی دوسرے
کارکنوں کو ڈرا سکتا تہا۔ ملیبار کی گھبرا دینے والی بارشوں میں جمعیت کے کارکنوں کی روزانہ
اوسط سفر نکالی جائے۔ تو ۲۰ میل روزانہ سے کم نہیں نکلتی پھر ان کارکنوں میں وہ یتیم
بچے بھی داخل ہیں۔ جن کی عمر ۱۲ سے کر ۱۵ سال تک تھی۔ شلواروں کے پائنچے گھٹنوں تک
اٹہائے ہوئے۔ برساتیاں اوڑہے ہوئے ننگے سر سخت ترین بارشوں میں دوڑتے ہوئے
انسان کو دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کرسکتا تہا کہ یہ دیوانہ نہیں ہے۔ حق یہی ہے ۔ ؎

در رہ منزل جاناں کہ خطرہاست بجاں　　شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

وارفتگان محبت اور مبتلائیان کو ہر مقصو کو آج سے کئی سو سال پیشتر راہبر و منزل شناس نے
منزل عشق کی مشکلات سے یوں آگاہ کیا تہا۔ ؎

غافل مرو کہ تا در بیت الحرام عشق　　صد منزل است منزل اول قیامت

مگر یہ کام جسقدر کٹھن تہا۔ اسی قدر لطف انگیز بھی تہا۔ گھر میں آرام سے بیٹھ رہنے والے
اگر راہ نوردان بادیہ جنوں کی آبلہ پائی سے لطف اندوز نہ ہوں۔ تو اس میں ان کا
کیا قصور۔ ذوق ایں بادہ ندانی بخدا تا نچشی۔ اللہ تعالے نے جس خوبی سے اس کام کو
پایۂ تکمیل کو پہنچایا وہ اسی دانائے ظاہر و پنہاں ہی کو معلوم ہے۔ یا ان لوگوں سے جاکر
پوچھا جائے۔ جن کی خدمت کے لئے یہ چند پردیسی دیوانہ وار دوڑتے رہے۔

و للہ الحمد اولا و آخرا۔

ایک بہت بڑی خصوصیت جمعیت کے کام کی اس کا وسیع حلقہ عمل اور علاقہ کا صحیح انتخاب تہا
علاقہ کے انتخاب کے متعلق صرف اسقدر کہدینا کافی ہے۔ کہ نیلمبور تعلقہ (تحصیل) ارناڈ
میں اور بر تحصیل بیتان تعلقہ دلوانا ڈمیں مصیبت زدہ علاقہ کے مرکز تھے۔ علاقہ کی مظلومیت
کی تفصیلی داستان جب لوگوں کے سامنے آئیگی تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ علاقہ بدترین مصائب و

اور اعانت کی محتاج ہیں۔ ہمیشہ چاول دئے گئے ہیں اور اسیارے میں چاولوں کی مقدار وغیرہ میں کسی قسم کا بھی بخل نہیں برتا گیا۔
ایک یہ خصوصیت بھی ہمارے کام کو حاصل ہے۔ کہ جو عورتیں اپنے خاوندوں یا بھائیوں یا بیٹوں کی ملاقات کی غرض سے جو جیل میں ہیں۔ کالی کٹ۔ پیرنتھل منیان وغیرہ میں باہر کے دیہات سے آتی ہیں۔ ان کو عارضی ریلیف ہفتہ عشرہ کا دیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان مقامات پر وہ کوئی انتظام اپنے کھانے وانے کا کر نہیں سکتیں یلوں بھی جو عورتیں تھیں ہم کے دن بغیر ٹکٹ کے چاول لینے کی غرض سے آجاتیں۔ اگرچہ اصولاً ان کو چاول دینا قطعاً درست نہیں تھا۔ تاہم ان کی تکلیف کے خیال سے ان کو کچھ چاول دیدئے جاتے۔ اور انکو سمجھا دیا جاتا ہے۔ کہ ہمارا مبلغ خود ان کے پاس پہنچکر حالات کی تحقیقات کریگا اور اگر ان کو مستحق سمجھیگا تو ضرور ان کے نام پر ٹکٹ جاری کردے گا۔ اب چند ہفتوں سے یہ آخری صورت تقسیم بالکل بند کردی گئی ہے۔ کیونکہ روپیہ کی قلت سے خوف پیدا ہوگیا تھا۔ اور یہی مناسب خیال کیا گیا۔ کہ کم از کم یہ بے قاعدہ تقسیم بند کردی جائے۔
لیکن ان سب سے زیادہ اہم خصوصیت اس کام کی یہ ہے۔ کہ ہم نے نیم برہنہ عورتوں کو تن بدن ڈھانپنے کیلئے ہمیشہ کپڑے دئے ہیں۔ اور یہ وہ خصوصیت ہے کہ جس میں آج بھی اپنی تمام ہم عمل جماعتوں میں ہم تنہا کھڑے ہیں۔ اس میں کچھ کلام نہیں۔ کہ ہم نے تقسیم پارچات میں کمال تنگی اور بخل سے کام لیا ہے۔ لیکن جب ہمارے جیب ہی مساعد نہ ہوں۔ اور ہمارے بھائی ہی اس طرف متوجہ نہ ہوں۔ تو اسمیں ہمارا کیا قصور۔ اسوقت بھی اندرون علاقہ میں برہنگی کی یہ حالت ہے۔ کہ جب ہم کسی گاؤں میں کسی گھر کے دروازہ پر جاکر دستک دیتے ہیں۔ تو بعض اوقات پندرہ پندرہ منٹ تک اور نصف نصف گھنٹہ تک جواب نہیں ملتا۔ نصف گھنٹہ کے بعد جب وہ معصوم مصیبت کی تصویر اپنے گھر سے باہر حیا سے آنکھیں جھکائے ہوئے ہمارے سامنے آتی ہے۔ تو دریافت پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکے پاس کپڑا پہننے کو نہ تھا۔ جو کپڑے اسکے پاس تھے۔ ان میں سے اس کا بدن آدھا دکھائی دیتا تھا۔ اسلئے اسنے یہ کپڑے کہیں سے منگوا کر پہنے ہیں۔ اور پھر وہ ہم سے بات کرنے کے لئے باہر آئی ہے۔
ملے بار میں ایسے گھر بے شمار ہیں جن میں ایک برتن کھانا پکانے یا کھانے کے لئے نہیں رہا۔

اس کیمپ کا حلقہ عمل نسبتاً کم تھا۔ تاہم سفر وغیرہ کی اوسط یہاں بھی عام اوسط سے کم نہیں پڑتی اس رپورٹ کے خاتمہ پر تینوں کیمپوں کے متعلق نقشے دئے گئے ہیں۔ جن سے مستقل طور پر چاول لینے والے اور عارضی طور پر چاول حاصل کرنیوالے کنبوں اور افراد کی تعداد اور مرمت شدہ مکانات اور تقسیم شدہ پارچات کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔

ایک خصوصیت جمعیت کے کیمپوں میں یہ تھی۔ کہ چاول ہمیشہ ایک خاص اصول کے مطابق اور ایک معینہ مقدار کے مطابق تقسیم ہوئے ہیں۔ اور اس امر کا خاص خیال رکھا جاتا تھا کہ چاولوں کی جو مقدار دیجاتی ہے۔ اور جس مدت کیلئے دی جارہی ہے۔ وہ مقدار اسقدر مدت کے لئے کافی ہو زیادہ دینا تو ممکن ہی نہیں۔ کہ وسائل اجازت ہی نہیں دیتے۔ البتہ اس امر کا ضرور خیال رکھا جاتا ہے کہ وہ اسقدر کم نہ ہو۔ کہ اس میں اس عورت کا گذارہ کسی طرح نہ ہو سکے۔ اور اس کا کیمپ میں آکر چاول لینا نہ لینا برابر ہو جائے۔ جیسا کہ اکثر کمیٹیوں کے کیمپوں میں ہوتا رہا ہے ہمکو خوب معلوم ہے۔ کہ ایک عورت جو ۵ یا ۶ بچوں کی ماں ہوتی تھی۔ پندرہ میل کا سفر طے کرکے جب ایک کیمپ پر پہنچتی۔ تو اس کو سارے دن کے تھکا دینے والے انتظار کے بعد ہفتہ کیلئے جو چاول دئے جاتے۔ وہ چار اور پانچ سیر سے زیادہ نہیں ہوتے تھے۔ ایک دوسری کمیٹی کے متعلق ہم کو یہ علم ہے۔ کہ وہ ایک فیملی کو ۶ پیسے روز کے حساب سے ریلیف دیتی۔ جو بعض صورتوں میں تمسخر انگیز ہوتا تھا۔

ہمارے ہاں کی مقدار ایک شخص کے لئے مرد ہو یا عورت۔ جب وہ بارہ سال کی عمر کو پہنچ چکا ہو ہفتہ بھر کیلئے ۳½ (ساڑھے تین سیر) چاول ہوتے تھے۔ بچے کے لئے پونے دو سیر۔ اس حساب سے بچوں اور بڑوں کے شمار کیمطابق چاول دئے جاتے۔

ہر ممکن کوشش ریلیف لینے والیوں کو آرام پہنچانے کی کی جاتی۔ مثلاً جو عورت بہت زیادہ فاصلہ سے آتی۔ یا جو زیادہ کمزور ہوتی۔ اور بار بار آنا خالی از دقت نہ ہوتا۔ یا جس عورت کو دو اڑھائی سال کا بچہ اٹھا کر ساتھ لانا پڑتا۔ ایسی عورتوں کے لئے ہم بجائے سات روزہ چاول دینے کے پندرہ روزہ اور ماہوار چاولوں کی مقدار دینے کا انتظام کرتے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ہر کیمپ میں چند عورتوں کو جن کے متعلق بہ تحقیق معلوم ہوتا۔ کہ وہ تا حال مصیبت میں ہیں۔

فاقہ کی موت سے بچا لینے اور ۱۶۰۰ سو سے زائد برہنہ ونیم برہنہ مستورات کو کپڑے دینے اور ۲۸۵ مکانات کی مرمت کروانے میں کامیابی ہوئی۔ وذلک فضل اللہ اسقدر قلیل ولاشئے مصارف پر اسقدر عظیم الشان کام ہو جانے کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ جن لوگوں کے ہاتھوں یہ کام سرانجام پایا۔ وہ سب جمعیت کے رکن دوامی تھے۔ جنہوں نے ہر کار خیر کو جو جمعیت انکے سپرد کرے بہترین طریق اور پوری محنت اور سرگرمی سے سرانجام دینے کا حلف لے رکھا ہے۔ اور اگر یہ کارکن رکن دوامی نہ تھے۔ تو پونا کے یتیم خانہ کے بچے تھے۔ اور جمعیت کے کسی ممبر یا کارکن یا بچہ کا کسی قسم کا بوجھ سوائے ان دو تین لوگوں کے جنہوں نے نہایت ہی برائے نام معاوضوں پر ہمارے کام میں شرکت کی۔ ریلیف فنڈ پر آخیر جولائی تک نہیں ڈالا گیا۔

واقعہ نومسلمہ

جمعیت ہذا کے عہد ریلیف کا ایک نہایت ہی اہم اور ضروری واقعہ علاقہ نیلمبور کی ایک تہیہ عورت کا برضا و رغبت اسلام میں داخل ہونا ہے۔ اس عورت کا نام کومہ تہا۔ یہ تین لڑکوں اور دو لڑکیوں کی ماں تہی۔ خاوند اسکا مر چکا تہا۔ گذشتہ مئی کا واقعہ ہے۔ کہ یہ عورت چوہدری نور حسین (جو نیلمبور میں کام کر رہے تھے) کے پاس پہنچی۔ اور کہا کہ اس نے ایک منت مانی تھی۔ کہ اگر اس کا فلاں کام ہو جائے گا۔ تو وہ مسلمان ہو جائے گی۔ چونکہ اسکا وہ کام ہو چکا ہے۔ اسلئے وہ چاہتی ہے۔ کہ اس کو چوہدری صاحب مسلمان کریں۔ اس سے کہا گیا کہ جب کوئی انسان دین اسلام میں داخل ہونے کا پختہ ارادہ کرے تو وہ اسوقت سے پورا مسلمان ہوتا ہے۔ اس کے لئے رسوم وقیود کی ضرورت نہیں۔ البتہ اسکو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ خدا ایک ہے محمد رسول اللہ صلعم اسکے برحق آخری نبی ہیں اور خدا کے سوا انسان کسی زندہ یا مردہ جاندار یا بے جان شئے کے سامنے جھک نہیں سکتا۔ اسکے کئی دن بعد اس نے اصرار شروع کیا۔ کہ ہم اسکے بچوں کو یتیم خانہ میں داخل کر لیں۔ اس غرض سے وہ کالی کٹ چلی آئی۔ اس کے اصرار پر اسکے بچوں کو یتیم خانہ میں لے لیا گیا۔ پھر اسنے منت سماجت شروع کی۔ کہ ہم اسے بطور خادمہ یتیم خانہ میں رکھ لیں۔ تاکہ ایک طرف تو وہ ادھر ادھر ماری ماری پھرنے سے بچ جائے۔ دوسری طرف یتیم بچوں کی خدمت کرے

اور ایک کپڑا ستر عورت کے لئے باقی نہ رہا۔ سب ہندو ہمسایوں کی لوٹ کھسوٹ کی نذر ہو چکے۔
ہم نے خود ایسے گھروں کو دیکھا ہے۔ جہاں چاولوں کے ابالنے تک کے لئے کوئی برتن نہیں رہا
اور بیچاری مصیبت کی ماری بان ناریل کے گیلے پتوں کا ایک برتن بنا کر اپنے بچوں کے لئے
چاول ابال رہی ہے۔ اور اپنی بدقسمتی پر ساتھ ہی ساتھ آٹھ آٹھ آنسو بھی رو رہی ہے۔ آہ!
یہ وہی عورت ہے جس کا گھر آرام و راحت کا ایک خلد بریں اور بے خوفی و بے پروا ہی کا ایک بہشت تھا
یتیم خانہ کا قیام۔ ایک پرائمری سکول کا اجراء یہ وہ چیزیں ہیں جن کا ذکر رپورٹ ہذا میں مستقل
کام کے تحت میں مفصل آئے گا۔

اوپر کی سطور سے یہ مطلب نہیں کہ تمام بیان کردہ نقائص سب سوسائٹیوں میں موجود ہیں
یا تمام بیان کردہ خصوصیات صرف جمعیت کے کام ہی کو حاصل ہیں۔ ایسا نہ ہمارا خیال ہے۔
اور نہ امر واقعہ۔ بلکہ ان چیزوں کے لکھنے سے اپنے کام کے تمام پہلوؤں کو روشن کرنا ہے۔
ہاں اس میں کلام نہیں۔ کہ بعض فروگذاشتیں بعض میں موجود ہیں۔ اور بعض دوسری چیزوں
کی دوسروں کے ہاں کمی ہے۔ انسان ہر حال میں نامکمل ہے۔ پس اسکے کاموں کا غیر مکمل ہونا
ایک بدیہی اور ضروری بات ہے۔ اسلئے جمعیت کا کام کیونکر نقائص سے پاک ہو سکتا ہے۔
لیکن باوجود ان تمام فروگذاشتوں کے جو ہم سے ہوئی ہیں۔ نقشہجات منسلکہ جن میں جاری شدہ
مختلف امداد یافتہ خاندانوں کو تفصیلاً دکھایا گیا ہے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کالی کٹ میں ۱۲۲
کنبوں کو نیلمبور اور ونڈور میں ۲۰۷۱ کنبوں کو اور پرنتھل منیان میں ۲۰۵ کو یعنی قریباً تین ہزار
کنبوں کو یا بالفاظ دیگر کم و بیش تیرہ چودہ ہزار نفوس کو مستقل طور پر چاول ملتے رہے۔
اسکے علاوہ کالی کٹ میں ۱۲۱۱ کنبوں کو نیلمبور میں ۱۲۹ کنبوں کو عارضی طور پر کو چاول
دئے گئے۔ یعنی قریباً پانچ ہزار نفوس چاول لیتے رہے۔

انفرادی طور پر کالی کٹ میں ۲۲۴۱۷ نفوس کو نیلمبور میں ۳۲۸ کو چاول دئے گئے۔ یعنی
ڈھائی تین ہزار مفلوک الحال اور ضرورتمند لوگوں کی عارضی طور پر حاجت روائی کی گئی۔ اب
اخراجات کی تفصیل پر نظر ڈالنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ قریباً پچپن ہزار روپے کے نہایت
ہی قلیل مصارف سے خدا کے عاجز بندوں کی یہ چھوٹی سی جماعت قریباً پچیس ہزار نفوس کو

تماشے دکھلانے شروع کئے۔ اور ہندو سوسائٹی میں ایک عام کہرام مچ گیا۔ اور جس واقعہ پر آج آٹھ ماہ سے خاموشی کے ساتھ افسوس کیا جا رہا تہا۔ اب اسپر گھر گھر سینہ کوبی اور شہر بہ شہر ماتم ہونے لگا مسلمانوں پر طعنہ زنی شروع ہوئی۔ اور ہندو مسلم اتحاد کی موت کے راگ الاپے جانے لگے۔

اس میں کچھ شبہ نہیں۔ کہ ہندوؤں کا خاص روشنضمیر طبقہ اس سے یقیناً الگ تہا و قلیل ہم۔ لیکن عام ہندو آبادی اس رو میں بہگئی اور فی الحقیقت صوبہ پنجاب میں ایک خطرناک صورت پیدا ہو گئی۔

یہ حالت تھی جبکہ راقم سطور اپنی اکلوتی ہمشیرہ کو کسولی کی پہاڑی آرامگاہ میں ہمیشہ کے لئے سلا کر لاہور پہنچا۔ بعض اخبارات کے نامہ نگار بغرض تحقیقات حالات میرے پاس پہنچے۔ مگر میں نے محض اس خیال سے کہ ہندو مسلم اتحاد کو کوئی ٹھوکر میرے الفاظ سے نہ لگے کوئی جواب انکے سوالات کا نہیں دیا۔ البتہ زمیندار کے قائمقام کے چند سوالات کا جواب میں نے بعد اصرار دیا۔ وہ جوابات ایسے تھے کہ لالہ خوشحال چند اگر صلح و امن کی روح سے بہرہ اندوز ہوتے تو کم از کم اسوقت کچھ خاموش ہو جاتے۔ لیکن ان کا غوغا بدستور جاری رہا اسلئے میں پنجاب کو چھوڑتے وقت اپنا پہلا مضمون اخبار زمیندار کے دفتر میں چھوڑ آیا۔ مضمون محض دفاعی پہلو لئے ہوئے تہا اسکے بعد جب ہم دوبارہ مالابار پہنچے۔ تو ہمارے اس مضمون پر ایک محاکمہ معزز اخبار زمیندار لاہور کے کالموں میں شائع ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ لالہ خوشحال چند نے ہمارے مضمون سابق کا کوئی جواب دیا ہے۔ اور معزز ہمعصر زمیندار نے دونوں پر ایک ثالث بالخیر کی حیثیت سے ایک محاکمہ لکھ کر دونو کو ملانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے مضمون کا جو پہلو لیا گیا تہا۔ وہ بہت کمزور تہا۔ اور واقعات و حالات مالابار سے کمال بیخبری پر مبنی۔ اسلئے ہم نے ایک دوسرا مضمون لکھ کر اخبارات وکیل (امرتسر) ہمدم (لکھنؤ) زمیندار (لاہور) وغیرہ میں بھجوا دیا۔ جو سوائے زمیندار کے سب اخبارات متذکرۃ الصدر میں شائع ہو گیا۔

اگرچہ ہمارا ارادہ تہا کہ حوادث مالابار کے اسباب وہاں پر ہندو مسلمانوں کے تعلقات قبل و بعد از فسادات

اور کچھ مذہب کے متعلق سیکھتی بھی ہے۔ اس سے اسکو یہ فائدہ بھی تھا کہ وہ اپنے بچوں کے پاس رہتی چنانچہ اسے بطور خادمہ کے رکھ لیا گیا۔ شدہ شدہ یہ خبر پولیس کے کانوں تک پہنچی۔ اراکین کانگرس و آریہ سماج بھی مشتعل ہو گئے۔

پولیس نے ہمارے سرچ وارنٹ (تلاشی کے وارنٹ) حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو وہ ایک ہندو انسپکٹر پولیس ہمارے دفتر میں پہنچا اور نومسلمہ سے ملنے کی خواہش کی۔ نومسلمہ سے جو گفتگو ہوئی۔ وہ قاضی عبدالواحد صاحب سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ کے سامنے ہوئی۔ لیکن بوجہ زبان کی ناواقفیت کے وہ اوسکو پورے طور پر سمجھ نہیں سکے تاہم مفاد اوسکی گفتگو اور جوابات کا یہ تھا کہ وہ بخوشی مسلمان ہوئی ہے۔ اس کو کسی نے بند نہیں کر رکھا۔ اور وہ کسی صورت کفر میں عود کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا۔ کہ وہ خود مسلمان رہ سکتی ہے۔ لیکن اسکے بچوں پر تو اور بھی ورثا کا حق ہے۔ اسپر اسنے جواب دیا۔ کہ جب سے اسکا خاوند مرا ہے۔ اس کو کسی نے پوچھا تک نہیں۔ آج اوس کی اولاد کے حقدار کہاں سے پیدا ہو گئے۔

بہرحال اسکے بعد مسٹر ننھو سا اللہ کی کمزوری یا زائد از ضرورت احتیاط اور کارکنان جمعیت کی زبان وغیرہ سے قطعاً ناواقفیت سے فائدہ اٹھا کر پولیس اسکے بچوں کو جبراً چھین کرلے گئی۔ اور آریہ سماج کے حوالہ کر دیا۔ حالانکہ وہ ایسا کرنے کی کسی طرح بھی مجاز نہ تھی۔ بمجبوری خود بھی اس واقعہ کی جو غلط اور سراسر جھوٹی رپورٹ کانگرس کمیٹی ملیبار اور آریہ سماج کے اراکین کی طرف سے اخبارات میں شائع کی گئی۔ وہ ملک کے اخلاق فاضلہ کی ایک عجیب و غریب تصویر ہے

اسوقت تک بیرون مالا بار میں کوئی خاص شورش نہ تھی۔ لیکن اس واقعہ کے بعد ہمارے ہندو دوستوں نے باقاعدہ شور مچانا شروع کر دیا۔ پھر کیا تھا ہندوستان کی مظلومیت اور موپلوں کی سفاکی کی داستانوں سے آسمان گونج اٹھا۔ رائی کا پربت اور چنے کا پہاڑ بن گیا۔ اور آٹے کے ساتھ گھن بھی پسنے لگا۔ جمعیت ہذا تمام ہندو انگریزی اور اردو پریس (الا ماشاء اللہ) کی ہدف ملامت بن گئی۔ آریہ سماج ریلیف کمیٹی مالابار کے ورکنگ سکرٹری لالہ خوشحال چند نے پنجاب میں باقاعدہ دورہ لگانا شروع کیا۔ اور جابجا لکچر دیئے اور میجک لنٹرن کے

کر لیا تھا۔ کہ مالابار کا معاملہ چند ماہ کے عارضی ریلیف سے بہت زیادہ توجہ کا مستحق ہے۔ چنانچہ راقم سطور ہذا نے جو چٹھی صاحب صدر سنٹرل خلافت کمیٹی کی خدمت میں بھیجی تھی۔ اس میں صاف اس امر کا اظہار کر دیا تھا کہ چاول اور کپڑے کی تقسیم کے علاوہ موپلا قوم کو بچانے کے لئے اور نیز آئندہ کے لئے ایسے ہنگاموں اور فسادات کا سد باب کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس مظلوم قوم کو جو عرصہ پچاس سال سے ایکٹ مزارعان مالا بار کی بدولت ہندوؤں (مالکان اراضی) کے مظالم کا تختہ مشق بن رہی ہے۔ اس کو اقتصادی مشکلات سے نکال لینے کی کوشش کی جائے لیکن اس وقت اس درخواست کو لکھنے والے کی قومی عصبیت اور غیر ضروری پاسداری پر محمول کیا گیا۔ اور کسی ایسی آواز کو ہندو مسلم اتحاد کے لئے باعث خطرہ سمجھا گیا جمعیت کی طرف سے یہ سکیم بھی پیش کی گئی۔ کہ اگر خلافت کمیٹی کی طرف سے ایک خاص معقول رقم کاتنے اور بننے کی صنعت کے لئے علیحدہ کر دی جائے۔ اور یہ کام مالا بار میں شروع کیا جائے۔ تو جمعیت ہذا اس کام کی پوری نگہبانی اور کامیابی کی ذمہ داری اپنے سر لینے کے لئے تیار ہے۔ اور کہ وہ اپنے نگران کار عملہ کے لئے ایک حبہ کا بھی خلافت فنڈ سے مطالبہ نہیں کرے گی۔ مگر یہ خواہش صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ اور اس کا جواب تک دینے کی پرواہ بھی نہیں کیگئی۔ تاہم ارکان جمعیت اس امر کا قطعی فیصلہ کر چکے تھے۔ کہ وہ تا بحد استطاعت اس کام کو استقلال کی صورت دینے کی پوری کوشش کرینگے۔ چنانچہ خدا کا نام لے کر مئی ۲۲ء کو ایک یتیم خانہ کا افتتاح کر دیا گیا۔ لڑکوں کے یتیم خانہ کے ساتھ ایک جداگانہ یتیم خانہ لڑکیوں کا بھی جاری کر دیا گیا۔ پہلے پہل لوگوں کو ہمارے کام کے متعلق مختلف شبہات تھے لیکن رفتہ رفتہ یہ سب دور ہو گئے۔ پھر تو لڑکوں کا تانتا بندھ گیا۔ جولائی میں یہ تعداد ایک سو تک پہنچ گئی۔ اور جمعیت کو بوجہ مکان کے نہ ملنے اور جگہ کی قلت کے داخلہ عارضی طور بند کرنا پڑا۔ داخل شدہ لڑکیوں کی کل تعداد ۲۶ ہے۔ امید ہے کہ کبھی اچھے [illegible] پر جب داخلہ از سر نو شروع کیا جائے گا۔ تو لڑکیوں کی بھی ایک کافی تعداد جمع ہو جائے گی جولائی میں ان بچوں کی تعلیم کے لئے باقاعدہ سکول بھی جاری کر دیا گیا۔ جمعیت ہذا فی الحقیقت مسٹر ظہور اللہ تاجر چوب کی ممنون ہے جنہوں نے انجمن اسلامیہ کالی کٹ کی [illegible]

حاضرہ۔ جبراً مسلمان بنائے جانے گئے واقعات اور ایسے آدمیوں کی تعداد اور بعض دیگر ضروری مضامین پر قلم اٹھائیں۔ تاکہ غلط فہمیوں کا بادل ہٹ کر حقیقت کا آفتاب نمایاں ہو اور ہندو مسلمانوں کے درمیان نارضگی کی جو لہر پیدا ہو رہی ہے۔ وہ دور ہو جائے۔ لیکن بعض مصالح ضروریہ کی بناء پر رکنا پڑا۔ حالات مالا بار کا مکمل مرقعہ انشاء اللہ عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ یہ اسد رجہ مکمل اور صحیح آئینہ حالات مالا بار کا ہو کہ اسکے بعد کسی دوسری تحریر کی مالا بار کے حالات اور فسادات حاضرہ و ماضیہ کے متعلق کوئی ضرورت باقی نہ رہے۔ السعی منا والاتمام من اللہ

مصارف

مصارف کے متعلق اس قدر کا ناظرین کی خدمت میں پیش کرنا ضروری ہے کہ آخیر جولائی تک کوئی رقم بطور مشاہرہ یا معاوضہ جمعیت کے کسی کارکن کو ریلیف فنڈ سے نہیں دی گئی۔ بلکہ یہ تمام مصارف جمعیت نے اپنے خزانہ سے کئے۔ یہ خرچ اڑھائی سو روپیہ ماہوار سے کسی طرح کم نہ تہا۔ اسکے علاوہ ۲۰۰۰ روپیہ نقد جمعیت نے اپنے خزانہ سے صرف کیا۔ جس کو مجمد آمد دکھایا گیا ہے۔ نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ جمعیت نے ستمبر کے آخیر تک کل ۶۹۰۳۴ روپیہ کے چاول اور ۱۱۵۳ روپیہ کا کپڑا تقسیم کئے ۹۴۵۱ روپیہ تعمیر مکانات پر صرف کیا اور ۸۶۶۱ روپیہ سفر پر خرچ ہوا۔ یہ رقم بظاہر زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اسمیں پونا سے ۱۲ آدمیوں کی آمد و رفت اور اندرون علاقہ کا دورہ سب شامل ہیں۔ خوراک کی مد میں مبلغین مہتممین یتیم خانہ و معلمین مدرسہ اور ورکرز کی خوراک شامل ہے۔ جو تین مختلف کیمپوں پر رہتے اور کام کرتے تھے۔ غریب علاقہ کے مسافر اور مہمان بھی انہی میں شامل ہوتے تھے۔

ملے بار میں آئندہ کام

اراکین جمعیت نے کالی کٹ میں پہنچنے کے ساتھ ہی حالات کو سن کر اس امر کا فیصلہ

رسیوں کا کام اتنے بڑے پیمانہ پر جاری ہے کہ لاکھوں روپیہ کا مال وہاں سے تیار ہو کر دوسرے ملکوں
کو بذریعہ بحری و بری راستوں کے جاتا ہے اس کام کے لئے نہ بہت بڑی پیچیدہ مشینری کی ضرورت ہے نہ بہت
بڑی تنخواہ پانیوالے یورپین اہل فن کا احتیاج تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اگر دو ایک مناسب مقامات
پر اس کام کو معمولی سرمایہ سے شروع کر دیا جائے تو نہ صرف یتیم خانہ کے بچوں کو دستکاری اور صنعت کے ایک
مقامی ضروری شاخ میں باہر بنایا جاسکیگا۔ بلکہ بہت سے کمزور بیکار مردوں اور عورتوں کے لئے
مزدوری کا شغل بہم پہنچا دیا جاوے گا ایسے انڈسٹریل ہوم (کارگاہ) کے لئے زمین اجارہ پر لینے
کی کارروائی جاری ہے۔ زمین ملجانے پر وہاں پتھر کی خام دیواروں اور بانس کی مضبوط چٹائیوں کے چھتوں
سے کمرے اور بارکیں بنوا لینے کی تجویز ہے جسمیں یتیموں کی کافی تعداد سما سکنے کے علاوہ دستکاری
کا کام بھی اچھے پیمانہ پر چل سکے۔ سردست اس ساری تعمیر پر قریبًا دو ہزار روپیہ خرچ کرنے کا
ارادہ ہے۔ باقی تمام روپیہ یتیموں کی پرورش اور تربیت دستکاری پر خرچ ہوگا۔ اللہ جزائے خیر
دیوے اراکین جمعیت العلماء ہند کو جنہوں نے اس کام کی اہمیت کو ملحوظ کرتے ہوئے اس
معاملہ میں سبقت بالخیر کی ہے اور اپنے جمع کردہ سرمایہ بغرض امداد موپلہ سے جو عام تقسیم امداد کے
سلسلہ میں مدراس ایلویشن کمیٹی کے معرفت مالابار میں صرف کیا جارہا تھا مبلغ چھ ہزار روپیہ بتقدر ۱۸
اکتوبر جمعیت کو مرحمت فرمایا ہے۔ کام کے مستقل شروع ہو جانے پر اسکی تفصیلی حالات اور اس
رقم یا دیگر روپیہ کی موصول شدہ رقومات کی آمد و خرچ کی رپورٹ کا ناظرین کرام انتظار فرمائیں۔
اس سلسلہ میں اس بات کا تذکرہ لابدی ہے۔ کہ بعض اسلامی انجمنوں نے موپلہ قوم کے مصائب سے متاثر
ہو کر اس امر کی کوشش کی کہ موپلہ یتامی کو اپنے ہاں منگوا کر انکی تعلیم و تربیت کا ذمہ لیں۔ ان میں سب سے
اہم جماعت انجمن حمایت اسلام لاہور ہے۔ جنہوں نے اپنے چٹھی کے ذریعہ مجھے لکھا کہ میں موپلہ یتیموں
کی ایک خاص تعداد ان کے لئے روانہ کردوں۔ میں انکے اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر رہا ہوں۔ اور
نہ کر سکنے کی وجوہات نہ صرف ان کی خدمت میں بذریعہ مکتوب عرض کر چکا ہوں۔ بلکہ ایک کھلی چٹھی کے
ذریعہ اخبارات میں بھی مشتہر کرا چکا ہوں کہ ناظرین کرام کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ مالابار سے لاہور تک ایک
یتیم کے لانے کا خرچ کسقدر ہو سکتا ہے۔ اگر ریلوے کرایہ نصف آدمی کا شمار کیا جاوے تو بھی
۵۰۰ یتیم کے لانے سے ۱۵۰۰۰ روپیہ صرف ریلوے کا کرایہ ادا کرنا ہوگا۔ اسپر ان کے زاد راہ کا

دو منزلہ عمارت میں جو دو وسیع کمروں پر مشتمل ہے۔ اور جو اسوقت بوجہ پرائمری اسلامیہ
سکول کے ٹوٹ جانے کے ایک عرصہ سے فارغ پڑی ہوئی تھی۔ تعلیمی مقاصد کے لئے جمعیت
ہذا کے حوالہ کر دی ہے۔ چنانچہ اسوقت یہ سکول عرصہ ۳ ماہ سے اچھی طرح سے چل رہا ہے
سکول میں ۲ استاذ موجود ہیں۔ اول مدرس علاوہ ملیالم زبان کے اردو اور انگریزی دونو
زبانوں سے بخوبی واقف ہے۔ بچوں کو علاوہ ان کی زبان کے اردو اور قرآن کی تعلیم شروع
کرا دی گئی ہے۔ یہ ایک عام مختصر سا خاکہ ہے۔ اس کام کا جو جمعیت ہذا نے اسوقت تک مالابار
میں کیا ہے۔ لیکن اب ۳۰ ستمبر ۲۲ء سے ریلیف کی تقسیم کا کام بند کر دیا گیا۔ کیونکہ روپیہ
ختم ہو چکا ہے۔ اگرچہ عام رو چندہ کی جو غرباء میں پیدا ہو چکی ہے۔ جاری ہے اور دس
بیس روپیہ روزانہ دفتر ہذا میں موصول ہو جاتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ اس رقم پر ریلیف
کا کام کیونکر جاری رہ سکتا ہے۔ جس کام کا خرچ کم از کم تین ہزار روپیہ ہفتہ وار ہو وہ چندہ
کی ایسی سست رفتاری میں کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔ البتہ یہ ضروری امر ہے۔ کہ یتیم خانہ
چل رہا ہے اور انشاء اللہ چلے گا۔ بچوں اور بچیوں کی تعداد میں بھی اضافہ کرنے کی تاسیحد
وسائل پوری کوشش کی جائیگی۔ اور بچوں کی تعلیم و تربیت کو بھی موجودہ ماہنر پر لانے
کی کوشش ہو گی۔

لیکن ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اپنے بھائیوں کو اپنی آئندہ سکیم سے آگاہ کریں۔ تاکہ اگر
کسی بھائی کو کوئی مفید مشورہ دینا ہو۔ تو وہ ہم تک بھیج سکے

یہ یتیم خانہ ... جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور جو عام تقسیم امداد کے دوران میں مقامی
اشد ضروریات سے متاثر ہو کر کھولنا پڑا ہے اس قابل نہیں ہے کہ اسے ہو پلہ قوم کے مطلوبہ امداد کا ایک عشر عشیر
بھی کہا جا سکے تباہ شدہ قوم کے ہزاروں لاوارث اور معصوم بچے بچیاں ابھی تک کس مپرسی
کی ... اور در بدر آوارہ پھر رہے ہوں اور بوڑھے اور ناتوان آدمیوں کا جم غفیر کفالت کنندوں کی جیل
میں چلے جانے یا ان کی موت ہو جانے سے ہر دیکھنے والی آنکھ کو خون کے آنسو رلا رہا ہو۔ اس کی
مستقل امداد کے ... بڑے پیمانہ پر کام نہ کیا جاوے مسلمانان ہندوستان اپنی مذہبی فرمہ داری
سے ... ہو سکیں خوش قسمتی سے مالابار کے علاقہ میں ناریل کے ... کی چھپائی اور سے

ان کے بعد لیکن در اصل ان سے بھی زیادہ قابل ذکر وشکر مالابار کا وہ نوجوان ہے جو دوسری قوم
سے تعلق رکھتا ہے فی الحقیقت ایک ایسے وقت میں جب کہ عصبیت کے جذبات اپنے پورے
زور حل پر ہوں اور حالات و حوادث نے بڑے سے بڑے متفکر قلب کو بھی بیجا پاسداری
کے خیالات سے محفوظ ومصئون نہ رکھا ہو اس نوجوان کا تحقیق و دریافت حالات کے لئے آمادہ
ہونا اور حق کو حق اور باطل کو باطل دیکھنا اور اس کے اظہار سے ہرگز نہ جھکنا یہ ایک ایسی چیز ہے
جو آج ہندوستان میں کبریت احمر کا حکم رکھتی ہے اس شخص کا نام ایم گوپال مینان ہے۔ جولائی
گذشتہ میں مجھے اس نیک طینت نوجوان سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ یہ بھی ایپی سے اس وقت کالی کٹ
آئے تھے اس وقت سے کہ آج تک یہ ہمارے شریک کار رہے۔ اور ہر ممکن کوشش میری اعانت فرمائی میں
کرتے رہے لیکن اس کی اعانت کے اصلی نتائج کو سننے کے لئے ناظرین رپورٹ کو ابھی چند او روز
کی انتظار کرنی چاہئیے۔

ان کے بعد وہ لوگ میرے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے مالابار کے ریلیف ورک میں نہایت
ہی قلیل بلکہ کالعدم معاوضوں پر میری اعانت فرمائی کی۔ یہ وہ لوگ تھے جو میرے اور میرے
رفقائے عمل کے لئے بطور ترجمان کے کام کرتے تھے۔ اور تمام سفر حضر میں ہمارے ساتھ شریک
رہے۔ ان میں سے چند آدمیوں کے نام یہ ہیں۔

تنگل (پرنتھل مینان) عبد اللہ (نیلمبور) معظم خاں (کالی کٹ)

ان کے بعد ان معزز وموقر اخبارات کا مجھے شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے میرے کام کو پبلک
میں لانے اور اس کی طرف نیز مالابار ریلیف ورک کی ضرورت سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی ہر ممکن
کوشش کی میری تحریرات کو حتی الوسع بہ عجلت اور اچھے انداز و اسلوب سے شائع کیا۔
اور ان پر مفید و ضروری حواشی بھی چڑھائے۔ اور ان تمام اخبارات میں زمیندار (لاہور)
وکیل (امرتسر) ہمدم (لکھنؤ) خلافت (بمبئی) بمبئے کرانیکل (بمبئی) مسلم اوٹ لک (لاہور)
محمڈن (مدراس) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے بھی پہلے دو اور بمبئے کرانیکل میرے
خاص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے کوئی صحیح اور جائز کوشش میرے مدد کرنے میں اٹھا نہیں
رکھی زمیندار وکیل اور خلافت ہمیشہ مفت وصول ہوتے رہے اور مدیر جریدہ وکیل نے متعدد

اجنبیت کا تقاضا ہے کہ ان کی تعلیم و تدریس کیلئے استاد اور نگہبان بھی ساتھ لائے جاویں۔ جو ملیارم زبان بول سکتے ہوں۔ علاوہ ازیں دیگر سیاسی و تمدنی وجوہات جو اس خیال کو معرض عمل میں لانے کے سد راہ ہیں۔ ایک مستقل بحث کے محتاج ہیں چنانچہ اسی انجمن حمایت اسلام کے آخری کوشش کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ صاحب کلکٹر کالی کٹ نے انہیں اس میں امداد دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ناظرین کے مزید واقفیت کیلئے مناسب سمجھا گیا۔ کہ میں اپنی جوابی چٹھی کو جو اخبارات میں طبع ہو چکی ہے۔ بطور ضمیمہ چھاپ دوں۔

شکریہ معاونین

لیکن قبل اس کے کہ ہم اپنی اس روداد عمل کو ختم کریں۔ ہمارا یہ اخلاقی اور شرعی فرض ہے۔ کہ ہم اپنے تمام ان بھائیوں کا تذکرہ بھی ضرور کریں۔ جو ہمارے کام میں ہمیشہ مدد فرماتے رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ قابل عزت اور واجب شکر ہمارے وہ دوست ہیں جن کا تعلق خود مالابار کی سرزمین سے ہے۔ مالابار میں سب سے زیادہ اعانت ہم کو ہمارے دوست بلکہ بھائی مسٹر محی الدین کویا سے ملی اور حق امر یہ ہے۔ کہ اگر مسٹر محی الدین کویا جیسا شریف و مخلص کارکن ہماری اعانت کیلئے کھڑا نہ ہو جاتا تو جو کامیابی ہم کو اپنے فرائض ریلیف کی انجام دہی میں میسر آئی ہے۔ وہ کبھی نصیب نہ ہوتی۔ ان کے بعد ہمارے دوست مسٹر ظہور اللہ تاجر چوب قابل ذکر ہیں۔ جو ہمیشہ ہماری اعانت کے لئے آمادہ رہے ہیں۔ مختلف دوروں میں وہ ہمارے شریک سفر رہے ہیں۔ اور اور تمام مقامی ضروریات و حاجات کے وقت ان کا مشورہ اور ان کی شرکت ہمیشہ ہمارے لئے سہولت کا باعث رہی ہے۔ ان کے ساتھ مسٹر محمد عثمان بی اے ایل ایل بی وکیل کا نام نامی بھی قابل ذکر ہے۔ یہ صاحب خود ایک مصروف آدمی ہیں۔ اول تو وکالت کا نو شروع کردہ کام اسکے ساتھ ہی پہلے سنٹرل ریلیف کمیٹی کے سکرٹری شپ پھر مدراس ایڈیوریشن کمیٹی کا کام جو خود ریلیف کا کام کر رہی تھیں۔ وہ ہمیں کوئی بہت زیادہ عملی مدد تو نہیں دے سکے تاہم ان کی طرف سے جو استعداد اور آمادگی قولاً فعلاً عند الضرورت ہماری اعانت کے لئے ہمیشہ ظاہر ہوئی ہے۔ وہ باعث صد ہزار تشکر و امتنان ہے۔

دولت و ثروت کے۔ لیکن آنان کہ غنی ترند محتاج ترند۔ کا زیادہ مصداق بھی کوچین سے کوئی اور نظر نہ آیا۔ یہاں کے دولت مند طبقہ سے جن میں بعض حضرات ایک ایک اور دو دو کروڑ کی اسامیاں ہیں۔ اور جن کے صدقات کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ رمضان المبارک میں آٹھ آٹھ ہزار فقراء کو جمع کر کے پیسے تقسیم کیا کرتے ہیں۔ ۰۰، سات سو روپیہ کی گراں قدر رقم موصول ہوئی۔ یہاں کے بنک میں مسلم جماعت کی طرف سے البتہ مزید کوشش طبقہ عوام میں کی گئی اور قریب تین صد روپیہ کے وصول ہوا کوچین سے چل کر ایلپی پونچے۔ ایلپی ٹراونکور ریاست کا مشہور تجارتی بندر ہے۔ کوچین سے ایک قدرتی جھیل اور ایک مصنوعی نہر کے ذریعہ سے ملا ہوا ہے۔ چالیس میل کا فاصلہ ہے۔ سوائے سٹیم بوٹ یا موٹر لانچ کے اور کوئی ذریعہ آمد و رفت نہیں ہے۔ یہاں کے لوگوں کو نسبتاً ہم نے زیادہ ہمدرد پایا۔ ہم مسٹر بی ایس محمد وکیل ریاست کے خاص طور سے شکر گذار ہیں۔ جنہوں نے دو دن کی شبانہ روز محنت سے چھ سو نوے روپیہ کی رقم وصول کر کے ہم کو دی۔ اور اقلاً تین سو کا مزید وعدہ بھی کیا۔

یہاں کے امراء میں سے مسٹر محمد کنجو ابراہیم عبدل فقیر سیٹھ خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ اول الذکر دو صاحب تو موپلے ہیں۔ اور آخر الذکر ایک کچھی میمن ہیں۔ مسٹر محمد کنجو موپلہ کو تمام قوم کے امراء میں یہ شرف حاصل ہے۔ کہ وہ اچھے خواندہ آدمی ہیں۔ عربی پڑھ سکتے ہیں۔ اور بخوبی بول بھی سکتے ہیں۔ مصر سے المنار وغیرہ بھی منگواتے ہیں اور باقاعدہ اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

لیکن انصاف کے خلاف ہوگا۔ اگر میں اس فہرست میں اپنے ان بھائیوں اور رفیقان عمل کا ذکر نہ کروں۔ جنہوں نے بہ حیثیت جمعیت کے رکن دوامی

مرتبہ مالی مدد بھی فرمائی۔
انکے علاوہ خاص خاص کیٹیاں قابل ذکر ہیں۔ سنٹرل خلافت کمیٹی کے متعلق تو کچھ کہنا غیر ضروری ہے کیونکہ پورے پانچ ماہ تک در اصل کاروبار کا پورا انحصار انہیں کی اعانت پر رہا۔ جولائی کے اخیر میں جب ان لوگوں نے اعانت سے قطعی طور پر ہاتھ کھینچ لیا۔ تو اللہ نے ایک دوسرا معاون بھیج دیا۔ ؎ خدا ار بحکمت ببندد درے۔ کشاید بہ فضل و کرم دیگرے۔ اگست کے اخیر میں کام یقیناً بند ہو جاتا اگر اللہ تعالیٰ بنگلوری بھائیوں کو غیبی فرشتوں کی طرح کالی کٹ میں نہ بھیجدیتا۔ انہوں نے دس ہزار روپیہ اور پانسو پچیس کا کپڑا امداد ریلیف ہمکو بھیجدیا جس سے وسط ستمبر تک کام ممتد ہو گیا۔
ستمبر گذشتہ میں پنجاب خلافت کی طرف سے دو ہزار چھ سو اٹھتر روپیہ نو آنہ ۶ پائی کی رقم موصول ہوئی۔ اور خلافت کمیٹی بمبئی کی طرف سے ۶ ہزار کی مزید قسط بھی ملی۔

بنگلور و مدراس کا سفر

اواخر اگست میں چونکہ کام کی حالت پھر خاتمہ کو جا رہی تھی۔ اسلئے مناسب خیال کیا۔ کہ بنگلور مدراس وغیرہ مقامات کا دورہ لگایا جائے۔ بنگلوری بھائیوں کے حالات مقامی کسی مزید رقم کے ملنے کے منافی نظر آئے۔ مدراس والے بھائیوں کے ہاں بعض وعدہ شدہ چندے موجود ہیں۔ جن کی مقدار مجموعی تقریب چالیس ہزار کے ہے۔ ان کو مختلف غلط فہمیوں کا شکار پایا۔ آخر یہ امر قرار پایا۔ کہ وہ ۲۹ تاریخ کو کالی کٹ پہنچ کر مختلف کمیٹیوں کے کام کو بچشم خود دیکھیں۔ ایک وفد جدید مرتب کیا گیا۔ لیکن ۲۸ تاریخ کو کوچین میں مجھے تار ملا۔ کہ انھوں نے بوجوہ اپنے دورہ کو ملتوی کر دیا ہے۔ مدت التوا کا کوئی ذکر نہ تھا چنانچہ آجتک وہ دورہ ملتوی ہی رہا۔

کوچین اور الیپی کا سفر

برٹش کوچین مالابار کی دسویں تحصیل ہے۔ اس کو مالابار کی ناک سمجھنا چاہئے کیا بلحاظ محل وقوع کہ مالابار کا ایک نکلا ہوا گوشہ ہے۔ اور کیا بہ لحاظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے کیا دیکھا

جب تک کہ نہ دیکھا تھا قدِ یار کا عالم میں معتقدِ فتنۂ محشر نہ ہُوا تھا

غالباً ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ۲۵ - مارچ گذشتہ کی مسٹر ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کالی کٹ سے ملاقات کا نتیجہ یہ ہُوا تھا - کہ ۲۸ - مارچ کو ہم پرسے اور ہمارے رُفقائے عمل پر سے تمام قیود جو دس مارچ کے حکم کے ذریعہ سے عائد کی گئی تھیں - اُٹھالی گئیں - چنانچہ میں اکتیس مارچ کو یہاں سے تین رفقاء کی معیت میں مصیبت زدہ علاقہ کے دورہ کے لئے نکلا - ان تین حضرات میں سے ایک ہماری سوسائٹی کے ممبر تھے اور باقی دو شہر کالی کٹ کے معزز و با اثر حضرات میں سے تھے - ان میں سے ایک صاحب تو مسٹر محمد عثمان بی اے - ایل ایل بی (علیگ) جو یہاں کے واحد مسلمان پلیڈر ہیں - اور کچھ عرصہ سے سنٹرل ریلیف کمیٹی کی کمیٹی کے آنریری سیکرٹری بھی ہیں - جو مابلوں میں ریلیف کا کام کر رہی ہے - دوسرے صاحب مسٹر ظہور اللہ ہیں - جو یہاں کے مشہور تاجر ہیں - اور نہایت با ہنر با تدبیر اور وسیع المعلومات آدمی ہیں - ان حضرات کی معیت فی الحقیقت میرے لئے نہ صرف مفید ہی ہوئی بلکہ حق یہ ہے - کہ ذیل کی چند سطور اُن نوٹس پر مبنی ہیں - جو مسٹر محمد عثمان اثنائے سفر میں سپرد قلم کرتے گئے -

ملیبار بالکل پہاڑی علاقہ ہے - اس کی زرخیزی اور خوشنمائی کا یہ عالم ہے کہ قدم قدم پر رکنے کو جی چاہتا ہے - ع کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا ایں جا است - سڑک کے دونوں طرف مسلسل پہاڑیوں کا سلسلہ چلا گیا ہے - اور ان پہاڑیوں کے اندر جا بجا ملیبار کی بستیاں منتشر و پراگندہ دکھائی دیتی ہیں لیکن ہمارے معلومات صرف انہی بستیوں سے ماخوذ ہیں - اور انہی کے متعلق بھی ہیں - جو لب سڑک واقع ہیں - اور ہم نے وہاں موٹر کھڑا کر کے ان کے خانماں سوختہ مکینوں سے ملکر (جن میں اکثر مستورات ہوتی تھیں) وہاں کے حالات معلوم کر لئے -

لیکن پیشتر اس کے کہ میں اپنے سفر کے نتائج ناظرین کے سامنے پیش کروں اس بات کا واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ مالا بار کے علاقہ کی تقسیم بھی اپنی قسم کی بالکل نرالی اور اجنبی کو

ہونے کے باوجود ہر قسم کی مشکلات اور موانع کے اس کام کو پوری خوبی و خوش اسلوبی سے اختتام کو پہنچایا۔ ان میں سے سب سے زیادہ شکریہ اور تعریف کے مستحق قاضی عبدالواحد صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر ریلیف کالی کٹ و سکرٹری جمعیت کالی کٹ برانچ ہیں۔ جو دراصل اس تمام کام کے انچارج تھے۔ ان کی معاملہ فہمی۔ ان کی ہمدردی۔ ان کی ہمت اور ان تھک محنت ہمیشہ کام کی کامیابی کی ضامن رہی۔ تمام خرید و فروخت۔ تمام کاموں کی نگرانی۔ دفتر کا تمام حساب تمام سٹاک اور مختلف کیمپوں کا دورہ یہ سب کام تنہا ان کے سپرد تھے ان کے علاوہ ماسٹر عبدالمجید۔ چوہدری نور حسین۔ ڈاکٹر عبدالرحمان۔ یہ سب وہ لوگ ہیں جن جنہوں نے جانفشانی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ خدا ان حیدرآبادی صاحبان کو بھی جزائے خیر دے۔ جنہوں نے نہایت ہی معمولی معاوضوں پر ترجمانی اور تقسیم چاول وغیرہ کے کام ہمارے ساتھ مل کر کئے۔ ان میں مسٹر معظم خاں۔ منشی عبداللہ۔ بر شتغل مہنان کا تنگل احمد عبدالرحمان صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور موخرالذکر (عبدالرحمان خاں) نے جو ایک نوجوان موپلا ہے۔ تو اب اپنی زندگی اشاعتی کام کے لئے وقف کر دی ہے۔ اور اب وہ پونا میں مذہبی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

آپ کا نیازمند

محی الدین احمد ناظم جمعیۃ دعوت و تبلیغ اسلام

۲۴۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء

			باقیماندہ بوجہ مزدوری کے فقدان کے بھوکے مر رہے ہیں۔
۷	امالمبالم	ابالمبالم	اس بستی میں قریباً سو گھر جلے ہوئے ہیں۔ کم و بیش دوسو گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ مسلمان سخت مفلس ہیں مزدوری ندارد۔ مدد کی شدید ضرورت
۸	جیکوڈ	کالی کٹو	۱۴۳ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ ۱۰۰ گھر جلے ہوئے ہیں۔ بقیہ لوگوں کے پاس کوئی کام نہیں۔ قریباً ۵۰ بچے یتیم ہیں اور قریباً ۵۰ گھر ایسے ہیں۔ جو بوجہ ناداری اپنے مکانوں کو بالکل تعمیر نہیں کر سکتے۔
۹	کالامولا	کالی کٹو	مرد بہت کم نظر آئے۔ صرف عورتیں اور بچے دکھائی دیئے۔
۱۰	پری رنگاڈو	ویلور	۳۰۰ مسلمان گھروں میں سے تقریباً نصف نابود ہو چکے ہیں چار مکان دوبارہ تعمیر بھی ہو چکے ہیں۔ لوگوں کے پاس کاروبار بالکل نہیں۔ اس وقت تک ۸۰ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ قریباً ۵۰ بچے یتیم موجود ہیں۔ یہاں کے اکثر لوگ چونکہ علاقہ کورگ میں مزدوری کو جایا کرتے تھے۔ اور اب بوجہ پروانہ راہداری کے لازم ہونے کے علاقہ سے باہر نہیں جا سکتے۔ اسلئے فاقہ کشی کر رہے ہیں۔
۱۱	ترنکوٹہ نہری	کالی کٹ	مسلمان گھروں کی تعداد ۵۰۰ ہے۔ ان میں سے ۴۵۰ خاک سیاہ ہو چکے ہیں۔ گرفتاریوں کی تعداد ۲۰۰ تک جا چکی ہے۔ چونکہ ان کے بہت سے مویشی بھی ہلاک کیئے جا چکے ہیں۔ اس لیئے لوگ زراعتی کام کرنے سے قاصر ہیں۔ قریباً ۲۵ لڑکے بن ماں باپ کے موجود ہیں۔
۱۲	چیرمب		یہاں کے ۵۰۰ مکانوں میں سے ۳۰۰ جل چکے ہیں ۲۰۰ آدمی گرفتار اور ۱۰۰ مقتول۔ ۱۵۰ خاندان مصیبت میں گرفتار اور مدد کے سخت محتاج کم و بیش ۲۰۰ مکانات ایسے ہیں جو بغیر اعانت کے ہرگز تعمیر نہیں ہو سکتے۔ یتیم بچوں کی تعداد ۲۵۰۔
۱۳	کاوور	کاوور	۹۳ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے۔
۱۴	پنڈیکاڈ	پنڈیکاڈ	یہ ۵۰۰ گھروں کی بستی ہے جن میں ۳۰۰ گھر جلائے گئے ہیں ۵۰ گرفتاریاں اور ۵۰ آدمی مقتول۔
۱۵	نیلی کٹو	پینہاڈ	یہاں کے ۱۰۰ گھروں میں سے ۷۰ کو آگ لگا دی گئی۔

بالکل پریشان کردینے والی واقع ہوئی ہے۔ مختصراً یوں سمجھ لینا چاہئے کہ الہبار کا ضلع دس (۱)
تحصیلوں پر حاوی ہے۔ جن کو تالق کہتے ہیں۔ یہ لفظ قدیم لفظ تعلقہ کی بگڑی ہوئی شکل
معلوم ہوتا ہے۔ جو ہندوستان میں مختلف چھوٹے چھوٹے حصص ارضی پر مستعمل ہوتا تھا ہر ایک
تعلقہ (یا تحصیل) میں کئی کئی امشم ہیں جن کو بہ اصطلاح پنجاب شاید لفظ ذیل سے تعبیر کیا جاسکے
پھر ہر ایک امشم میں متعدد دیہات ہیں جو دیشم کہلاتے ہیں۔ ناظرین نقشہ میں بعض دیہات کے
ساتھ دیشم اور امشم دونو لفظ موجود پائینگے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ گاؤں امشم بھی ہے۔ اور
اس میں ولیج منصف جو ہمارے ہاں ذیلدار کہلاتا
ہے رہتا ہے۔ مگر ان دونوں کے فرائض میں قدرے فرق ہے بعض دیہات میں امشم و دیشم
وغیرہ کی تفریق میں کچھ مغالطہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ بعض دیشم ایسے بھی ہیں جن کے امشم کا پتہ نہیں چل سکا
میرا سفر قریباً دو سو میل پر مشتمل ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کوئی تفصیلی معلومات
پیش کرنا مضمون کی حیثیت سے خارج ہے۔ اور نتائج سفر کو سردست نقشہ کی صورت میں پیش
کرکے بعض دوسرے مطالب کی طرف توجہ کرونگا۔ نقشہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام دیشم	نام امشم	کیفیت
۱	کریکوڈ	نریکلنگاڈ	۲۷ آدمی گرفتار ہوئے۔ تین گھر جلائے گئے۔ بہت سی عورتیں فوری اعانت کی محتاج ہیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ چالیس گھروں کو کچھ عرصہ تک سامان خوراک ملنا چاہیئے۔
۲ و ۳	بارا کنا و اِدوانا		۵۰ سے ۶۰ خاندان مدد کے مستحق ہیں۔
۴	ممباڈو	ودا ودم	سوائے ایک چھوٹی سی مسجد کے تمام گھر برباد ہو چکے تعمیر مکانات کی ازبس ضرورت ہے۔ ۲۵ گھروں کی مستقل مدد ہونی چاہیئے۔
۵	گاؤں کا نام معلوم نہیں۔	نیلم بور	نیلم بور سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کا نام لوٹ کرنارہ گیا اسکے تمام گھر باستثنائے معدودے چند راکھ کا تودہ ہیں۔
۶	چنکا تارا	نیلم بور	۱۰۰ گھروں میں سے ۳۲ گھر جلے ہوئے ہیں۔ ایک مسجد بھی آگ کی نذر ہو چکی ہے۔ بہت سے مرد یا مر چکے ہیں یا قید ہو چکے ہیں۔

جمعیت کا کام اور اس کی مشکلات

۱۔ ملیبار کا علاقہ عجیب قسم کا واقع ہؤا ہے۔ جس طرح یہاں کے لوگوں میں بعض خصوصیات تمام ہندوستان بھر سے نرالی ہیں۔ اسی طرح یہاں کی بستیاں بھی ہندوستان کے شہروں سے بالکل الگ ہیں۔ کچھ گھر یہاں ہیں کچھ وہاں۔ اس طرح بعض اوقات ایک ہی بستی جس کی اوقات ۲۰۰ گھر سے زیادہ کی نہیں ہوتی۔ دو دو تین تین میل تک پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ پس ایک کام کرنے والے کے لئے کسی گاؤں میں حقیقی ضرورت مند لوگوں کا پتہ لگانا ان کی ضروریات کو سمجھنا اور اعانت کی نوعیت اور مقدار کا معین کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ پس جب تک وہ ہر ایک دروازے کو نہ کھٹکھٹائے اس کے رہنے والوں کے حالات کو بچشم خود نہ دیکھے ان سے گفتگو نہ کرے۔ اور ان کے متعلق آزادانہ تحقیقات نہ کرے اس کا قلب کبھی مطمئن نہیں ہو سکتا کہ اس نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔

۲۔ زبان کی مشکل اس سے بھی سخت تر ہے اردو زبان ہندوستان کے طول و عرض میں سمجھی جاتی ہے۔ پر ملیبار کا کوئی گوشہ اس سے بہرہ ور نہیں اور سوائے اُن چند باہر سے آئے ہوئے لوگوں کے جن کو یہاں دکنی کہا جاتا ہے۔ اور جو تھوڑی تھوڑی اردو جانتے اور ٹوٹی پھوٹی بولتے بھی ہیں کوئی مسلمان اس کا حرف بھی نہیں جانتا۔ اس لئے ہر کام کرنے والے کو اپنے ہمراہ ایک ترجمان کا رکھنا ضروری ہے۔ جو علاوہ اس کے کہ کام کو کام والوں کے لئے مشکل بنا دے۔ بہت سے اخراجات کا بھی باعث ہوتا ہے۔

۳۔ پولیس اور حکام کی ہیبت اس پر مستنزاد ہے۔ لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ ہم کو دیکھ کر بھاگنے لگتے ہیں۔ صرف اس بنا پر کہ ہم سے ملنے کے بعد ان سے باز پرس ہوگی۔ اور ان کی مصیبتوں میں اضافہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر دیہات میں بہت سے لوگ اپنی صحیح ضروریات اور حقیقی تکالیف کو ہم پر ظاہر نہیں کرتے

۴۔ ان کے علاوہ ہماری جمعیت کو گذشتہ چار ہفتوں میں ایک خاص مشکل کا سامنا بھی تھا جو گو الحمد للہ کہ اب دور ہو چکی ہے۔ تاہم گذشتہ ہفتوں کے کام پر اس کا جو اثر رہا ہے وہ ناظرین سے کسی طرح بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ ہماری مراد دس مارچ کے اس حکم سے ہے۔ جس کی کیفیت اخبارات میں اس سے قبل آ چکی ہے۔

ان تمام موانع کے باوجود جمعیت ہذا نے جو کام اس وقت تک کیا ہے۔ وہ الحمد للہ کوئی کم

نمبر	گاؤں		کیفیت
۱۷	مالا ٹور ایڈاپڈ	مالا ٹور مالا ٹور	یہ بستیاں بہت مصیبت میں ہیں۔ ارگام۔ کدمیری۔ میلمری۔ پوکاٹور۔ آئینی کاڈ بھی اسی فہرست میں شامل ہیں۔
۱۸	مالا گرسشی	مالا گرسشی	یہاں ۱۲۱ جلے ہوئے مکانات کے نشان ابھی موجود ہیں ۱۵ ماپلے مارے گئے۔
۱۹	انگاڑی پرم	پرنتھل مناﷲ	قریباً ۱۰۱ گھروں میں سے بہ اختلاف تعداد گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں معین تعداد گرفتاریوں کی معلوم نہ ہوسکی۔
۲۰	میلموڑی		یہ مالاپرم کے قریب ۵۰۰ گھر کی ایک بستی ہے جس میں ۳۰۰ مکان جلائے گئے۔ ۶۵ آدمی مقتول ہوئے۔ ڈیڑھ سو گھر مرمت طلب ہے۔ ۲۰ بچے بغیر ماں باپ کے موجود ہیں۔ کم از کم ایک ماہ تک ان لوگوں کی مسلسل اعانت ہونی چاہیئے۔
۲۱	اراونگاڑا	کوکاٹور	جلے ہوئے گھروں کی تعداد ۱۰۰۔ ۳۰ آدمی گرفتار اور ۵۰ گولی سے مار دیئے گئے۔ ۵۰ خاندان تعمیر مکانات کیلئے مدد کے محتاج ہیں۔ اور ۱۵ یتیم بچے بھی ہیں۔
۲۲،۲۳ ۲۴	لونالور، بلباز نراؤ	اندیرکنا کنڈوٹی	ان تینوں دیہات میں بہت سے مکانات بالکل منہدم کردیئے گئے ہیں بہت سے خاندان سخت مصیبت میں ہیں۔ قریباً ۳۰۰ اشخاص کی اعانت ناگزیر۔ زراعت کیلئے بیج نہیں۔ اور مکانوں کی تعمیر کے لئے پیسہ نادارو بہت سے خاندان جو امیر تھے۔ وہ بھی اس قابل نہیں کہ اپنے مکان خود تعمیر کرسکیں۔

ہم کو کبھی اس امر کا دعوےٰ نہیں کہ یہ اعداد و شمار ایک ریاضی دان کے مسائل ریاضیہ کی طرح بے خطا ہیں۔ کہ آخر یہ ایسے لوگوں سے حاصل کئے گئے ہیں۔ جو اعداد و شمار کی دقیق مباحث اور تفریق سے نا آشنا ہیں۔ تاہم یہ کہنے کی جرأت ہم ضرور کرینگے کہ تخمینی طور ضرور صحیح ہیں۔ خود ہمارا ایسے دیہات سے گذر ضرور ہوا ہے جہاں سوائے چند مکانات کے کوئی مکان ہم نے صحیح و سالم نہیں دیکھا۔ ہم نے ایسے دیہات کو بھی دیکھا ہے جہاں ذکور آبادی ہم کو نظر نہیں پڑی۔ ان کے متعلق دریافت حالات سے یہ معلوم ہوا کہ ان میں سے کچھ لوگ قتل ہوچکے۔ بہت گرفتار ہوچکے۔ اور بعض لوگ گرفتاری کے خوف سے روپوش ہیں۔

وفادار رہے ہیں اور باغی موپلوں نے ان کے گھر جلا دیئے اور مال و اسباب لوٹ لئے (۲) وہ موپلا مکانات جو افواج انگریزی نے اپنی فوجی ضروریات کی بنا پر جلائے یا منہدم کئے۔ (۳) ان باغیوں کے مکانات جو گذشتہ فسادات میں کام آچکے ہیں۔ یا جو اپنے جرائم یا الزامات کی سزائیں قیدخانوں میں بھگت رہے ہیں گورنمنٹ کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کی اعانت صرف پہلی دو قسم کے لوگوں تک محدود ہوگی۔

یہاں کا موسم باراں آغاز جون میں شروع ہوجاتا ہے۔ اور پنجاب تو یک طرف بمبئی سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے لہذا جو مکانات جون سے پہلے تیار نہیں ہوسکتے ان کے متعلق یہ یقین کرلینا چاہیئے۔ کہ ان کی دیواریں بھی بعدہٗ قائم نہیں رہ سکتیں۔ اور ان کو پورے طور سے دوسری بار بنانا پڑیگا۔ مکان والوں کا جو حال ہوگا۔ اس کے متعلق کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے یہاں ہم یہ بھی ظاہر کردینا چاہتے ہیں کہ جمعیت ہذا کے اراکین کی زیادہ تر توجہ ان تیسری قسم کے مکانات ہی کی طرف ہوگی۔

مندرجہ بالا بیان سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مصائب و تکالیف اپنی تکمیل کو پہنچ چکے ہیں بلکہ گرفتاریوں کا سلسلہ بڑے زور شور سے شروع ہے۔ اور حالات و قرآئن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گرم بازاری کچھ عرصہ تک رہیگی۔ اسلیئے اعانت طلب خاندانوں کی تعداد روزبروز بڑھ رہی ہے۔ ہر گرفتار جیل کو جاتے ہوئے کسی نہ کسی فیملی کو بے یار و مددگار چھوڑ جاتا ہے۔ اور کام کرنے والوں کے کام میں کئی نفوس کی اعانت کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ پس یہ سمجھنا کہ کام بہت جلد ختم ہوجائیگا صریح غلطی ہے بلکہ جب تک گورنمنٹ اپنی موجودہ پولیسی بدل نہیں دیتی کام برسر ترقی ہے اور رہیگا۔

نصرت بمبئی۔ مسلم دہلی۔ ہمدم لکھنؤ۔
وکیل امرتسر۔ مدینہ بجنور

سیکرٹری جمعیت دعوۃ و تبلیغ اسلام پونا۔
حال وارد کالی کٹ متصل امپیریل بنک ۔ $13 \frac{4}{22}$

ملیبار میں موپلا گھروں کی حالت

ولایا نور لشیم چرو پا امشم کالی کٹ تالوک

نمبر شمار	نام مالک مکان	پیشہ	تعداد گرفتار شدگان	تعداد مقتولوں جو	گھر جلایا گیا یا نہیں	تعداد اناث	تعداد اطفال لڑکے	تعداد اطفال لڑکیاں	کیفیت
۱	احمد	دوکاندار	۳	۰	نہیں	۴	۴	۰	
۲	کٹی آتن	٫	۱	۲	٫٫	۱	۰	۲	

اطمینان بخش نہیں ہے۔ اس وقت جن مفلوک الحال اور بے نوا خاندانوں کی اعانت کالی کٹ کی نواحی میں جمعیت ہذا کر رہی ہے۔ ان کی تعداد ساڑھے پانچ سو ۵۵۰ تک پہنچتی ہے۔ یہ لوگ ہفتہ وار کالی کٹ میں آتے ہیں۔ اور اپنی متعینہ مقدار چاولوں کی لے جاتے ہیں۔ یہ مقدار ہر خاندان کو اس کے نفوس کی تعداد پر ملتی ہے۔ بچہ کو [illegible] سیر یومیہ اور بڑے کو [illegible] سیر کے حساب سے چاول دیئے جاتے ہیں بڑے سے مراد بارہ یا بارہ سال سے زیادہ عمر کے بچے اور آدمی ہیں۔

اس کے علاوہ جن مستورات اور بچوں کی اعانت متفرق طور پر یومیہ ہو رہی ہے ان کی تعداد آج تک ۴۵۰۰ سے متجاوز ہو چکی ہے۔ بعض یتیم بچوں کو جمعیت نے اپنے پاس رکھا ہے ان کے اخراجات بھی اسی فنڈ سے ادا ہو رہے ہیں۔ اس وقت ایسے [illegible] نو ہیں لیکن اب لوگوں کو اس طرف سے اطمینان ہو رہا ہے۔ اور اس تعداد کے یوماً فیوماً بڑھنے کی قوی امید ہے۔

کل خرچ چاولوں کا اس وقت تک ۳۶۰ بوری ہے۔ جن کی قیمت قریباً ۴۵۰۰ روپیہ بنتی ہے بعض صورتوں میں بعض مستحقین کی اعانت نقد روپیہ کی صورت میں بھی کرنا پڑتی ہے۔

دوسرے کیمپ کا اندرون علاقہ میں بمقام تیلمبور انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تیسرا کیمپ بھی جلد کھل جائیگا۔ (انشاء اللہ) تیلمبور جیسا کہ قارئین کرام کو نقشہ بالا کے دیکھنے سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ گزشتہ ایام میں مصیبت کا گہوارہ رہا ہے۔ وہاں کے ہفتہ وار اخراجات اتفاقاً کالی کٹ سے چار گنا ہونگے۔ نیز وہاں مکانات کی مرمت اور چھتوں کے پاٹنے کا کام شروع کیا جانے کو ہے۔ ایسے مکانات کی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ اوسط خرچ فی مکان کم از کم پندرہ ۱۵ روپیہ لگایا گیا ہے۔ صحیح تعداد ایسے مکانوں کی بتلانا ابھی ذرا مشکل ہے۔ لیکن سنٹرل ریلیف کمیٹی کی شائع کردہ چٹھیوں اور اپنے مشاہدات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم کافی اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ایسے مکانوں کی کل تعداد علاقہ ملیبار کے تین مصیبت زدہ تعلقوں (تحصیلوں) میں کئی ہزار تک پہنچتی ہے۔

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ گورنمنٹ نے بھی مکانات کی مرمت وغیرہ کا کام شروع کیا ہے۔ اور انہوں نے سات فی صدی شرح پر کچھ رقوم بعض مستحقین کو ایک سال کی ادائیگی کے وعدہ پر دینا شروع کیں ہیں۔ ان رقوم کی عام مقدار پانچ سے سات روپیہ تک ہے بعض صورتوں میں رقوم زیادہ بھی دی گئی ہیں۔ اور بعض دوسری صورتوں میں بلا سود اور بلا وعدہ ادائیگی بھی دی گئی ہیں پہلے یہ رقوم صرف مصیبت زدہ ہندوؤں کے لئے مخصوص تھیں لیکن اب یہ فیاضی موپلوں تک بھی وسیع کر دی گئی ہے لیکن موپلوں کے گھروں کو تین قسم پر کر دیا گیا ہے۔ (۱) وہ موپلا لوگ جو گذشتہ فساد میں گورنمنٹ کے

نمبر شمار	نام مالک مکان	پیشہ	تعداد گرفتار شدگان	تعداد ذکور موجود	گھر جلایا گیا یا نہیں	تعداد اناث	تعداد اطفال لڑکے	لڑکیاں	کیفیت
۲۷	موسٹے	دوکاندار	۱	۰	جلایا گیا	۱	۴	۰	
۲۸	محمد الدین کٹی	ملاح	۱	۰	نہیں	۲	۰	۲	
۲۹	احمد کٹی	״	۱	۰	״	۱	۲	۰	
۳۰	اُتی مویا	حجام	۰	۱	جلایا گیا	۲	۲	۰	
۳۱	فاطمہ	۰	۰	۰	״	۳	۳	۱	بیوہ دو بیٹے گرفتار
۳۲	اُتی موئی	کاشتکار	۱	۰	״	۳	۲	۱	
۳۳	کنجیبن	״	۳	۰	نہیں	۴	۳	۰	
۳۴	ایدیدمان	دوکاندار	۱	۰	״	۳	۳	۰	
۳۵	علی حاجی	کاشتکار	۱	۰	״	۱	۱	۲	
۳۶	موسٹے	״	۰	بوڑھا	جلایا گیا	۱	۳	۰	
۳۷	احمد	״	۲	۰	نہیں	۳	۲	۵	

نمبر شمار	نام مالک مکان	پیشہ	تعداد گرفتار شدگان	تعداد ذکور موجود	گھر جلایا گیا یا نہیں	تعداد اناث	تعداد اطفال لڑکے	لڑکیاں	کیفیت
۳	پاوارُتی	ملاح	۲	۰	نہیں	۴	۳	۱	
۴	احمد کٹی	"	۱	۰	جلایا گیا	۲	۰	۰	
۵	کدی رائن	حمال	۱	۰	۰	۲	۳	۰	
۶	ممّی	مزدور	۱	۰	جلایا گیا	۱	۱	۲	
۷	احمد	"	۱	۰	"	۴	۲	۰	
۸	احمد کٹی	ماہی فروش	۱	۱ (پندرہ سالہ لڑکا)	۰	۳	۱	۵	
۹	کنی احمد	مزدور	۱	۰	جلایا گیا	۲	۴	۲	
۱۰	کنی محی الدین	دوکاندار	۱	۰	"	۲	۱	۲	
۱۱	احمد	ملاح	۱	۱ (بوڑھا آدمی)	"	۱	۳	۰	
۱۲	کویاسن	مزدور	۱	۱ (ساٹھ سالہ بوڑھا)	"	۴	۲	۰	
۱۳	احمد	"	۲	۰	نہیں	۳	۳	۲	
۱۴	محمد علی	"	۱	۰	"	۱	۲	۰	
۱۵	آدوکر (ابوبکر)	"	۱	۰	جلایا گیا	۲	۳	۱	
۱۶	موئیدین	کلّا	۰	۱	"	۲	۲	۱	
۱۷	آوپرن کٹی	"	۰	۱	"	۴	۲	۲	
۱۸	ایدرومان (عبدالرحمان)	گورکن	۰	۱ (بوڑھا آدمی)	"	۲	۳	۰	
۱۹	احمد	مزدور	۰	۱	"	۱	۲	۰	
۲۰	دیران	دوکاندار	۱	۰	نہیں	۲	۰	۲	
۲۱	امیمیر بیم	برتن فروش	۰	۰	جلایا گیا	۱	۱	۰	بیوہ
۲۲	آوپران	مزدور	۱	۰	"	۲	۰	۲	
۲۳	محمد علی	"	۰	۰	جلایا گیا	۱	۲	۰	
۲۴	کویاسن	دوکاندار	۰	۱	"	۲	۴	۰	
۲۵	ایدیومان	ملاح	۱	۱	نہیں	۲	۱	۰	
۲۶	امیچی احمد	کاشتکار	۳	۰	"	۵	۱	۱	

نیچے تک کا سفر کیا۔ پر ہم نے موپلا قوم سے زیادہ غیور ان سے زیادہ باحمیت ان سے زیادہ شریف ان سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول کو پیار کرنے والا کسی انسان یا کسی قوم کو نہیں دیکھا۔

مقاصد سے بے خبری مواقعہ ناشناسی قوتوں کے اندازہ کرنے میں غلطی زود کاری تحریک ترک موالات کی مخالفت آپ جو چاہیں ان کے خلاف کہیں لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ جب ایک مرتبہ ان کے سامنے خلافت کی بربادی حرم مقدس کی بے حرمتی مدینۃ النبی کی بے عزتی کے واقعات بیان کئے گئے اور بیان کرنے والے خود مفقود الخبر ہو گئے۔ اور کوئی جو صاحب مند صاحب تدبیر لیڈر آگے نہ بڑھا۔ پھر خود ملیبار میں مساجد کی گولہ باری عورتوں کی عصمت ریزی کے واقعات ان کے سامنے رونما ہوئے۔ تو ان کو واقعات متذکرۃ الصدر کا عینی یقین ہو گیا پس وہ ایک بپھرے ہوئے شیر کی طرح اٹھے جو حالت غیظ و غضب میں مقاومت و مدافعت کے تمام سیاسی اصولوں کو بھول جاتا ہے۔ اس میں ان کے ساتھ جو کچھ گذری۔ وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ کئی ہزار لاوارث بچے اور کئی ہزار بیوائیں اور رانڈیں سینکڑوں بوڑھے اور بوڑھیاں اس وقت ملیبار کے ایک ضلع میں مارے مارے پھرتے نظر آتے ہیں۔

مسلمانان ہند اور ہندوستان کی اسلامی جماعتوں کے فرائض

انجمن حمایت اسلام لاہور کی صدائے نحن انصار اللہ

پس ہندوستان کے مسلمان اگر تحفظ دین و دنیات اسلامی کے متعلق کوئی فرض محسوس کرتے ہیں۔ تو یقیناً ان کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ ملیبار کی اس مظلوم ترین نوع انسانی کی طرف اپنی اعانت کا ہاتھ بڑھائیں کیونکہ اس سے زیادہ تعجب انگیز منظر ایک آنے والے مورخ کے لئے یقیناً کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ تمام دنیا کے مستحقین اعانت ان کے خوان نعمت سے متمتع ہوں۔ پھر ان کے گھر کا لب مرگ بیمار اور وہی اس التفات کا مستحق نہ قرار پائے۔ الحمد للہ کہ ملک کی زندہ جماعتیں اس طرف سے بالکل غافل نہیں۔ اور اس امر میں انجمن حمایت اسلام لاہور یقیناً اپنی سبقت بالخیر پر ملک و قوم کی پوری تحسین و مبارکباد کی مستحق ہے۔ اس نے مظلوم موپلوں کی امداد میں عملی اقدام کیا ہے اور اپنے ایک خاص جلسہ میں یتیموں کی ایک خاص تعداد کو اپنے یتیم خانہ لاہور میں رکھنے اور ان کی تعلیم و تربیت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک اسی قسم کی دعوت جزیرہ نوا (بمبئی) سے ایک اسٹیٹ منیجر کی طرف سے بھی ہمارے پاس موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ ملیبار کے یتامیٰ کی ایک خاص تعداد

مسلمانو!

بیس ہزار لاوارث بچوں

اور

دس ہزار بیکس عورتوں کی خبر لو

چند روز ہوئے۔ اخبار سیاست میں ایک چٹھی انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے ملیباری بھائیوں کی مصیبت سے متاثر ہو کر اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ شہدائے و محبوسین موپلا کے لاوارث بچوں کو اپنے یتیم خانہ لاہور میں ایک بڑی تعداد میں لینے کے لئے تیار ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء عنی وعن سائر المسلمین۔ اس چٹھی کے خاتمہ پر فقیر سے بھی بعض سوال کئے گئے تھے۔ ان سوالات کے جوابات تو فقیر نے اسی دن لکھ کر انجمن مذکور کے سکرٹری حاجی شمس الدین صاحب کی خدمت میں بھیج دئے تھے لیکن چونکہ اس میں بعض ایسی ضروری چیزیں ہیں جن کا عامۂ مسلمین کے روبرو لانا ضروری ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ ان چند سطور کے ذریعہ مسلمانان ہندوستان کو اس امر سے مطلع کروں۔ کہ وہ کیونکر مظلوم موپلوں کی بہترین خدمت کر سکتے ہیں۔ اگر انگورہ کے شیروں کی اولاد اس قابل ہے کہ ان کو تباہی سے بچایا جائے۔ کہ ان کی موت کے اندر اسلامی شوکت و سطوت کی موت چھپی ہوئی ہے۔ (اللھم حفظنا عن ذلک)

زوال دولت عثمان زوال شرع و ملت ہے ‫ ‫ عزیز و فکر فرزند و عیال و خانماں کب تک

ہوا اب دولت عثمان عبارت ہے غازیان انگورہ سے ایدھم اللہ بنصرھم اگر سمرنا کی مظلوم آبادی مسلمانوں کی اعانت کی مستحق ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کی یاد کو تازہ کرتی ہے۔ جو حفظ خلافت مقدسہ میں کٹ مرے۔ جن کے لئے ان کا مسلمان ہونا سب سے بڑا جرم قرار پایا۔ تو انی اقسم باللہ العظیم کہ موپلوں کے باقی ماندہ بچوں اور بیواؤں کی حفاظت و نگہداری کے لئے یہ دونوں وجوہ موجود ہیں اور کہ مٹنا انسانوں کی معمولی بھیڑ دہجوم یا ہندوستان کی کسی دور افتادہ غیر ضروری بستی کا مٹنا نہیں ہے بلکہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کی حمیت اور غیرت کا مٹنا ہے۔ ہم نے کشمیر سے لیکر مدراس

پس ہم اپنے تمام اسلامی بھائیوں اور تمام اسلامی جماعتوں کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرأت کرینگے۔ کہ اگر وہ فی الحقیقت یہاں کے مظلوم شہداء و مجروحین کی بے کس اولاد کی کوئی حقیقی اعانت یا بھلائی کرنے کے لئے بے قرار ہیں۔ تو انہیں ایسے بچوں کو یہیں رکھ کر ایسا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس کے لئے ہم اپنی جمعیت (جمعیت دعوت و تبلیغ اسلام پونا) کی طرف سے یہ اعلان کرنے کو تیار ہوں۔ کہ ہم ان کی جانب سے تمام ایسے یتیم خانوں کے اجرا و قیام۔ ان کی دیکھ بھال ایسے بچوں کی تعلیم و تربیت کی نگرانی کو اپنے ذمہ لینے کے لئے آمادہ ہیں۔ فقط وہ لکھ دیں۔ کہ وہ اسقدر یتیم بچے رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ یا اس قدر رقم ماہوار خرچ کرنے پر آمادہ ہیں تو اگر وہ مستقل طور پر جداگانہ یتیم خانہ جاری کرنے کے خواہشمند ہوں۔ تو اندرون ملک میں کسی موزوں مقام پر ایسا یتیم خانہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ یا ایسی دو تین انجمنوں کی طرف سے ایک متحدہ یتیم خانہ جاری ہوسکتا ہے جس کا وہ تنہا یا مل کر خرچ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن ایسا کرنے سے قبل ان کو یہ فیصلہ کر لینا چاہئے۔ کہ یہ ایک مستقل چیز ہے۔ اور مستقل خرچ جمعیت ہذا چونکہ اپنی طرف سے ڈیڑھ سو لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک یتیم خانہ قائم کر چکی ہے اسلئے وہ ان کے یتیم خانے کا کوئی بوجھ اٹھانے کے قابل نہ ہوگی۔ صرف اچھے کارکن شخص کا مہیا کر دینا جو ایک نہایت ہی معتدل تنخواہ پر کام کرے۔ اور مرکزی جماعت کی ایک عام نگرانی اس کے ذمہ ہوگی۔ یہ شخص متعینہ اشاعت اسلام کا کام بھی کریگا جن کے لئے ملیبار میں بے انتہا وسیع میدان موجود ہے۔ اور اگر مسلمانوں نے اس وقت اس کو چھوڑ دیا۔ تو قطع نظر مذہبی جرم کے ایک عظیم الشان سیاسی غلطی بھی ہوگی۔ جس کا اثر ان کی تمام سیاسی تحریکات پر جو ہوگا۔ وہ دس سال آئندہ کو پوری طرح ظاہر ہوگا

(محی الدین سکرٹری جمعیت دعوت و تبلیغ اسلام کالی کٹ ملیبار) —

اپنے ہاں لینے کو تیار ہیں۔ اور مجھ سے اس کے متعلق مشاورت فرمائی ہے۔ میں اوّل الذکر جماعت اسلام اور ثانی الذکر مہتمم صاحب کی حمیت ملّی کا اعتراف کرتے ہوئے یہ عرض کرنے کی جرأت کروں گا کہ جو طریق اعانت انہوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ ہرگز چنداں مفید نہیں ہو سکتا اور نہ ہی نظر بحالات موجودہ قابل عمل ہی ہے۔ موپلا قوم بلحاظ اپنے عادات۔ اطوار۔ رسم و رواج۔ طریق بود و ماند۔ لباس۔ خوراک اور سب سے زیادہ زبان کے لحاظ سے بقیہ اسلامی ہندوستان سے اس قدر جداگانہ واقع ہوئی ہے۔ کہ ایک اجنبی اس تفاوت کی اہمیت کو ملیبار سے باہر رہ کر محسوس ہی نہیں کر سکتا۔ اگر یہاں کے بچوں کو یہاں سے نکال بھی لیا جائے۔ جو بحالات بالکل ناممکن ہے۔ تو میں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ ان کے طرز تمدن میں جو انقلاب دوسرے صوبہ میں رہنے کے باعث ظہور پذیر ہوگا۔ وہ ایسا ہوگا۔ کہ ملیبار کی آب و ہوا اور مقتضیات کے بالکل خلاف ہوگا جس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ ملیبار کی عمرانی ترقی (جہاں تک اسلام کا تعلق ہے) کو ایک مستقل اور دائمی صدمہ پہنچایا جائے۔

اس امر کی بہت سی تمدنی اور اخلاقی وجوہ موجود ہیں۔ کہ ملیبار کی مائیں اپنی اولاد کو بہت زیادہ عزیز رکھتی ہیں۔ کیونکہ ان کا تمام تر سہارا اور آئندہ کی امید فقط ان کی اولاد ہوتی ہے۔ اور اس لئے وہ کسی حالت اور کسی طرح پر بھی اپنی اولاد سے علیحدہ ہونا پسند نہیں کرتیں۔ پس کسی جماعت کی بڑی سے بڑی ترغیب یا کوشش بھی ان کو اس امر پر آمادہ نہیں کر سکتی۔ کہ وہ اپنی اولاد کو اس قدر دور دراز علاقہ جات ملکی میں بھیجدیں۔ نہ موجودہ تعلیم و تربیت کی اس قدر وقعت ان کے دل میں جاگزین ہے۔ کہ وہ اس کے مقابلہ میں اپنی اولاد کا اتنا بڑا سفر برداشت کر سکیں۔

یہاں اس سوال کا اقتصادی پہلو بھی قابل غور ہے۔ کہ سو بچوں کو لاہور پہنچانے کا جو خرچ ہے۔ اسی قدر خرچ اتنے ہی بچوں کو یہاں کچھ نہیں تو دو ماہ تک رکھنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے پھر پنجاب یو۔ پی۔ بمبئی وغیرہ میں ایک بچہ رکھنے پر جو خرچ ہوگا۔ ملیبار میں اسی بچہ کی تربیت پڑھائی وغیرہ پر اس سے نصف خرچ میں انتظام ممکن ہے۔

ہمارا اپنا خیال ہے۔ اور خیال کیا معنی تجربہ ہے۔ کہ خود حکومت مدراس بھی اس کوشش کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتی۔ چنانچہ اوّل اوّل جب ہم نے اس خیال کو مقامی حکام کے سامنے ظاہر کیا۔ کہ اگر ہمارے یتیم خانہ میں یتیموں کی تعداد کافی نہ ہوئی۔ تو ہم انہیں پونا لے جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو کالی کٹ کے کلکٹر نے ہم سے صاف کہدیا۔ کہ ہم بدوں صوبہ کی حکومت کی تحریری اجازت کے ایسا کرنیکے مجاز نہیں ہونگے

قوم ہے جو ہندوستان کی سرزمین پر بس رہی ہے جس کی بربادی دوسرا نام ہوگا۔ ہندوستان کی شجاعت و بسالت غیرت و حمیت کی بربادی کا اور جس کی موت ہندوستان میں عبارت ہوگی۔ عربی جوش ملی و حرارت دینی کی موت سے تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بے مثل قوم کو بچانے کی بے مثل کوشش کریں جہد آباد سے عربی عنصر کو کھو کر جو نقصان اٹھایا وہ واقف کاران حال سے پوشیدہ نہیں اس سے سوا وبال ہندوستان کو اپنے میں سے اس قوم کو معدوم کر کے ملیگا۔ اور یہ ایک سوال ہے جو ہم فلسفۃ التاریخ کے مطالعہ کرنے والوں کیلئے چھوڑتے ہیں ضرورت ہے کہ اس کی قوتوں کو صحیح طرف لگایا جائے نہ کہ ان کو فنا کیا جائے۔

آئندہ کام کی صورت

جمعیت دعوۃ و تبلیغ اسلام نے اس وقت تک جو خدمت اس مظلوم آبادی کی کی ہے اس کی رپورٹ زیر ترتیب ہے۔ عنقریب ناظرین ہوگی۔ اس وقت سوال آئندہ طرز عمل کا ہے ہندوستان کے حالات اس وقت عجیب و غریب شکل اختیار کر رہے ہیں متعدد تحریکات ہمارے سامنے ہیں ان میں ملیبار کی تحریک کی اصلی اہمیت کچھ تو بوجہ عدم علم حالات اور کچھ دیگر وجوہ کی بنا پر جن کا اظہار غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ابھی تک ہندوستان کے اسلامی پریس کی زبان و دہن سے ظاہر نہیں ہوئی اور ملک نے اپنی پوری توجہ اس بدنصیب سرزمین کی طرف نہیں لگائی۔ جہاں یہ خیال عام ہو رہا ہے کہ انگورہ وغیرہ کی مشکلات مسلمانوں کی روز افزوں توجہ کی محتاج ہیں اور کچھ شبہ نہیں ایسا ہی ہے ولوکرہ الکافرون) وہاں بدقسمتی سے یہ خیال بھی دلوں میں جگہ پکڑ رہا ہے کہ ملیبار کے مصائب کا خاتمہ ہو چکا ہم ایک سے زیادہ مرتبہ اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ نتیجہ حقیقت سے سخت بے خبری اور واقفیت سے سخت بعد پر مبنی ہے اور ملیبار کی بدنصیبی ہے۔ کہ ملک اس نتیجہ کی طرف جا رہا ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ چاولوں کی فصل تیار ہو رہی ہے۔ اس میں بھی ذرا کلام نہیں کہ موپلا عورتیں نہایت ہی محنتی اور جفاکش واقع ہوئی ہیں۔ وہ فصلوں کے کاٹنے بار اٹھانے اور سنبھالنے وغیرہ میں ہمیشہ اپنے مردوں کے پہلو بہ پہلو کام کرنے کی خوگر ہیں۔ اور اب تو بوجہ فقدان مردوں کو مسلمانوں کے گھرانوں میں سو فی صدی کام کرنے والی عورتیں ہیں لیکن اس بدبختی کا کیا کہنا کہ آفت رسیدہ علاقہ کے تمام مسلمان پیشہ اور فصلوں کے مالک تمام نہیں تو بیشتر غیر مسلم ہیں جنہوں نے گویا اس بات کا علانیہ اظہار کیا ہے کہ وہ مسلمان مردوں اور عورتوں کو کام پر نہیں لگائیں گے۔ پھر انہی مستورات میں بڑی بوڑھیاں بھی ہیں۔ جو کام کرنے سے قطعاً عاری ہیں اور ان میں وہ شریف زادیاں بھی موجود ہیں جو ریلیف کے لئے گھروں سے نکلنے کو گھر کی چار دیواری کی عزت

ملیبار میں کام کی ضرورت

جمعیت دعوۃ و تبلیغ اسلام پونا کا مجوزہ لائحہ کار اور آغاز عمل

اخوان ملت اور برادران وطن کی خدمت میں اپیل

انجمن حمایت اسلام لاہور کی چٹھی کے جواب میں ایک مراسلت اس جمعیت کی طرف سے ملک کے مشاہیر اخبارات میں شایع ہو چکی ہے اس میں صرف یہ بات دکھانے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ ملیبار سے یتیم بچوں کو منگوا کر اپنے ہاں رکھنا اور ان کی تربیت کرنا نہ بصورت حالات ممکن ہے اور نہ مفید۔ یوں بھی اخراجات بہت زیادہ اور نتائج نسبتاً خلاف امید بلکہ خراب اور مضر ہوں گے موپلا قوم کچھ ایسی نازک ہے کہ اس کو ملیبار کی آب و ہوا میں رکھ کر اس کی پرداخت کی جائے۔ اب ہم اپنے بھائیوں اور بنی نوع انسانی کے عام بہی خواہوں کی خدمت میں کچھ تفصیل کے ساتھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ملیبار کی اس مظلوم آبادی کی بہترین اور مفید ترین خدمت کس طرح ہو سکتی ہے۔ ہم نے گذشتہ مراسلت میں "بیس ہزار بچے" اور "دس ہزار بیوائیں" اٹکل سے ہی لکھدیا تھا۔ ورنہ حقیقت امر یہ ہے۔ کہ جب گذشتہ مارچ اور اپریل میں سنٹرل ریلیف کمیٹی کے اعلان کے مطابق ایسے بچوں کی جن کے سر پر ہاتھ رکھنے والا اور ایسی عورتوں کی مجموعی تعداد جن کا پرسان حال کوئی نہ تھا۔ اور جن کے سر چھپانے کے لئے سوائے سقف آسمانی کے اور کوئی سایہ باقی نہ تھا۔ ۳۵ ہزار تک پہنچ چکی تھی تو اب گذشتہ محشر نما چھ ماہی کے گذر جانے پر جس چھ ماہی میں کہ ہزاروں کی تعداد میں مزید گرفتاریاں اور سینکڑوں سزایابیاں ہو چکی ہیں۔ جن میں سے بہتیری پھانسی اور جلاوطنی اور دس سال سے زاید قید کی ہیں اس سوختہ سامان بوڑھیوں اور خانمان برباد خاتون پدر و مادر گم کردہ بچوں کی تعداد کا صحیح اندازہ کس طرح بتایا جا سکتا ہے؟ ہاں آپ اگر ملیبار کا ایک چکر لگائیں۔ تو آپ کو صاف معلوم ہو جائیگا۔ کہ ایک سنسان زار ہے جس کے شمیل صرف عورتیں اور بچے ہیں اس میں مرد مجرموں اور گنہگاروں کے وجود کی طرح مفقود ہو گئے ہیں۔ اور جو ہیں تو خال خال اور جب ہم اس امر کا علی رغم اعدائے انسانی اعلان کرتے ہیں۔ کہ موپلا قوم ایک شریف ترین اور نہایت ہی باحمیت

یبار میں بمشکل کوئی بچہ ایسا ملیگا۔ جو دس گیارہ سال کی عمر کو پہنچ چکا ہو اور اس نے قرآن کریم پڑھا نہ
ہو۔ نماز وغیرہ کی تمام ادعیہ ماثورہ ایسے بچوں کو ازبر یاد ہوتی ہیں۔ اور فقہ شافعی کے ضروری مسائل ہو
جاتا ہے۔ پس ان سکولوں کو کامیاب اور مفید بنانے کے لئے ازبس ضروری ہے کہ ان میں قرآن مجید
پڑھانے کا التزام کیا جائے۔ فقہ شافعی کے مسائل بچوں کو روشناس کیا جائے۔ اور ان بدعات کی نجاستوں
سے فقہ شافعی کو پاک کرکے بچوں کے سامنے رکھا جائے جو بعد کی مخترعات ہیں۔ اور تیسری یا چوتھی
جماعت میں بچوں کو کوئی ایک ہنر سکھانا شروع کر دیا جائے۔ مثلاً بید کا کام وغیرہ جب بچے اردو پڑھنے لگ جائیں
تو زراعتی تعلیم کو دوسری تعلیم کا ایک لازمی جزو قرار دیکر پڑھایا جائے۔ پھر بچہ سکول سے نکل کر
اپنے آبائی پیشہ کی طرف اگر رخ کرنا چاہے تو عام مزارعین سے زیادہ کامیاب مزارع ثابت ہوسکے
یہ ایک عام خاکہ ہے۔ اس پروگرام میں جو ہمارے خیال میں ملیبار کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت زیادہ
مفید اور نافع ہوسکتا ہے۔ اور جس پر عمل پیرا ہو کر ہم نہ صرف موپلا قوم کو تباہی و بربادی سے بچا سکتے
ہیں بلکہ مقتدر جماعت بھی بنا سکتے ہیں۔ خود ہندو مسلمان کے تعلقات درست کرنے کے لئے بھی اس
سے زیادہ مفید اور مناسب تجویز ہمارے خیال میں نہیں آسکتی۔ اور یوں تو بعض ہمارے مہربان ملیباری
ہندو یہ بھی تجویز فرما رہے ہیں اور یہ تجویز اخبارات میں چھپ بھی چکی ہے کہ ملیبار کی تمام بالغ مسلمان آبادی
یہاں سے نکالدی جائے جس شخص نے تھوڑی سے تھوڑی مفروضہ شرکت بھی گذشتہ ہنگامہ میں کی ہے
اس کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی جائے۔ اور اس کی جائداد ضبط کرلی جائے۔ تاکہ
ملیبار کی سرزمین ایسے نجس و ناپاک شورہ پشتوں سے خالی ہو کر صرف امن پسند اور صلح جو ہندوؤں کے
لئے رہ جائے۔ (دیکھو فائل اخبار ہندو مدراس ماہ اگست و ستمبر و رپورٹ ملیباری کانسٹلیشن کمیٹی۔

وغیرہ یہی وہ پروگرام ہے جس کے مطابق جمعیت دعوۃ و تبلیغ اسلام پونا
نے کالی کٹ میں ایک یتیم خانہ کا افتتاح کر دیا ہے۔ اس یتیم خانہ میں اس وقت ایک سو لڑکے اور چوبیس بالغ
ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش اور وسیع مکان کے دستیاب نہ ہوسکنے کے سردست داخلہ بند کر دیا گیا ہے ورنہ ارادہ
کم از کم دو سو لڑکوں اور ایک سو لڑکیوں کے رکھنے کا ہے۔ و باللہ التوفیق۔ جمعیت کے پروگرام میں اس قدر
چیز اور بھی داخل ہے۔ کہ جو لڑکے دماغی طور پر اچھے ہونگے۔ ان کو اچھی تعلیم دلا کر خالص تبلیغ و اشاعت اسلام
کے کام پر لگا لیا جائے گا۔ السعی منا و الاتمام من اللہ جو لڑکے اس وقت یتیم خانہ میں داخل ہیں
ان کے حالات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اور گرسنگی کو ترجیح دیتی ہیں۔ چنانچہ ایک سے زیادہ وارداتیں ہو چکی ہیں کہ یہ خواتین گھروں میں بیٹھ کر مرگئیں مگر چاول لینے کے لئے گھروں سے باہر نہیں نکلیں نہ کوئی ریلیف تقسیم کرنے والا بوجہ لاعلمی ان تک پہنچکر ان کی مدد کرسکا۔ پس اس دوسرے طبقہ کے لئے ضروری ہے کہ ایک طویل مدت تک ریلیف کا کام جاری رکھا جائے لیکن اوّل الذکر بہنوں کے لئے جو کام کرسکتی ہیں یا کام کرنا چاہتی ہیں۔ پر ان کے پاس کام موجود نہیں یہ ضروری ہے کہ ریلیف محدود مدّت سے زیادہ ان کو نہ دیا جائے کیونکہ یہ ان کو بے کار کرنا اور اُنکی قوتوں کو معطل کرنا ہوگا۔ پس ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کو کام پر لگایا جائے اور جن کو کام نہیں ملتا ہے۔ یا جو فصلوں کے اُٹھانے کا سا کام نہ کرسکتی ہوں۔ ان کے لئے کام مہیا کیا جائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اندرون ملک میں دو چار مقامات پر مختلف قسم کی کارگاہیں کھولی جائیں۔ ملیبار میں اس وقت دو چار کام نہایت کم سرمایہ کے ساتھ جاری کئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً رسی کا بٹنا اور ان سے چٹائیاں بنانا سوت کا کام (کاتنے سے لیکر بننے تک تنہا کاتنا کامیاب نہیں ہو سکتا) بید کا کام (مثلاً بیگ۔ صندوق۔ کرسیاں۔ مونڈھے وغیرہ بنانا) ان کاموں میں سے کوئی ایک یا ایک سے زیادہ کام ملیبار میں دو چار مقامات پر کھولے جائیں اگر غرض یہ ہے کہ ان کا مفاد تمام تر کام کرنے والوں کو ملے۔ ہاں اس غرض سے کہ سرمایہ محفوظ رہے اور مفاد کا کچھ حصہ خود اس کام کو بڑھانے میں صرف ہو۔ تو کوئی حرج نہیں نہ ملیبار کی یہ لاوارث و بے کس نفوس کی بیشمار تعداد نہ صرف تباہی سے بچ سکتی ہے۔ بلکہ اقتصادی طور پر ان کی حالت بھی بہت اچھی ہوسکتی ہے اور اگر ان صنعت گاہوں میں اخلاقی اور مذہبی مواعظ کا سلسلہ بھی جاری کیا جائے جس کا انتظام کام کے شروع کرنے سے قبل بآسانی ہوسکتا ہے۔ تو بعض ان بڑے بڑے خطرات کا سدباب بھی ہوسکتا ہے جو اس وقت ڈرا رہے ہیں۔

معصوم اور نابالغ بچوں کی تعلیم و تربیت

معصوم و نابالغ لڑکوں اور لڑکیوں کا مسئلہ اس سے بھی زیادہ نازک ہے۔ کہ آئندہ موپلا نسل کا قیام ثبات اور بقا۔ وجود تمام تر منحصر ہے اس نسل کی غور و پرداخت پر۔ پس اس کے لئے بہترین صورت یہی ہوسکتی ہے کہ ملیبار کے مختلف حصوں میں یتیم خانے کھول دئے جائیں۔ یتیم خانوں کے ساتھ مکتب بھی ہوں جن میں اردو کی تعلیم ضروری ہو۔ کیونکہ بوجہ اردو سے قطعاً ناواقف ہونے کے موپلا قوم دراصل ہندوستان کی اسلامی آبادی کا عضو مقطوع ہو رہی ہے کیونکہ موپلا قوم بخلاف دوسرے مسلمانان ہندوستان کے سخت ہی محنتی اور جفاکش واقع ہوئی ہے۔ وہ تعلیم اور بالخصوص انگریزی تعلیم کی طرف بالکل راغب نہیں ہے اس کی شیفتگی و وارفتگی تو صرف قرآن کریم کو پڑھ لینے تک محدود ہے۔ اور وہ بھی ناظرہ۔ یہی وجہ ہے کہ تما

نقشہ تقسیم ریلیف کالی کٹ کیمپ

شم-چیوالور-شروالور-کڈلمپور-ناوور-الاوٹور-کیو برسبا-ترور-چروپا-کرمکاٹ-چیکوڈ-کی و رمبا-

ماہ	مستقل کنبہ جات			عارضی کنبہ جات			انفرادی			مستورات کپڑا گزیدہ			کیفیت
	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	
مارچ ۱۹۲۳ء	..	۴۵۹	۴۵۹	..	۸۰۰	۸۰۸	-	۴۹۳	۴۹۳	--	۱۵۱	۱۵۱	
اپریل "	۴۵۹	۱۱۷	۵۷۶	۸۰۸	۱۴۸	۹۵۶	۴۹۳	۴۷۲	۹۶۵	۱۵۱	۱۷۳	۳۲۴	
مئی "	۵۷۶	۳۵	۶۱۱	۹۵۶	۷۵	۱۰۳۱	۹۶۵	۱۲۹۸	۲۲۶۳	۳۲۴	۱۷۴	۴۹۸	
جون "	۶۱۱	۹۲	۷۰۳	۱۰۳۱	۱۰	۱۰۴۱	۲۲۶۳	۳۵	۲۲۹۸	۴۹۸	۹۶	۵۹۴	
جولائی "	۷۰۳	۲۷۳	۹۷۶	۱۰۴۱	۲۷	۱۰۶۸	۲۲۹۸	۱۲	۲۳۱۰	۵۹۴	۱۱۱	۷۰۵	
اگست "	۹۷۶	۱۴۲	۱۱۱۸	۱۰۶۸	۴۰	۱۱۰۸	۲۳۱۰	۲	۲۳۱۲	۷۰۵	۷۶	۷۸۱	
ستمبر "	۱۱۱۸	۴	۱۱۲۲	۱۱۰۸	۱۰۳	۱۲۱۱	۲۳۱۲	۴	۲۳۱۶	۷۸۱	۴۷	۸۲۸	

نقشہ تقسیم ریلیف ٹلمپور وندور کیمپ

ٹلمپور-امرسلم-کالی کاٹ-وے پور-پوروور-وندور-چٹنگوڑ-وانی امبلم-پٹاپل-اڑاونا-ممبارڈ-

ماہ	مستقل کنبہ جات			عارضی کنبہ جات			انفرادی			مستورات کپڑا گزیدہ			زنانہ [illegible] بازگروہ			کیفیت
	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	زیادتی حال	میزان	
اپریل ۱۹۲۳ء	-	۳۰۶	۳۰۶	-	۷۹	۷۹	-	-	-	-	۵۱	۵۱	-	-	-	[illegible]
مئی "	۳۰۶	۴۰۴	۷۱۰	۷۹	۵۰	۱۲۹	-	۱۹۹	۱۹۹	۵۱	۳۷	۸۸	-	۱۷۲	۱۷۲	
جون "	۷۱۰	۹۰	۸۰۰	-	-	-	۱۹۹	۳۶	۲۳۵	۸۸	۹۸	۱۸۶	۱۷۲	۲۲	۱۹۴	
جولائی "	۸۰۰	۱۵۰	۹۵۰	-	-	-	۲۳۵	۶۳	۲۹۸	۱۸۶	۷۰	۲۵۶	۱۹۴	۲	۱۹۶	
اگست "	۹۵۰	۹۴	۱۰۴۴	-	-	-	۲۹۸	۲	۳۰۰	۲۵۶	۴۲	۲۹۸	۱۹۶	۳	۱۹۹	
ستمبر "	۱۰۴۴	۲۷	۱۰۷۱	-	-	-	۳۰۰	۲۸	۳۲۸	۲۹۸	۵۰	۳۴۸	۱۹۹	۱	۲۰۰	
اکتوبر "	-	-	۱۰۷۱	-	-	۱۲۹	-	-	۳۲۸	۳۴۸	۴۶	۳۹۴	-	-	۲۰۰	

	لڑکے	لڑکیاں
(۱) تعداد ان لڑکے اور لڑکیوں کی جن کے والد موجودہ ہنگامہ میں شہید ہوئے	۱۸	۲
(۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 دس یا دس سے زائد سال قید۔	۱۰	۲
(۳) 〃 〃 〃 〃 قید میں مر گئے -	۳	۱
(۴) 〃 〃 〃 〃 حادثہ ریل میں شہید ہوئے۔	۰	۱
(۵) 〃 〃 〃 〃 والد اور والدہ دونوں نہیں۔ (یہ تعداد اوپر کی تعداد سے جدا ہے)	۲۶ ----	۷
(۶) تعداد ان لڑکے اور لڑکیوں کی جن کے والد نہیں مگر والدہ ہیں	۳۷ ----	۷
(۷) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 تاہم والدہ ان کو روٹی کپڑا دینے سے عاجز ہیں	۷ ----	۱۱
	۱۰۰ ---	۲۶

کوشش جاری ہے کہ وسیع مکان کے مل جانے اور وسائل کے بڑھ جانے پر یہ تعداد کم از کم ۳۰۰ تک بڑھا دی جائے جس میں ۲۰۰ لڑکے اور ایک سو لڑکیاں ہوں۔ اور یہ لڑکے اور لڑکیاں مخصوص طور پر ان لوگوں کی اولاد ہوں۔ جو گذشتہ مصیبت کے ایام میں قتل ہوئے یا حبس دوام بعبور دریائے شور بھیجے گئے یا چودہ چودہ اور دس دس سال تک کے لئے قید کر دیئے گئے۔ ان میں سے بھی ان لوگوں کو ترجیح دی جائیگی۔ جو حادثہ ریل میں شہید ہوئے۔

گوشوارہ آمد -

تاریخ	تفصیل	رقم
۲۲- فروری ۱۹۲۲ء	جمع آل انڈیا خلافت کمیٹی بمبئی	۱۰۰۰۰-۰-۰
۲۰- اپریل 〃	〃	۱۵۰۰۰-۰-۰
۱۶- جون 〃	〃 بذریعہ چھوٹانی آفس	۵۰۰۰-۰-۰
۱۰- جولائی 〃	〃	۵۰۰۰-۰-۰
۲۷- 〃	〃	۱۰۰۰-۰-۰
۲۲- ستمبر 〃	〃 بذریعہ امپیریل بنک آف ایم محمد علی صاحب اینڈ کو	۶۰۰۰-۰-۰
	از سنٹرل خلافت میزان	۴۲۰۰۰-۰-۰
۲۴- جولائی ۱۹۲۲ء	جمع بنگلور	۷۰۰-۰-۰
۲۸- اگست 〃	〃	۳۰۰-۰-۰
۱۰- ستمبر 〃	〃	۵۰-۰-۰
	میزان - از بنگلور	۱۰۵۰-۰-۰
	جمع پنجاب خلافت کمیٹی لاہور	۲۶۷۸-۹-۶
	بذریعہ چندہ جو کالی کٹ آفس میں وصول ہوا	۸۶۳۳-۱-۱
جولائی ۱۹۲۲ء -	متفرق آمدنی	۱۷-۱۰-۱۰
ستمبر 〃	〃	۳۹-۱۲-۰
	میزان	۵۶-۷-۶
	میزان مجموعی	۵۹۴۱۹-۲-۱
مارچ - ۱۹۲۲ء	جمع فروختگی ۲۲۱ باردانہ کالی کٹ بشرح ۲۵ سیکڑا	۵۵-۴-۰
جولائی - 〃	〃 ۷۵۰ پر منتقل بشرح لاعہ سیکڑا	۱۸-۰-۰
〃 〃	〃 ۳۰۰ نیلمبور کیمپ بشرح عہ سیکڑا	۶۱-۸-۰
		۱۳۴-۱۲-۰

نقشہ تقسیم ریلیف پرنتل منان کیمپ

پرنتل منان۔ انگاڑی پرم و پاواکرہ۔ کاریاواٹم و ننگو ریلیا کرشی
ویلم بوروکڑاکرڑاکبن و چرک پرم وکرٹڑ۔ ۔ نگا پرم۔

نام	مستقل کنبہ جات			عارضی کنبہ جات			انفرادی			مستورات کپڑا گیرندہ			مکانات تیار کردہ			کیفیت
	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	تعداد سابقہ	اضافہ حال	میزان	
اپریل	-	۲۷۵	۲۷۵	-	۳	۳	-	-	-	-	-	-	-	-	-	
مئی	۲۷۵	۲۰۳	۴۷۸	-	-	-	-	۷	۷	-	۱۲۱	۱۲۱	-	۴۷	۴۷	
جون	۴۷۸	۱۲۶	۶۰۴	-	-	-	-	-	-	۱۲۱	۵۸	۱۷۹	۴۷	۳۵	۸۲	
جولائی	۶۰۴	۵۵	۶۵۹	-	-	-	-	-	-	۱۷۹	۹۳	۲۷۲	۸۲	۳	۸۵	
اگست	۶۵۹	۶۵	۷۲۴	-	-	-	-	-	-	۲۷۲	۵۱	۳۲۳	۸۵	-	۸۵	
ستمبر	۷۲۴	-	۷۲۴	-	-	-	-	-	-	۳۲۳	۶۶	۳۸۹	۸۵	-	۸۵	
اکتوبر	۷۲۴	۱	۷۲۵	-	-	-	-	-	-	۳۸۹	-	۳۸۹	۸۵	-	۸۵	

گوشوارہ اخراجات ریلیف تا اختتام ستمبر ۱۹۲۲ء

	آخیر جولائی تک			اگست			ستمبر			میزان آخیر ستمبر تک		
خوراک	۱۳۷۸	-	۱۱	۳۰۱	۱۳	۰	۱۷۷	۶	۶	۱۸۵۷	۴	۵
متفرق	۶۱۷	۶	۷	۴۷	۷	۰	۴۶	۹	۰	۷۳۱	۶	۷
سفرخرچ	۱۲۱۲	۱۱	۷	۲۷۱	۰	۰	۳۸۴	۹	۱۱	۱۹۶۸	۵	۶
چاول	۱۹۷۳۴	۰	۴	۹۱۶۷	۱۵	-	۴۱۹۴	۱۴	۶	۳۳۰۹۷	۱۳	۱۰
سٹیشنری				۲۹	۱		۱۲	۸	۰	۴۱	۹	۰
ریلیف متفرق	۲۸۲	۶	۰	۱۷۰	۸	۳	۱۶۸	۱	۰	۶۲۰	۱۵	۳
کرایہ مکان	۱۵۱	۳	۴	۳۲	۶	۰	۲۶	۰	۰	۲۰۹	۹	۴
سامان	۸۸	۵	۳	۷۹	۹	۰	۵۵	۶	۰	۲۲۳	۴	۳
تعمیر مکانات	۱۵۱۹	۴	۰	۲	۰	۰	۸	۰	۰	۱۵۲۹	۴	۰
کپڑا	۲۹۶۶	۰	۹	۱۵۴۰	۴	۰	۵۹۳	۴	۰	۳۵۱۱	۶	۹
تنخواہ ملازمین و دفتر	۲۳۴	۱۲	۲	۲۸۴	۰	۰	۲۹۳	۷	۹	۸۱۰	۵	۱۱
سکول کھاتہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۳	۹	۳	۵۳	۹	۳
کتب اخبار	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳	۱۰	۰	۳	۱۰	۰
فوٹو کھاتہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸	۸	۰	۸	۸	۰
میزان	۳۷۷۰۳	۲	۸	۱۰۸۵۶	۱۵	۳	۶۰۲۵	۱۳	۱۱	۵۴۵۸۵	۱۵	۱۰

نوٹ۔ آخیر جولائی تک حسابات کے گوشوارے ماہ بماہ دفتر آل انڈیا سنٹرل خلافت بمبئی میں باقاعدہ بھیجے جاتے رہے ہیں۔ اور بعض اخبارات میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ اس لئے بخوف طوالت صرف ایک نقشہ پر اکتفاء کی جاتی ہے۔ اگر سب کو درج کیا جاتا تو رپورٹ بہت زیادہ طولانی ہو جاتی۔ دفتر کالی کٹ میں یہ سب نقشے موجود ہیں۔ اور دیکھے جا سکتے ہیں۔ آمد و خرچ کے دونو نقشوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا۔ کہ یکم اکتوبر کو جمعیت ہذا کے پاس قریباً ۲ ہزار پانسو روپیہ باقی رہا۔

جولائی ۲۲ء	جمع فروختگی پارچہ نیلمبور کیمپ	۶-۱۴-۰
جون "	"	۱۹-۱-۷
ستمبر "	"	۱۱-۰
	میزان	۲۶-۱۰-۷
	وصول شدہ دفتر پونا	۵۱۱-۱۰-۰
	جمعیت دعوۃ پونا کے فنڈ سے نقد وصول ہوا	۲۰۰۰-۰-۰
	میزان	۲۵۱۱-۱۰-۰

۵۹۴۱۹-۲-۱
۱۳۴-۱۲-۰
۲۶-۱۰-۷
۲۵۱۱-۱۰-۰

میزان کل ۶۲۰۹۲-۲-۸

اس کے علاوہ ۱۰ ستمبر ۲۲ء کو ۵۲۵ روپیہ کی کھادی بنگلور سے وصول ہوئی جس کا بیشتر حصہ تقسیم ہو چکا ہے۔

نوٹ۔ یہ تمام رقوم وہی ہیں جو ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے وصول ہوئیں ستمبر کے بعد بھی ضرور رقم دفتر جمعیت کو ملیں۔ ان کی رپورٹ انشاء اللہ کام کے باقاعدہ منتظم ہو جانے اور منشی کا رکھا ہوا ہونے کے بعد ہو جانے پر شائع کی جائیگی۔

تاریخ	نام	رقم
۱۳- جون ۱۹۲۲ء	چوہدری الطاف علی خانصاحب سفید پوش جھنگ برانچہ ضلع لائلپور ڈاکخانہ گوجرہ	لعہ
۱۳ - ″	مولا بخش صاحب دوکاندار خانقاہ ڈوگراں۔ ضلع شیخوپورہ ..	سے
۱۳ - ″	منشی غوث محمد صاحب گورنمنٹ پنشنر لاہوری دروازہ	عہ/ ۸
۱۳ - ″	خدا بخش صاحب حصہ دار گروٹہ ڈاکخانہ انلا چپور ضلع گورداسپور	عہ
۱۴ - ″	وکیل اخبار امرتسر	۲۵ [illegible]
۱۵ - ″	نورالامام صاحب سیکرٹری خلافت کمیٹی 72	۱۶۲ [illegible]
۱۵ - ″	حافظ غلام قادر خانصاحب ڈیرہ نواب خان۔	[illegible]
۲۰ - ″	حاجی عبدالرحیم صاحب معرفت مولوی محی الدین احمد صاحب ..	صہ/
۲۲ - ″	اے۔ کے ممون	۱۰۵ [illegible]
۲۲ - ″	علی اکبر معرفت پوسٹماسٹر لائلپور	للعہ/
۲۲ - ″	فضل الدین صاحب ہیڈماسٹر گلستان (بلوچستان)	للعہ
۲۲ - ″	دین محمد ٹھیکیدار مہراج۔ ضلع فیروزپور	[illegible]
۲۶ - ″	شیخ غلام نبی صاحب شملہ	[illegible]
۲۸ - ″	سراج الدین صاحب ریڈر مہتمم بندوبست سری نگر کشمیر	[illegible]
۷- جولائی ۱۹۲۲ء	کے۔ ایم۔ اے محی الدین۔ ایم۔ ایس۔ کالج ارناکلم	[illegible]
۹ - ″	محمد یوسف صاحب بستی پور ڈاکخانہ بھیپور ضلع بھاگلپور	[illegible]
۱۱ - ″	بذریعہ ایم محمد علی صاحب اینڈ کو (دھاراوی) بمبئی	۱۵۰ [illegible]
۱۸ - ″	شیخ فضل الدین صاحب آنریری جنرل سیکرٹری انجمن اسلامیہ لاہوری گورداسپور	[illegible] ۱۰/
۲۰ - ″	عبدالعزیز صاحب مینجر وکیل اخبار امرتسر	[illegible]
۲۱ - ″	ابراہیم شاہ ناظر بارہ مولا کشمیر	عہ
۲۸ - ″	احمد حسین صاحب ساکن نرسنگھ گڑھ	دعہ
۲۸ - ″	بابو علی محمد صاحب اقبال گنج لودھیانہ	صہ
۱۱- اگست ۱۹۲۲ء	محمد نادر علی خانصاحب معرفت ایم شفیع احمد خانصاحب	عہ
۱۱ - ″	عبداللہ صاحب جمعدار	صہ
۱۵ - ″	مولوی محمد علی صاحب اینڈ کو دھاراوی (بمبئی)	صہ

تعداد	نام چندہ دہندگان	
صہ ر	این - پی - کنے احمد کوٹا کل (علاقہ ملیبار)	۲ - فروری ۱۹۲۲ء
صہ ر	رام جی - کلیان جی "	۴ - اپریل "
صہ ر	مولوی ابراہیم صاحب گوجرانوالہ پنجاب	۷ - "
صہ ر	مولوی محمد حسین صاحب جالی گوجرانوالہ پنجاب	۱۸ - "
عہ ۹ر ۷ پائی	حاجی کے اے محمد ابراہیم صاحب کالی کٹ	۳۰ - "
عہ	ایس اے صدیق امرتسر موری گنج سعہ ۲۸ ساڑھی پارچہ	۳۰ - "
صہ ر	محمد بشیر خانصاحب پنجاب	۱۵ - مئی ۲۲ء
صہ ر	عبد الغنی صاحب خوجہ پنجابی	۱۵ - "
دعہ	شیخ عبد الرزاق صاحب "	۱۵ - "
ﷲ	ڈاکٹر محمد حسین صاحب سول ہسپتال و نور محمد حکیم صاحب نوساری	۲۳ - "
مار	ایس اے محمد صدیق صاحب امرتسری موری گنج	۳۰ - "
ﷲ	جان محمد صاحب پشاور	۷ - جون ۲۲ء
ع	قدرت علی صاحب اسسٹنٹ سرجن کیمل ڈپو کیمل پور	۸ - "
عا ۱۲ر	فتح محمد صاحب گوجرہ	۸ - "
مار	عبد المجید خانصاحب متعلم جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور	۸ - "
صہ ر	محمد عبد اللہ صاحب سلطانپور ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر	۸ - "
عہ ۱۱ر	کے سیدی ای کوٹ کرنگ نور کوچین سٹیٹ	۸ - "
عا	منور علی خانصاحب محلہ گڑھی افغاناں رہتک پنجاب	۱۰ - "
۱۵ر	عبد القادر صاحب کلرک پوسٹل جموں ریاست	۱۰ - "
عہ ۲ر	شیخ عبد الرحمن صاحب سکرٹری خلافت کمیٹی رنگ پور بازار	۱۱ - "
عہ	یحییٰ خانصاحب طالبعلم معرفت خواجہ گل محمد صاحب وکیل فیروزپور	۱۱ - "
سے	محمد ظہور الدین صاحب ڈسٹرکٹ مظفرپور	۱۱ - "

تاریخ	نام	رقم
۱۳ ستمبر ۱۹۲۲ء	عبدالمجید صاحب لاہور	صر
۱۳ - ″	غلام محمد صاحب بی - اے ہیڈ ماسٹر راولپنڈی ..	للعہ
۱۵ - ″	عبداللطیف صاحب راولپنڈی	عہ
۱۵ - ″	بیگم صاحبہ عبداللطیف صاحب ″ - ..	عہ
۱۵ - ″	خورشید احمد صاحب ″ ..	عہ
۱۶ - ″	امام الدین صاحب فائر آفس فیکٹری پشاور -	للعہ
۱۶ - ″	ہدایت اللہ صاحب ہال بازار امرتسر ..	تار
۱۸ - ″	عبدالرحمن صاحب جیولہ راولپنڈی	صہ
۱۸ - ″	محمد عیسٰی صاحب لدھیانہ	صہ
۱۸ - ″	یار خاں صاحب ناظم بہاول نگر	عہ
۱۹ - ″	محمد امتیاز اللہ صاحب	سہ
۱۹ - ″	حکیم محمد چراغ صاحب	صہ
۲۱ - ″	مشتاق احمد صاحب سپروائزر	تار
۲۱ - ″	شیخ عبدالرحمن صاحب	صر
۲۱ - ″	محمد یٰسین صاحب	ملے
۲۱ - ″	شیخ باقر علی صاحب ۲۹ وٹھیل بچھ کوٹال	عہ
۲۱ - ″	جے ایم ڈین صاحب پولٹیکل ایجنسی کوٹال	عا
۲۲ - ″	غلام محمد مینجر دوکان حاجی کریم بخش حافظ امیر بخش سوداگران چرم لاہور	۲۰ عہ
۲۲ - ″	قاضی حبیب اللہ صاحب ہراپٹک - ..	صہ
۲۲ - ″	محمد کشف الدجیٰ خانصاحب خاصہ ضلع سیونی - ..	صہ
۲۲ - ″	مسٹر غلام حسین صاحب بمبئی بذریعہ چاکشتالہ صہ روپیہ	صہ ۱
۲۲ - ″	رحمت اللہ خانصاحب ساکن عیسیٰ خیل	صہ
۲۲ - ″	غلام قادر صاحب اے - ایس - ایم پشاور چھ	للعہ
۲۲ - ″	منشی احمد خانصاحب آفیسرز پشاور	سہ
۲۲ - ″	نذر محمد صاحب کارکن عمارت ٹھنڈی سڑک ٹنڈا لاٹ لاہور	۳۰ سہ

تاریخ	نام و پتہ	رقم
۴ - اگست	انعام الحق صاحب سالٹ انسپکٹر نور پور ضلع جہلم -	معہ ر
۸ - اگست	محمد حسن صدر بازار لاہور	دیہ
۹ - اگست	مولانا مفتاح الدین صاحب امام مسجد نوہارم - اکوڑہ ضلع پشاور	للعہ
۱۰ - اگست	محمد مصطفےٰ خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر ورنیکولر سکولز امراوتی	عہ
۱۴ - اگست	بنت ڈاکٹر فیض محمد خاں چیف میڈیکل افسر نابھہ ریاست	ہیے
"	یوسف علی صاحب دکاندار چیکوٹ ڈاک خانہ حضرو ضلع لاہور	عہ
"	عبدالکریم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن مادھوپور ضلع گورداسپور	عا
"	احمد رضا سیکرٹری ضلع پٹنہ	صہ ر
"	محمد شریف خانصاحب جج بنورا	معہ ر
"	سید محبوب شاہ صاحب میوہ فروش چوک بازار بارسیال پنجاب	عا / ۴ ر
"	سید اظہار الحق اہلکار حیدرآباد دکن ..	۱۵ ر
"	امام الدین صاحب ٹھیکیدار تلونڈرا ضلع لدھیانہ	عہ
۱۶ - اگست	حاجی کریم بخش احمد بخش صاحب المورا	۶۰
۱۸ - اگست	ولی محمد صاحب امرتسر	۲۰
۲۰ - اگست ۱۹۲۲ء	مولانا بشیر صاحب خطیب کسولی ..	۔
۲۳ - اگست ۲۲ء	سراج احمد صاحب پتہ معلوم نہیں ..	عہ
"	عبدالکریم صاحب ٹیکنیکل انجنیئر ڈنڈوٹ کلاں ضلع جہلم ..	للعہ
"	شیخ محمد نکہت ضلع الہ آباد	۱۳ ر / عا
"	منشی غلام نبی صاحب صدر بازار پشاور ..	۲ ر / عہ
۲۹ اگست	جناب جان محمد صاحب ہوشیارپور	صہ
۳۱ - اگست	نیاز علی صاحب اسسٹنٹ انجنیئر کینال ڈیپارٹمنٹ میکلوڈ گنج بہاول پور - - - -	للعہ
"	جناب جان محمد صاحب ہوشیارپور ..	۶۵
	کل میزان	صمالہ ۵۱
		۱۰ ر

تاریخ	نام	رقم
۲۴-جون ۱۹۲۲ء	مجلس خلافت ریواڑی	صہ
۲۶- 〃 〃	منشی عبدالرحمن صاحب ڈرائنگ ماسٹر انجنیرنگ سکول موضع الول ضلع گجرات محاسب مسلم ایسوسی ایشن	صہ
۲۸- 〃 〃 〃	مجلس خلافت فیروزپور	دعہ
۲۹- 〃 〃 〃	مجلس خلافت گجرات	لہ صہ ۱۵
۱-جولائی 〃	محمد اکرم صاحب از بلوچستان	للعہ ۴۰
۲- 〃 〃 〃	عبداللہ خانصاحب از میانی افغاناں ضلع ہوشیارپور	صہ
۴- 〃 〃 〃	مجلس خلافت نورپور۔ ضلع کانگڑہ	۳ ے
۷- 〃 〃 〃	شیخ اللہ رکھا صاحب محلہ کھٹیکاں سیالکوٹ	عہ
۱۶- 〃 〃 〃	مجلس خلافت زنانہ شہر لاہور	دعہ
۲۶- 〃 〃 〃	دلبر حسن خانصاحب شاہی قطب پٹیالہ	۱۰۰ مار
۲۸- 〃 〃 〃	حکیم فضل حق صاحب مہم ضلع رہتک	صہ
۴-اگست 〃	نواب خانصاحب از باتھر ضلع اٹک	صعہ
۵- 〃 〃 〃	حکیم سید ظفریاب علی صاحب لاہور	عا ۲
۶- 〃 〃 〃	مہر بخش صاحب عطار اکبری دروازہ لاہور	ے ۴
۶- 〃 〃 〃	ڈاکٹر غلام قادر صاحب ہسپتال توپخانہ لاہور	عہ
۶- 〃 〃 〃	ڈاکٹر فضل حق خانصاحب 〃 〃	عہ
۶- 〃 〃 〃	ڈاکٹر محبوب عالم صاحب 〃 〃	ے ۲
۸- 〃 〃 〃	مجلس خلافت زنانہ شہر لاہور	عہ ۱۴
۸- 〃 〃 〃	احمد حسن صاحب از نکودر ضلع جالندھر	عہ
۹- 〃 〃 〃	نعمت اللہ صاحب از رنگبیر سنگھ پور ریاست جموں	عا
۱۰- 〃 〃 〃	عبدالحمید صاحب قلعہ گوجر سنگھ	عا
۱۱- 〃 〃 〃	مجلس خلافت جالندھر	للعہ ۴
۱۱- 〃 〃 〃	نبی بخش صاحب چوہدری سوچیت سنگھ گڈھ ڈاکخانہ سلطانپور ریاست کپورتھلہ	للعہ ۶
۱۵- 〃 〃 〃	حضرت پیر ولایت علی شاہ صاحب چشتی شریف ضلع شاہ پور	عا ۸

فہرست چندہ موپلا فنڈ جو مجلس خلافت پنجاب لاہور کی معرفت کالی کٹ ارسال کیا گیا

تاریخ	نام معطی صاحبان	تعداد
۲۱-مئی ۱۹۲۲ء	حاجی عبدالرحمن صاحب بٹالہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۰۰ مار
۲۳-مئی ؍؍	عبدالعزیز صاحب امام مسجد ڈیرہ اسمٰعیل خان ۔ ۔	للعہ؍
۲۴ ؍؍ ؍؍	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب سلطان محل دہلی دروازہ	۱۰ عـہ
۲۸ ؍؍ ؍؍	میاں مہر بخش صاحب از لاہور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	صہ
۲۹ ؍؍ ؍؍	محمد شریف صاحب چومٹہ مفتی باقر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	سے
۲۹ ؍؍ ؍؍	عملہ دفتر مجلس خلافت پنجاب لاہور	۶ سے؍
۲۹ ؍؍ ؍؍	جناب حکمت اللہ صاحب چوک نواب صاحب لاہور ۔ ۔ ۔	۴ عہ؍
۳۰ ؍؍ ؍؍	حسن محمد صاحب از لاہور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	عـہ
۳۰ ؍؍ ؍؍	مستری غلام محمد صاحب مال روڈ کارخانہ ایم حیات اینڈ برادرس لاہور	عـہ
۵-جون ۱۹۲۲ء	بابو غلام محمد سب پلیٹیر چھانگا مانگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۲۹ لعـہ؍
۹- ؍؍ ؍؍	منشی غلام حسین صاحب بکنگ کلرک کرتارپور ضلع جالندھر	۱ للعہ؍
۱۰- ؍؍ ؍؍	میاں عبداللہ صاحب موضع لنگر مخدوم ڈاکخانہ خاص تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ	۱ سے؍
۱۲- ؍؍ ؍؍	سید فضل محی الدین صاحب آوان ریاست کپورتھلہ ۔ ۔ ۔	۱۲ للعہ
۱۵- ؍؍ ؍؍	رانا فیروز الدین صاحب سکرٹری مجلس خلافت پنجاب ۔ ۔	۸ للعہ؍
۱۶- ؍؍ ؍؍	کرم حسین شاہ صاحب دوکاندار موضع جرا ڈاکخانہ بہادر پور ضلع ملتان ۔	عـہ
۱۶- ؍؍ ؍؍	مجلس خلافت سیالکوٹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۷۰ مار
۱۷- ؍؍ ؍؍	مجلس خلافت رہتک ۔ ۔ ۔ ۔	۴۰ للعمار
۱۹- ؍؍ ؍؍	حسن محمد صاحب دروازہ کشمیری لاہور	سے
۱۹- ؍؍ ؍؍	مجلس خلافت زنانہ شہر لاہور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۲ صہ
۲۱- ؍؍ ؍؍	شیخ جان محمد صاحب ہوشیارپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	۱۳۰ مار ۴ عہ؍
۲۲- ؍؍ ؍؍	مولوی عزیز الدین صاحب سیکنڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول لاہور	صہ

۲۱- اگست ۱۹۲۲ء نذیر احمد خانصاحب وکیل منٹگمری ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

۲۳- " " فضل محی الدین صاحب از کہراں بھگی خان ڈاکخانہ پھگوال ضلع جالندھر

۲۸- " " مجلس خلافت ریواری ـــ ـــ ـــ ـــ

۲۸- " " ملک برکت علی ایم ایس سی لاہور ـــ ـــ ـــ

۲۹- جولائی ۱۹۲۲ء مجلس خلافت نور پور ضلع کانگڑہ ـــ ـــ ـــ ـــ

۴- اگست ۱۹۲۲ء قاضی محمد عدیل عباسی صاحب معرفت محمد خاں چندہ از مسجد لاہور

۴- " " میر محمد خاں صاحب دفتر اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور ـــ

۴- " " مجلس خلافت ضلع سیالکوٹ

۵- " " منشی عبد الغنی صاحب اور سیر نہر شیخوپورہ ـــ ـــ ـــ ـــ

۸- " " کریم بخش صاحب وکیل از جھنگ مگھیانہ ـــ ـــ ـــ ـــ

۸- " " چوہدری محمد حسین صاحب مینجر میڈیکل حال سانگلہ ہل ـــ ـــ

۸- " " مجلس خلافت شہر لاہور ـــ ـــ ـــ ـــ

۱۰- " " محمد نذیر احمد صاحب راجپوت موضع بڑگانہ ضلع ہوشیار پور

میزان کل ۲۶۸۴

مورخہ ۱۲- اگست ۱۹۲۲ء ۶ — ۹ — ۲۶۷۸

خرچ ہنڈوی وغیرہ ۰ — ۵ — ۶

۶ — ۱۴ — ۲۶۸۴

نذیر حسن محاسب مجلس خلافت پنجاب لاہور

محی الدین احمد ناظم جمعیت دعوۃ اسلام پونا -

مورخہ ۲۴- اکتوبر ۱۹۲۲ء